قواطع البشر

1056

عن انواع الشر

RESTRICT LITERARY
USE ONLY

طبع في المطبع مفيد عام الكائن
في بلدة اكره في سنة ١٣٠٤
الهجرية

5730

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی حمی حومۃ الکبائر بقوارع النصوص الزواجر ونوامیس عدلہ القواصم القوم
عن ان یلوثوا بذلک الحمی اذا لم یخشوا من غضب اللہ ولم یسیروا الی سوابغ رحمتہ ورحمتہ
والصلوٰۃ والسلام علی سید رسلہ وخاتم انبیائہ ومصطفاہ وعلی آلہ وصحبہ وکل من
نحا منحاہ اما بعد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک دن ہم پاس رسول خدا صلعم کے
بیٹھے تھے کہ اتنے مین ایک آدمی آیا جسکے کپڑے بہت سفید اور بال بہت سیاہ اوسپر کوئی اثر سفر کا نظر نہین
آتا تھا اور نہ ہم مین کوئی اوسکو پہچانتا تھا وہ حضرت کے پاس زانو سے زانو ملا کر بیٹھا اور اپنے ہاتھ گھٹنون
پر رکھکر کہا ای محمد صلعم خبر دو مجھکو اسلام سے یعنی اسلام کیا چیز ہے فرمایا اسلام یہ ہے کہ گواہی دے تو
اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد رسول ہین اللہ کے اور پڑھا کر تو نماز اور دیا کرے زکوۃ
اور روزہ رکھے تو رمضان کا اور حج کر گھر کا اگر وہان تک تو راہ پاسکے اوسنے کہا تو نے سچ کہا ہمنے تعجب کیا
کہ یہ شخص پوچھتا ہے اور پھر تصدیق کرتا ہے کہا خبر دو مجھکو ایمان سے یعنے وہ کیا چیز ہے فرمایا ایمان
یہ ہے کہ یقین لائے تو اللہ پر اور اوسکے فرشتون اور کتابون اور رسولون اور دن آخرت پر اور تقدیر کے

خیر و شر پر کہا تمنے سچ کہا مجکو خبر دو مجکو احسان سے یعنی وہ کیا شئے ہے فرمایا احسان یہ ہے کہ عبادت کرے تو اللہ کی گویا تو اوسکو دیکھ رہا ہے اور اگر تو اوسکو نہین دیکھتا ہے تو وہ تجھے دیکھتا ہے الحدیث رواہ مسلم اس حدیث کے آخر مین آیا ہے کہ حضرت نے کہا ای عمر تو جانتا ہے یہ سائل کون تھا مینے کہا اللہ و رسول جانین فرمایا یہ جبرئیل ہین تمھارے پاس آئے تاکہ تمھین تمھارا دین سکھلائین انتہے اس حدیث کو اہل حدیث حدیث جبرئیل علیہ السلام کہتے ہین یہ حدیث دلیل قاطع و برہان ساطع ہے اس بات پر کہ ملت اسلامیہ عبارت ہے درستی سے ان تین چیزون کی انمین سے اگر ایک شئے بھی فوت ہو جاویگی تو انسان مسلمان نہوگا پھر جب یہ تینون چیزین کسی شخص مین جمع ہون تو اوسپر واسطے ابقاء اسلام کے بچنا اضداد سے ان چیزون کے بھی واجب ہے کیونکہ اگر وہ اضداد اسلام و ایمان و احسان سے نہ بچیگا تو اصل ملت مین خلل و نقصان پیدا ہوگا اسلام کی ضد کفر ہے توحید کی ضد شرک ہے ایمان کی ضد انکار رسالت و یوم آخر و انکار خیر و شر قدر وغیرہ ہے احسان کی ضد ریا و سمعہ ہے اسلام عبارت ہے اعمال صالحہ سے ایمان عبارت ہے تصدیق قلبی و اقرار لسانی سے احسان عبارت ہے اخلاص نیت و عمل صواب سے پھر گناہ اگر ان تینون چیزون کو بگاڑ دیتے ہین ان تینون چیزونکی رونق اور حسن عاقبت جب ہی ہوتی ہے کہ بعد قبول و التزام ان ہر سہ شئے کے گناہون سے بچتا رہے عبادت و مناجات سے لذت اوٹھائے جو شخص گناہ ہو نمین پھسا رہتا ہے اوسکو کچھہ مزہ طاعت کا نہین ملتا ہے اگر ایمان صحیح رہا اور بعد عذاب و عقاب کے آگ سے نجات پاکر بہشت مین بھی گیا تو بھی وہی بات رہی جو کسی شخص غیور تجربہ کار نے کہی ہے بہشتی کہ

باین سوائی دست بہم دہد بتر از دوزخ ست

کسے کز لذت طاعت بود محروم من ضامن	کہ بگذارند در جنت ولے با داغ حرمانش

اسلئے ہر مسلمان مومن محسن پر واجب ہے کہ جسطرح حسنات کو معلوم کرے اوسی طرح سئیات کا بھی عالم ہو جائے کیونکہ جسطرح بدون معلوم کرنے حسنات کے درستی عبادت کی نہین کر سکتا ہے جس سے جنت ملتی ہے اسیطرح بغیر دریافت کرنے سئیات کے معاصی سے بچ نہین سکتا جس سے

مستحق جہنم کا ہوتا ہے سو واسطے بیان کبائر باطنہ یعنی قلوب کی قبل اس کے میں نے رسالہ
قوارع الانسان عن اتباع خطوات الشیطان لکھا ہے اوسمیں گنتی اون کبائر کی ۶۶ کبیرہ تک
پہنچی ہے اب اس رسالہ میں کہ یہ گویا دوسرا حصہ کبائر ظاہرہ کا ہے بیان تقریباً کبائر صوریہ یعنی افعال
جوارح کا کیا جاتا ہے انکی گنتی چار سو ایک کبیرہ تک پہنچتی ہے یہ کبائر اگرچہ رتبہ میں کبائر باطنہ سے
کم ہیں اسلئے کہ ان کبائر کے کرنیسے فسق و ظلم ثابت ہوجاتا ہے اور وہ کبائر حسنات کو کھا جاتے ہیں
لیکن یہ کبائر بھی فی نفسہ ایسے برے ہیں کہ ذکر انکا ہمراہ شرک و کفر کے آیا ہے عبداللہ بن عمر کہتے
ہیں رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کبائر یہ ہیں اشراک باللہ عقوق والدین قتل نفس یمین غموس رواہ
البخاری روایت متفق علیہ میں انس سے یمین غموس کے شہادت زور آئی ہے ابوہریرہ کا
لفظ یہ ہے تم بچو سبع موبقات سے کہا وہ کیا ہیں فرمایا شرک باللہ سحر اکل مال یتیم اکل ربا قذف محصنات
کے قذف کرنا محصنات مومنات غافلات کو متفق علیہ یہ حدیثیں دلیل ہیں اسبات پر کہ خطرات عمل
کا بھی بہت بڑا ہے اسلئے کہ حضرت نے انکو ہمراہ اشراک باللہ کے ذکر کیا ہے پھر بعض کبائر ایسے
بھی ہیں کہ وہ سرحد کفر تک پہنچا دیتے ہیں اگرچہ مذہب اہل سنت کا یہ ہے کہ مرتکب کبیرہ کافر نہیں ہوتا
لیکن کبیرہ کبیرہ میں فرق ہے کبھی بعض اعمال کفر کو بھی کبیرہ بولتے ہیں سو ایسا کبیرہ اگر ایمان کو کھودے تو
کیا دور ہے عیاذاً باللہ اس جگہ مقصود ہمارا یہ ہے کہ ہم کبائر ظاہرہ کو گن کر ترتیب وار ابواب فقہ
پر نہایت اختصار کے ساتھ ذکر کریں جو ربط رہے رسالہ اولی میں وقت شمار کرنے کبائر باطنہ کے کیا تھا
اور تطویل اسمیں نہ دیں اسلئے کہ وہ تعداد میں کمتر تھے اور یہ گنتی میں بیشتر ہیں کہاں چھیاسٹھ کبائر
اور کہاں چار سو ایک کبائر رہی تفصیل انکی سو وہ کتاب زواجر پر محول ہے بہرحال واسطے اجتناب
کرنیکے معاصی سے یہ بھی غنیمت ہے کہ علم اجمالی کل سیئات کا مع نام و نشان و مقام کے معلوم ہو
اس رسالہ کا نام قوارع البشر عن انواع الشر رکھا گیا ہے رسالہ اولی میں اختلاف اقوال کا بابت عدد
کبیرہ و قدر کبائر مذکور ہو چکا ہے اس جگہ بحوالہ اسامی اہل علم پھر کلام عدد و تعداد مذکور پر اختصاراً
کیا جاتا ہے کیونکہ بغیر معلوم ہوئے صفت و عدد کبائر کے حقیقت معاصی کی ظاہر نہیں ہو سکتی ہے

فرق صغیرہ وکبیرہ کا دریافت نہین ہوسکتا ہے اسلئے یہان مقدمہ مین تعریف وتعدید کبائر کی لکھی گئی بعدہ ابواب فقہ پر ضبط کبائر کا کیا گیا ہی خاتمہ کتاب کو فضائل ومتعلقات توبہ پر تمام کیا گیا ہے وللہ الحمد آج ۱۰ ماہ صفر روز دوشنبہ ۱۳۳۴ھ ہجری کو لکھنا اس رسالہ کا شروع کیا ہے سو بیسر تتمہ بالخیر وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب **صفحہ ۳** ایک جماعت اہل علم نے کہا ہے کہ گناہون مین کوئی سا گناہ بھی صغیرہ نہین ہے سارے معاصی کبیرہ ہین صغیرہ اسلئے کہتے ہین کہ دوسرا گناہ اوس سے بھی زیادہ بڑا ہوتا ہے ابن فورک نے اپنی تفسیر مین اسی قول کو اختیار کیا ہے اور آیت ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنہ کی تاویل خلاف ظاہر تنزیل کی ہے استاذ ابو اسحق اسفرائنی اور قاضی ابوبکر باقلانی وامام الحرمین کا قول کتاب ارشاد مین وابن قشیری کا قول کتاب مرشد مین اور اشاعرہ کا قول نزدیک ابن فورک کے بھی یہی ہے کہ سارے معاصی کبائر ہوتے ہین تقی الدین سبکی نے اسپر اتفاق شافعیہ کا نقل کیا ہے مگر جمہور علما کا یہ قول ہے کہ گناہ دو طرح کے ہین ایک صغیرہ دوسرے کبیرہ جمہور کی دلیل یہ ہے کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اس آیت مین ذنوب واثام وسیئات کے تین رتبہ بتائے ہین بعض معاصی کو فسق ٹھیرایا ہے نہ بعض کو یہ دلیل ہے تقسیم پر دوسری آیت مین کہا ہے الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم اس سے معلوم ہوا کہ لمم صغائر ہوتے ہین اسی طرح حدیث مین بھی آیا ہے کہ کبائر سات ہین یا نو یا زیادہ اگر سارے گناہ کبائر ہوتے تو حاجت تخصیص بعض ذنوب کی ساتھہ کبیرہ ہونیکے کیا تھی غرضکہ جسکا مفسدہ بڑا ہے وہ کبیرہ ہے اور جسکا فساد کم ہے وہ صغیرہ ہے یہ آیت ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنہ نکفر عنکم سیئاتکم دلیل صریح ہے اس بات پر کہ گناہ دو طرح کے ہوتے ہین ایک کبائر دوسرے صغائر اسی لئے غزالی نے کہا ہے لا یلیق انکار الفرق بین الکبائر والصغائر وقد عرفنا من مدارک الشرع **فصل** حد کبیرہ مین اختلاف ہے ایک قول یہ ہے کہ کبیرہ وہ گناہ ہوتا ہے جسکے مرتکب پر بالخصوص کوئی وعید شدید بنص کتاب و سنت آئی ہو یہ قول رویدہ کا ہے دوسرا قول یہ ہے کہ جس معصیت پر حد واجب ہے وہ کبیرہ ہوتی ہے

یہ قول بغوی کا سب رافعی نے کہا یہ حد اگلی حد سے اصح ہے اگرچہ جلیل علماء کا طرف ترجیح قول اول کے ہے صاحب حاوی صغیر نے جزم کیا ہے رجحان قول اول کا ازرعی نے کہا ہے قول ثانی کو راجح کہا نہایت بعید ہے تیسرا قول یہ ہے کہ جس چیز کی تحریم پر اللہ نے قرآن مین نص کی ہے یا اسکے جنس مین حد واجب آتی ہے یا وہ کام مخالف اجماع کے ہے وہ کبیرہ ہے چوتھا قول یہ ہے کہ جس گناہ مین گناہ کرنے والا کچھ بے پروائی کرتا ہے تو وہ کبیرہ ہے اس قول کو ابن قشیری نے ارشاد مین اور سبکی نے اختیار کیا ہے برماوی نے کہا ہے متاخرین نے اسکو ترجیح دی ہے بعض محققین نے کہا ہے یہ قول جامع جملہ اقوال ہے پانچوان قول یہ ہے جس گناہ سے حد واجب آوے یا اوسپر وعید متوجہ ہو وہ کبیرہ ہے اسکو ماوردی نے حاوی مین ذکر کیا ہے چھٹا قول یہ ہے کہ جو چیز بعینہ حرام اور فی نفسہ مفسدہ ہو وہ کبیرہ ہے قول علیکی ہے وہ کہتے ہین کوئی گناہ ایسا نہین ہے جسمین کوئی صغیرہ کبیرہ نہو بجز کفر کے کہ وہ اکبر کبائر ہے وہان کوئی نوع صغیرہ کی نہین ہے ساتوان قول یہ ہے کہ کبیرہ وہ فعل ہے جسکو قرآن مین حرام کہا ہے یعنی بلفظ تحریم اور وہ چار چیزین ہین جیسے لحم خوک مال یتیم وغیرہا لکن یہہ حصر ممنوع ہے آٹھوان قول یہ ہے کہ کبیرہ کی کوئی حد حاصر نہین ہے بلکہ اللہ نے اوسکو مخفی رکھا ہے تاکہ لوگ ہر گناہ منہی عنہ سے بچتے رہین ایسا نہو کہ صغائر مین گھس پڑین واحدی کا قول یہی ہے مگر یہ بات کچھ ٹھیک نہین پڑتی کبیرہ کے لئے حد معلوم ہے نوان قول حسن وابن جبیر ومجاہد وضحاک کا ہے کہ کل ذنب اوعد فاعلہ بالنار یعنی جس گناہ پر فاعل کے لئے وعدہ آگ کا ہے وہ کبیرہ ہے دسوان قول ابن عبد السلام کا یہ ہے کہ مفسدہ گناہ کو مقاس کبائر منصوصہ پر عرض کرے اگر اونسے کم نکلے تو وہ صغیرہ ہے ورنہ کبیرہ ہے لکن ازرعی نے اسپر اعتراض کیا ہے گیارہوان قول ابن الصلاح کا ہے جسکو جلال بلقینی سے نقل کیا ہے کہ جو گناہ اتنا بڑا ہو کہ اوسپر اطلاق کبیرہ کا ہو سکے وہ کبیرہ ہے اوسکی کچھ علامتین ہین جیسے ایجاب حد وتعدد وعید وصف فاعل بہ فسق ولعن ابن عباس نے کہا ہے الکبائر کل ذنب ختمہ اللہ بنار او غضب او لعنۃ او عذاب رواہ ابن جریر ابن حجر مکی زواجر مین کہتے ہین کہ مقصود ان عبارتی حدود سے فقط تقریب ہے ورنہ

یہ حدود جامع نہین ہین وکیف یمکن ضبط ما لا طمع فی ضبطہ ف تعداد کبائر مین
اختلاف ہے ابن عباس اور ایک جماعت نے کہا ہے کبائر وہ ہین جنکا ذکر اول سورۂ نساء مین آیا ہے
بعض نے کہا کبائر سات ہین بدلیل خبر صحیحین اجتنبوا السبع الموبقات لکن اسمین کوئی دلیل حصر
کبائر پر نہین ہے اگرچہ علی وعطاء وعبید اسی کے قائل ہین کسی نے کہا پندرہ ہین کسی نے کہا چودہ
ہین کسی نے کہا چار ہین ابن مسعود نے کہا تین ہین دوسرا قول الکنایہ ہے کہ دس ہین ابن عباس نے
کہا ستر ہین سعید بن جبیر نے کہا سات سو ہین یعنے باعتبار اصناف انواع کے ذہلی نے کہا ہمنے اپنی
تالیف مین بڑی کوشش سے اونکو گنا تو چالیس سے زیادہ پایا شیخ الاسلام علائی نے اس باب
مین ایک جزء لکھا ہے وہ افعال جنکو حدیث مین کبیرہ کہا ہے اونکو یکجا گنا ہے وہ سب پچیس ہین
پھر کہا ہی مجموع ما فی الاحادیث منصوصا علیہ انہ کبیرۃ لکن زواجر مین کچھ اور بھی
منصوصات بڑہاکر تینسو کبیرہ گنے ہین اور جن حدیثون سے علائی نے استدلال کیا ہے اونکو ذکر کیا
ہے ابو طالب مکی نے کہا ہے کبائر ستر ہین اسکے بعد زواجر مین بیان تحذیر کا معاصی صغیر وکبیر
سے بذکر احادیث کیا ہے پھر یہ کہا ہے کہ بڑا زاجر ذنوب سے خوف اللہ کا اور ڈر اوسکے انتقام وسطوت
کا اور حذر اوسکے عقاب وغضب وبطش سے ہے فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم
فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم وباللہ التوفیق

کتاب الطہارۃ

باب برتنون کا

فصل کھانا پینا ظروف زر وسیم مین گناہ کبیرہ ہے

حدیث ام سلمہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے جو شخص کھاتا پیتا ہے برتنون مین سونے چاندی کے

وہ اپنے پیٹ مین آگ جہنم کی بھرتا ہے سو واہ مسلم و ابن ماجۃ طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ یہ کہ تو یہ بڑا ہے نسائی کا لفظ انس سے یہ ہے کہ نہی کی ہے اکل و شرب سے ظروف زر و سیم مین اصل نہی مین محرم ہوتی ہے یہ تحریم مرد عورت دونون پر یکسان ہے صلاح الدین صلاحی نے اسکو کبیرہ کہا ہے جلال بلقینی بھی اسکے قائل ہین لکن اذرعی و جمہور کہتے ہین صغیرہ ہے قول اول اولی و راجح ہے زواجر مین کہا ہے کہ ذکر کھانے پینے کا اس حدیث مین بمثال ہے ورنہ سائر وجوہ استعمال کے ملحق ہین ساتھ اوسکے اور مراد برتن سے ہر وہ چیز ہے جسکو واسطے کسی استعمال کے بنایا ہے اس صورت مین سلائی سرمہ کی اور سرمہ دانی اور خلال اور سلائی کان کے میل نکالنے کی بھی اسی حکم مین داخل رہیگی انتہی پھر مسائل متفرعہ فقہ ذکر کئے ہین لکن اہل حدیث کا یہ مختار ہے کہ استعمال زر و سیم کا اکل و شرب مین منع ہے نہ ہر شئے مین اسکی تفصیل روضہ ندیہ مین لکھی گئی ہے اور سبک الختام شرح بلوغ المرام مین بھی مذکور ہے ف حیلہ استعمال ظروف نقدین کا یہ بنایا ہے کہ داہنے سے چیز کو دست چپ یا دوسرے ظرف مین لیکر پھر دست راست سے استعمال مین لاوے کیونکہ اسکو عرف مین استعمال ظرف نقد نہین کہتے ہین سو یہ حیلہ اگرچہ حرمت مباشرت استعمال ظرف سے مانع ہے لکن حرمت استعمال وضع مظروف سے ظرف مین اور حرمت اتخاذ ظرف کے لئے کافی نہین ہے زواجر مین کہا ہے فتامل ذلک فانہ ھم وربما یتوھم من کلامہ نفع ھذہ الحیلۃ فی الکل انتھی مین کہتا ہون کہ یہ حیلہ بالکل لغو ہے اسلئے کہ جب ایک ہاتھ مین لیکر دوسرے ہاتھ پر اوسمین سے کوئی چیز رکھی تو استعمال ظرف کا ہو گیا یا تا کہ خود اوسکے اللہ نہ کھایا نہ اوس سے کچھ پیا اس سے کیا ہوتا ہے اصح قول اس باب مین وہی قول اہل حدیث کا ہے واللہ اعلم +

باب بھول جانا کسی حرف یا آیت قرآن کا گناہ کبیرہ ہے

حدیث انس مین مرفوعاً آیا ہے دکھلائے گئے مجکو گناہ میری امت کے نہین دیکھا مینے کوئی

گناہ بڑا اس سے کہ ایک آدمی کو کوئی سورت یا آیت قرآن کی دیگئی ہو پھر وہ اوسکو بھول جائے رواہ
الترمذی والنسائی لیکن ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے نووی نے اس کے اسناد کو
ضعیف بتایا ہے مراد ضعف سے انقطاع ہے نہ ضعف راوی اور مطلب یہ ہے کہ اوسی اکثر ارسال کرتا ہے
اور سند ابوداؤد مین یزید راوی ضعیف ہے ابن عدی نے اوسکو شیعۂ اہل کوفہ سے گنا ہے ابوداؤد
کا لفظ سعد بن عبادہ ہی نہین ہے کوئی آدمی جو قرآن پڑہتا ہو پھر اوسکو بھول جائے مگر ملیگا وہ
اللہ سے دن قیامت کو اجذم ہوکر ملوم ہو اکہ نسیان قرآن کا گناہ کبیرہ ہے رافعی اسی طرف گئے
ہین علائی نے نووی سے نقل کیا ہے اختیاری ان نسیان القران من الکبائر لحدیث فیہ
انتہی اجذم کہتے ہین دست بریدہ کو قالہ ابوعبید ابن قتیبہ نے کہا ہے اجذم یہان بہ معنے
مجذوم ہے ابن الاعرابی نے کہا ہے اجذم کے یہ معنی ہین کہ نہ اوسکے لئے کوئی حجت ہو اور نہ اوسمین
کوئی خیر اسی طرح سوید بن غفلہ نے بھی کہا ہے بلقینی وزرکشی کہتے ہین مراد وہ نسیان ہے جو تکاسل
وتہاون سے ہو ابوشامہ شیخ نووی وتلمیذ ابن الصلاح کہتے ہین مراد نسیان سے ترک عمل ہے قرآن
کی شان دن قیامت کو دو طرح ہوگی ایک یہ کہ وہ شفیع ہوگا واسطے اوس قاری کے جسنے عمل
کرنا اوسپر فراموش نہین کیا ہے دوسرے شاکی ہوگا ناسی کا جسنے تہاون کیا ساتھ اوسکے اور
اوسپر عمل نہ کیا ایک تہاون یہ ہے کہ تلاوت کرنا بھول گیا ہے ف قرطبی نے کہا کوئی
کہے حفظ جمیع قرآن کا کچھ واجب نہین ہے تو پھر تغافل حفظ پر کیا ذم ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ
جو قرآن کو جمع کرتا ہے وہ اپنی ذات وقوم مین عالی رتبہ ہو جاتا ہے اور جو اوسکو حفظ کر لیتا ہے اوسکے
دونون پہلو مین نبوت مندرج کر دیجاتی ہے اوسکو اہل اللہ اور خاصۂ خدا کہتے ہین سو جب یہ رتبہ
ٹہیرا تو اب تغافل کا عقوبت مناسب ہوئی انتہی

فصل جھگڑنا اور حجت قرآن کا واسطے طلب فخر وعلو کے کفر ہے

حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے تم مجادلہ نکرو قرآن مین کیونکہ جدال کرنا اوسمین کفر ہے رواہ الطیا

والبیہقی ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ مہاجل کرنا قرآن مین کفر ہے رواہ الحاکم ابوداؤد کا لفظ یہ ہے المراء فی القرآن کفر تجزی کا لفظ ابوسعید سے یہ ہے کہ منہی فرمائی ہے جدال سے قرآن مین ابن عمر کا لفظ یہ ہے ہوڑ دو تم جبکہ لڑنا قرآن مین سے اگلی امتون پر لعنت ہوئی یہان تک کہ وہ مختلف ہوئے قرآن مین بیشک جھگڑنا قرآن مین کفر ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ تم کمارات مکروا قرآن مین بیشک مراء قرآن مین کفر ہے اس باب مین اور بہت سی حدیثین آئی ہین **فـــ** زرقانی مین کہا ہے بیہقی نے دیکھا کہ بعض نے اسکو کبیرہ سمجھا ہو مراء فی القرآن کا نام کفر رکھنا دلیل ظاہر ہے اسکے کبیرہ ہونے پر حدیث بخاری مین آیا ہے ابغض الرجال عند اللہ الالد الخصم یعنی بڑا دشمن خدا کا وہ شخص ہے جو بڑا جھگڑالو ہو سو جبکہ مطلق خصومت کا یہ حکم ہے تو مخاصم فی القرآن بالاولی صاحب کبیرہ ثمیریگا جدال و مراء قرآن مین اگر مولوی طرف اعتقاد تناقض حقیقی یا اختلال نظم کی ہے تو کفر حقیقی ہے اور اگر نرا لوگون کو وہم مین ڈالنا ہے یا کسی شبہ مین پھانسنا تو کبیرہ ظنیہ ہے گو کفر نہو **حکایت** ایک شخص نے اس آیت کا سوال کیا تساءلون فاقبل بعضهم على بعض يتساءلون مع **قولہ تعالے** فلا انساب بينهم ولا يتساءلون اور اس آیت کا **قولہ تعالی** اليوم نختم على افواههم وتكلمنا ايديهم وتشهد ارجلهم مع **قولہ تعالی** يوم تشهد عليهم السنتهم وايديهم وارجلهم **وقولہ تعالی** هذا يوم لا ينطقون عمر رضی اللہ عنہ نے اسکو مار پیٹ کر مدینہ سے نکال دیا حالانکہ یہ ایک ادنی شبہ بتانا اسلئے کہ اونکو یہ خوف ہوا کہ کہین یہ دروازہ مراء و جدال کا کتاب اللہ مین کھل نہ جائے اور لوگ قرآن منزہ مکرم مین اعتقاد کسی نقص کا کرنے لگین ۵

سر چشمہ باید گرفتن بہ بیل	چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل

فـــ یہ آیات محمول ہین اختلاف احوال مواقف عرصات پر کہ کسی جگہ ایسا ہوگا اور کسی جگہ ویسا بہرحال جدال قرآن مین یا تو کفر ہے یا کبیرہ ہے انتہی حدیث کا لفظ تو یہی ہے کہ کفر ہے یعنے جبکہ بارادۂ قہر و غلبہ و اباحت بدعت ہو **ـــ** حدیث مین آیا ہے جسنے قرآن پڑھا اسلئے

کہ لوگون کا مال کھائے وہ آویگا دن قیامت کو اوسکا منھ ایک استخوان بے گوشت ہوگا رواہ البیہقی
ابی ابن کعب نے ایک آدمی کو قرآن سکھایا تھا اوسنے تحفہ مین ایک کمان انکو بھیجی انھون نے حضرت
سے پوچھا فرمایا اگر تو اوسکو لیتا تو ایک کمان آگ کی لیتا رواہ البیہقی وضعفہ ابو نعیم کا لفظ یہ
ہے جسنے قرآن پر اُجرت لی اوسنے اپنی نیکیان دنیا مین جلد لے لین قرآن اوس سے دن قیامت
کو حجت کریگا ایک جماعت نے مطابق ظاہر ان احادیث کی استیجار کو تعلیم قرآن کے لئے حرام
کہا ہے اور اکثر نے جائز رکھا ہے بدلیل حدیث ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ

باب قضا کرنا حاجت کا راہ مین گناہ کبیرہ ہے

ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین جسنے ڈالا پاخانہ اپنا راہ پر مسلمانون کے اوسپر لعنت ہے اللہ اور
فرشتون اور سارے لوگون کی رواہ الطبرانی والبیہقی بسند رواتہ ثقات الا
محمد بن عمرو الانصاری طبرانی کا لفظ بسند حسن یہ ہے جسنے ایذا دی مسلمانون کو اونکی
راہون مین واجب ہوئی اوسپر لعنت اونکی خطیب کا لفظ یہ ہے جسنے پاخانہ پھرا کنارہ نہر
پر جہان وضو کیا جاتا ہے یا پانی پیا جاتا ہے اوسپر لعنت ہے اللہ و ملائکہ و سارے آدمیون کی احمد
کا لفظ یہ ہے بچو تم تین ملاعن سے پاخانہ پھرنا چھپے سایہ کے یا راہ مین یا مجمع آب مین مسلم مین ذکر
دو لاعنین کا آیا ہے ایک تخلی کرنا طریق مین دوسرے سایہ مین ف لعن کا آنا علامت ہے
کبیرہ ہونے کی لکن ائمہ شافعیہ کہتے ہین کہ چونکہ حدیث اول ضعیف ہے اسلئے اصح یہ ہے کہ یہ فعل
مکروہ ہے یعنی حرام انتہی مگر حدیث مسلم کی صحیح ہے اس وجہ سے اوسکا کبیرہ ہونا ارجح ٹھیریگا +

فصل پرہیز نکرنا پیشاب سے بدن یا کپڑے مین گناہ کبیرہ ہے

صحیحین مین آیا ہے کہ حضرت کا گزر دو قبر پر ہوا اونکو عذاب کیا جاتا تھا فرمایا انمین ایک
چغلخور تھا دوسرا پیشاب سے پرہیز نکرتا تھا دوسری حدیث مین آیا ہے عامۂ عذاب قبر

بول سے ہوتا ہے اسکی سند لابس ہے تیسری حدیث کا لفظ یہ ہے اکثر عذاب قبر کا بول سے ہوتا ہے چوتھی حدیث مین آیا ہے بچہ پیشاب سے پہلا حساب بندہ کا قبر مین بابت اسی بول کے ہوگا ف ان حدیثون مین تصریح ہے اس بات کی کہ عدم تنزہ بول سے کبیرہ ہے ایک جماعت شافعیہ نے اسکی تصریح کی ہے سب سے سابق اس باب مین بخاری ہین۔ اونہون نے ترجمہ باب کا یون لکھا ہے باب من الکبائر ان لا یستتر من البول سو جبکہ حکم بول کا یہ ہے تو عدم تنزہ غائط سے بالاولی کبیرہ ٹھیریگا اسلیے غسل محل غائط مین مبالغہ کرنا متعین ہے قدرے استرخا کرے تاکہ جو نجاست تقاعیص شرج حلقہ دبر مین ہو وہ دہل جاوے اکثر لوگ جو استرخا نہین کرتے ہین اور محل کو اچھی طرح نہین دہوتے وہ نماز بحالت نجاست پڑھتے ہین حکایت ائمہ نے کہا ہے کہ ابن ابی زید مالکی کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا کہا کس بات پر کہا اپنے رسالہ مین بذیل باب الاستنجاء یہ لکھا تھا وان یستر خی قلیلا انتہی سب سے پہلے یہ بات انہین سے لکھی ہے انسان جب اندکے ارخاء مقعد کرتا ہے تو تقاعیص و تثنی نم دبر مین پانی پہنچ جاتا ہے اور تنقیہ کامل ہوجاتا ہے بخلاف اوس غسل کے جو بدون اس امر کے کیا جاتا ہے ؛

باب وضو کا

ترک کرنا کسی شے کا واجبات وضو سے گناہ کبیرہ ہے حدیث مین آیا ہے جسنے خلال نکیا اپنی اونگلیون کا پانی سے تو خلال کریگا اللہ اوسکو دن قیامت کے آگ سے رواہ الطبرانی فی الکبیر صحیحین مین ابو ہریرہ سے مرفوعا آیا ہے ویل للاعقاب من النار دوسرا لفظ یہ ہے ویل للعراقیب من النار احمد کا لفظ یہ ہے حضرت نے نماز مین سورہ روم پڑہی کچھ شبہ لگا فرمایا شیطان نے مجکو شبہ لگا دیا قرات مین بسبب اون لوگون کے جو آتے ہین نماز کو

بغیر وضو کے تم جب نماز کو آؤ تو اچھی طرح وضو کرو اسکی سند صحیح ہے ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے تمام نہین ہوتی نماز کسیکی جب تک کہ وہ اچھی طرح وضو نکرے جسطرح کہ اللہ نے حکم دیا ہے الحدیث رواہ باسند جید حدیث طبرانی مین باسند لا باس بہ مرفوعاً آیا ہے تخلیل وضو کی یہی مضمضہ و استنشاق ہے اور خلال کرنا ہے اونگلیون مین اور تخلیل طعام کے صاف کرنا ہے منہ کا کوئی شئے دونون زنشتون پر اس سے زیادہ سخت تر نہین ہے کہ وہ درمیان دانتون کے کوئی طعام دیکھین اور وہ کھڑا نماز پڑہتا ہو ف ان حدیثون سے وعید شدید تارک غسل دست و پا پر مستفاد ہوتی ہے بقیہ واجبات وضو کا اسی پر قیاس کیا گیا ہے مجھسے پہلے اسکو کسی نے کبیرہ نہین گنا انتہی ٭

باب نہانیکا جسمیں رہنا بعض بدن کا غسل سے جنابت مین گناہ کبیرہ ہے

علی مرتضی مرفوعاً کہتے ہین جسنے چھوڑی جگہ ایک بال کی اپنے بدن مین جنابت سے اوسکے ساتھ آگ مین ایسا اور ایسا کیا جائیگا علی کہتے ہین اسیلئے مین اپنے موی سر کا دشمن ہون اور وہ اپنے بال کاٹ ڈالتے تھے یعنی سر منڈواتے تھے رواہ احمد و ابو داؤد و ابن ماجۃ و ابن ابی شیبۃ ابن جریر کا لفظ مرفوعاً و موقوفاً یہ ہے ہر بال کے نیچے ناپاکی ہے بیہقی نے مرسلاً و ابن جریر نے موصولاً اتنا اور زیادہ کیا ہے تم تر کرو بال کو صاف کرو کہال کو احمد کا لفظ یہ ہے ای عائشہ ہر بال پر جنابت ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے ڈرو تم اللہ سے اور اچھی طرح نہاؤ یہ امانت تمپر لادی گئی ہے یہ سریرت تمہارے پاس امانت رکھی گئی ہے ف اول حدیث وعید شدید ہے اوس سے کبیرہ ہونا اسکا ظاہر ہوتا ہے خصوصاً اسوجہ سے کہ ترک غسل مستلزم ہے ترک نماز کو

فصل ننگا ہونا بلا ضرورت کے اور داخل ہونا حمام مین بغیر ازار کے گناہ کبیرہ ہے

حدیث ابن ماجہ مین آیا ہے باتین نکرین دو آدمی وقت پاخانہ پھرنیکے کہ ہر ایک دوسرے کے ستر کو دیکھتا ہو کیونکہ اللہ اس حرکت پر اونکو دشمن رکھتا ہے ابن السکن و ابن قطان کا لفظ یہ ہے جب پاخانہ پھرین دو آدمی تو ہر ایک دوسرے سے چھپ جاوے تیسری حدیث مین آیا ہے ننگا نہ رکھو اپنے ستر کو مگر اپنی جورو اور لونڈی سے کہا اگر بعض لوگ بعض مین ہون یعنے مجمع ہو فرمایا اگر تجھسے بن سکے کہ کوئی تیرے ستر کو نہ دیکھے تو تو مت دکھا کہا بھلا اگر اکیلا ہو فرمایا اللہ احق ہے نسبت لوگون کے کہ اوس سے شرم کرین رواہ احمد و اھل السنن الاربعۃ چوتھی حدیث کا لفظ یہ ہے اللہ پردہ دار ہے حیا و ستر کو دوست رکھتا ہے تم مین جب کوئی نہانے جائے تو چھپ جائے رواہ احمد و ابو داؤد و النسائی جبار بن صخر نے کہا ہے ہم منع کئے گئے ہین کہ کوئی ہمارا ستر دیکھے رواہ الحاکم طبرانی کا لفظ ابن عباس سے یہ ہے مجکو منہی کی گئی ہے کہ مین برہنہ چلون ترمذی کا لفظ یہ ہے دور رہو تم برہنگی سے تمہارے ساتھ وہ ہے جو جدا نہین ہوتا تمسے مگر وقت پاخانہ پھرنے کے اور وقت جانے مرد کے پاس اپنی بی بی کے سو تم اونسے شرم کرو اور اونکا اکرام رکھو **حکایت** ابن جریج نے کہا مجکو یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر آئے ایک مزدور ننگا نہاتا تھا فرمایا مین دیکھتا ہون کہ تجکو خدا سے شرم نہین آتی ہے تو اپنی مزدوری لے اور جا رواہ عبد الرزاق نسائی و ترمذی و حاکم کا لفظ یہ ہے جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ اور دن آخرت پر وہ نہاوے حمام مین مگر ازار پہنے ہوئے اور داخل نکرے اپنی بی بی کو حمام مین ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے قریب ہے کہ فتح ہو تمپر زمین عجم کی تم وہان گھر پاؤ گے جنکو حمامات کہتے ہین سو نہاوین اونمین مرد مگر ازار سمیت اور منع کرو عورتون کو وہانکے جانیسے مگر بیمار یا نفاس والی ایک روایت صحیحہ مین آیا ہے حمام حرام ہے میری امت کی عورتون پر کہتے ہین عمر بن عبد العزیز نے اسی روایت کے سبب سے

عورتون کو حمام مین جانیسے منع کر دیا تہا سنن اربعہ کا لفظ یہ ہے ہر اگہر حمام ہے جسمین آوازین بلند ہوتی ہین عورات مکشوف ہوتے ہین زواجر مین اسجگہ بہت سی حدیثین بہ مقدمۂ حمام کے لکہی ہین اور یہ حدیث روایت کی ہے لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ حاکم کا لفظ یہ ہے کہ ناف سے زانو تک ستر ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ ران مسلمان کی ستر ہے حاکم کا لفظ یہ ہے کہ جیپا اپنی ران کو ران عورت ہے ترمذی کا لفظ یہ ہے الفخذ عورۃ ابوداؤد وابن ماجہ وحاکم کا لفظ یہ ہے ست کہول اپنی ران اور نہ دیکہہ تو ران کسی شخص مردے زندے کی حاکم کا لفظ یہ ہے ستر مرد کا مرد پر جیسے ستر عورت کا مرد پر اور ستر عورت کا عورت پر جیسے ستر عورت کا مرد پر یعنی ہر ستر کا دیکہنا حرام ہے ف مقتضی ان احادیث کا یہ ہے کہ کشف عورت صغری یا کبری کا سامنے کسیکے سوائے بی بی یا لونڈی کے حلال نہین ہے کبیرہ ہے ابراہیم علتی نے کہا ہے کشفها فسق بین الناس المغلظة والمخففة فی الحمام وغیرها مغلظہ سے مراد سبیلین ہین شافعی کے نزدیک ایسے شخص کی گواہی درست نہین ہے جو حمام مین ننگا جاوے سو یہ کبیرہ کی شان ہے اسیطرح دیکہنا کسی کے ستر کا کبیرہ ہے بحدیث لعنت ناظر ومنظور اسی طرح دیدہ ودانستہ کسی اجنبی عورت یا امرد کی طرف بغیر حاجت نظر کرنا گناہ کبیرہ ہے ٭

باب حیض کا صحبت کرنا زن حائض سے گناہ کبیرہ ہے

ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی آیا پاس حائض کے اوسکی فرج مین یا کسی عورت کی دبر مین یا کسی کاہن کے پاس گیا تو وہ منکر ہوا اوس چیز کا جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوتری ہے رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی ترمذی نے کہا بخاری نے اس حدیث کو ضعیف الاسناد کہا ہے اور نسائی نے اسکو ابوہریرہ سے موقوفاً روایت کیا ہے ف محاملی وشافعی نے اسکو کبیرہ گنا ہے ٭

کتاب الصلوٰۃ

ترک کرنا کسی نماز فرض کا عمداً گناہ کبیرہ ہے

قال تعالیٰ ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین وکنا نخوض مع الخائضین احمد کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ بین الرجل وبین الکفر ترک الصلوٰۃ یعنی آدمی اور کفر کے درمیان میں یہی ترک کرنا نماز کا فرق ہے مسلم کا لفظ یہ ہے بین الرجل وبین الشرک او الکفر ترک الصلوٰۃ یعنی درمیان مرد اور شرک یا کفر کے ترک کرنا صلوٰۃ کا ہے ابوداؤد ونسائی کا لفظ یہ ہے نہیں ہے درمیان بندہ اور کفر کے یعنی کچھ فرق مگر چھوڑنا نماز کا ترمذی کا لفظ یہ ہے درمیان کفر وایمان کے ترک کرنا صلوٰۃ کا ہے ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے درمیان عبد وکفر کے یہی ترک کرنا نماز کا ہے اسکو ترمذی وغیرہ نے صحیح کہا ہے حاکم نے کہا ولا یعرف لہ علۃ دوسرا لفظ یہ ہے وہ عہد جو درمیان ہمارے اور اونکے ہے نماز ہے جسنے اوسکو ترک کیا وہ کافر ہوا طبرانی کا لفظ باسناد لا باس بہ یہ ہے جسنے ترک کیا نماز کو عمداً وہ کھلا کافر ہوگیا دوسرا لفظ یہ ہے درمیان عبد وکفر یا شرک کے ترک صلوٰۃ ہے جب نماز چھوڑدی تو کافر ہوگیا تیسرا لفظ یہ ہے لیس بین العبد والشرک الا ترک الصلوٰۃ فاذا ترکھا فقد اشرک چوتھا لفظ یہ ہے درمیان اسلام کی اور قواعد دین کے تین ہیں جنپر بنیاد ہے اسلام کی جسے ایک کو بھی ان میں سے ترک کیا وہ کافر حلال الدم ہوگیا گو اسی دنیا کا کہہ لا الہ الا اللہ کی نماز فرض پڑھتا روزہ رمضان کا رکھتا اسکی سند حسن ہے پانچواں لفظ یہ ہے جسنے ترک کیا ایک کو ان میں سے وہ کافر بالمنہ ہوا قبول نہیں ہے اوس سے فرض نہ نفل حلال ہوا اوسکا خون ومال اسکی سند بھی حسن ہے عبادہ بن صامت کا لفظ یہ ہے تم مت چھوڑو نماز کو جسنے اوسکو ترک کیا عمداً وہ ملت سے نکل گیا رواہ الطبرانی باسناد لا باس بہ ترمذی کہتے ہیں حضرت

کے اصحاب کسی شئے کے ترک کو اعمال مین سے کفر نہین جانتے تھے سوا نماز کے طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے ترک کیا نماز کو عمداً تو بری ہوگیا اوس سے ذمہ اللہ کا اسکی سند لا باس بہ ہے بخاری کا لفظ تاریخ مین علی مرتضی سے موقوفاً یون ہے من لم یصل فھو کافر ابن عباس کا لفظ یہ ہے جسنے نماز ترک کی وہ کافر ہوا ابن مسعود کا لفظ یہ ہے جسنے نماز ترک کی وہ بے دین ہے ابو الدرداء کا لفظ یہ ہے لا ایمان لمن لا صلوٰۃ لہ یعنی بے نماز سے ایمان ہوتا ہے حضرت نے فرمایا ہے ان تارک الصلوٰۃ کافر رواہ محمد بن نصر اس باب مین بہت سی حدیثین آئی ہین اور امام مین کہا ہے رای اہل علم کی عہد نبی صلعم سے ابتک یہی ہے کہ تارک نماز کا عمداً بغیر عذر یہانتک کہ وقت نماز کا جاتا رہے کافر ہوجاتا ہے ایوب نے کہا ہے ترک کرنا نماز کا کفر ہے اسمین اختلاف نہین ہے انتہی معلوم ہوا کہ بعضا کبیرہ کفر بھی ہوتا ہے بعض فقہاء نے ان حدیثون کی تاویل کی ہے لکن وہ تاویل بے دلیل و بلا موجب ہے جبکہ نماز کے فرض کرنیوالے نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر جگہ اپنی حدیث مین ترک نماز کو کفر اور تارک نماز کو کافر کہا ہے اور صحابہ نے درمیان اسلام و کفر کے یہی فرق قرار دیا ہے تو اب کیا گنجایش تاویل کی باقی رہی ہے بلکہ یہی حکم بعینہ تارک صوم و زکوۃ و حج کا بھی ہے باوجود مقدرت و استطاعت کے جبکہ بلا عذر اونکو ترک کردے کیونکہ بنیاد اسلام کی انہین چار رکن پر ہے سب ارکان کا ایک ہی حکم ہے بلا تفاوت ٭

فصل

تاخیر کرنا نماز کا وقت سے یا مقدم کرنا اوسکو وقت پر بغیر کسی عذر کے جیسے سفر و مرض ہے گناہ کبیرہ ہے قال تعالی فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوٰۃ واتبعوا الشھوات فسوف یلقون غیا الا من تاب ابن مسعود نے کہا مراد اضاعت سے اسجگہ بالکل ترک کرنا نماز کا نہین ہے بلکہ تاخیر کرنا نماز کا وقت سے ہے سعید بن مسیب امام التابعین نے کہا ہے

اضافت یہ ہے کہ ظہر نہ پڑھے یہانتک کہ عصر آجاوے عصر نہ پڑھے یہانتک کہ مغرب آجاوے مغرب نہ پڑھے یہانتک کہ عشا آجاوے عشا نہ پڑھے یہانتک کہ صبح ہوجاوے سورج نکل آوے سو جو کوئی مریگا اور وہ اس حالت پر ہوگا اور اوسنے توبہ نہین کی ہے تو اللہ نے اوسکو وعید غنی کی سنائی ہے سو ایک جیل ہے جہنم مین بہت گہرا سخت عقاب والا وقال تعالی یا ایھا الذین آمنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل ذلک فاولئک ھم الخاسرون ایک جماعت مفسرین نے کہا ہے کہ مراد ذکر اللہ سے اسجگہ نماز بجگانہ ہے سو جو کوئی اوکو نماز سے وقت نماز پر لوبہ مال یا خرید فروخت یا صنعت یا اولاد کے باز رہتا ہے تو وہ خاسر ہے اسی لئے حضرت نے فرمایا ہے کہ اول حساب بندہ کا دن قیامت کو اوسکے عمل مین سے اسی نماز کا ہوگا اگر اچھے نکلی رستگار ہوا بیڑا پار ہوا اگر نکمی نکلی خائب و خاسر ہوا ؎

روز محشر کہ جانگداز بود		اولین پرسش نماز بود	

وقال تعالی فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون حضرت نے فرمایا ہے یہ وہ لوگ ہین جو نماز کو وقت نماز سے تاخیر کرکے پڑھتے ہین دیر مین ادا کرتے ہین وقال تعالی ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا اور سنی حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے ایک دن ذکر نماز کا کیا فرمایا جسنے محافظت کی اوسپر ہوگا واسطے اوسکے نور و برہان و نجات دن قیامت کو اور جسنے محافظت نہ کی اوسپر نہوگا واسطے اوسکے نور اور نہ برہان اور نہ نجات وہ ہوگا اوسدن ساتھ قارون و فرعون و ہامان و ابی بن خلف کے اخرجہ احمد بسند جید والطبرانی وابن حبان فی صحیحہ بعض علماے کہا ہے حشر اوسکا اسکے ہمراہ یون ہوگا کہ اگر نماز سے بسبب مال کے باز رہا ہے تو مشابہ قارون کے ہوا اور اگر بسبب ملک کے باز رہا ہے تو مشابہ فرعون کے ہوا اور اگر بسبب وزارت کے باز رہا ہے تو مشابہ ہامان کے ہوا اور اگر بسبب تجارت کے باز رہا ہے تو مشابہ ابی بن خلف کے ہوا وہ تاجر تھا کفار مکہ کا انتہی غرضکہ جو سبب باعث اوسکے شغل کا نماز سے ہوگا اور جو کام اوسکو نماز پڑھنے سے وقت پر روکے گا اوسکا حشر ساتھ اوسی کے ہم جنس کے ساتھ ہوگا یہ حدیث بھی دلیل ہے کفر تارک نماز پر عمداً مصعب بن سعید نے کہا ہے میں نے

اپنے باپ سے کہا اے باپ اللہ کہتا ہے الذین ھم عن صلاتھم ساھون ہم مین وہ کون ہے جسکو سہو نہین ہوتا ہے یا وہ حدیث نفس نہین کرتا ہے کہا یہ بات نہین ہے یہ سہوا ضاعت وقت ہے رواہ ابو یعلی بسند حسن ویل کہتے ہین شدت عذاب کو یا ایک دشت ہے جہنم مین اگر سارے پہاڑ دنیا کے اوسمین رکھے جاوین تو سب کے سب اوسمین گل جاوین یعنے شدت گرما سے یہ بیابان مسکن ہوگا اون لوگون کا جو نماز مین تہاون و تاخیر کرتے ہین وقت سے مگر یہ کہ کوئی توبہ کرے اللہ سے اور پشیمان ہوا اپنی حرکت پر فوت و ترک نماز عصر پر سہت وعید آئی ہے صحاح ستہ مین ہے کہ جسکی نماز عصر فوت ہوئی گویا اوسکا مال و اہل لٹ گیا ایک حدیث مین تارک نماز کو شقی محروم کہا ہے حکایت بعض سلف نے اپنی بہن کو دفن کیا قبر مین ایک تہیلی مال کی رہگئی معلوم ہوا جب یاد آئی جاکر قبر کہودی دیکہا کہ آگ بہڑک رہی ہے قبر کو بند کرکے پاس مان کے آیا اور کہا اے مان بہن کا حال کہو اوسکی قبر سے آگ بہڑک رہی ہے اوسنے کہا وہ نماز مین کاہلی کرتی تہی وقت سے تاخیر کرکے پڑہتی تہی زواجر مین کہا ہے کہ یہ حال اوسکا ہے جو نماز دیر لگاکر پڑہتا ہے پہر کہو اوسکا کیا حال ہوگا جو سرے ہی سے نماز نہین پڑہتا ف ان حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ ترک کرنا نماز کا اور وقت سے پہلے یا پیچہے بلا عذر پڑہنا گناہ کبیرہ ہے صاحب عدہ اسیکے مقر ہین ف صحابہ و من بعدہم کا اختلاف ہے کفر تارک الصلوٰۃ مین احادیث مصرحہ بکفر و شرک و خروج ملت و برات ذمہ خدا و رسول و حبط عمل و بد دینی و بے ایمانی تارک نماز کی اوپر گزر چکی ہین ایک جماعت صحابہ و تابعین و من بعدہم نے اخذ بظاہر احادیث کیا ہے کہتے ہین جسنے ترک کیا نماز کو متعمداً یہانتک کہ سارا وقت اوسکا نکل گیا وہ کافر مُراق الدم ہے عمر و عبدالرحمن بن عوف و معاذ بن جبل و ابوہریرہ و ابن مسعود و ابن عباس و جابر بن عبداللہ و ابوالدرداء وغیرہم اسی طرف گئے ہین احمد بن حنبل و ابن راہویہ و ابن مبارک و ایوب سختیانی و نخعی و حکم بن عیینہ و ابوداؤد طیالسی و ابوبکر بن ابی شیبہ و زہیر بن حرب وغیرہم کا بھی یہی مذہب ہے یہ سب ائمہ قائل ہین کفر تارک عمد نماز دا باحت خون کی ابن حزم کہتے ہین عمر سے

یون ہی مروی ہے پھر بعض اشخاص مذکورین کا ذکر کیا ہے کہ وہ سب اسکے قائل تھے کہ تارک
عمداً ایک نماز کا یہانتک کہ وقت نکل گیا کافر مرتد ہے پھر کہا ولا نعلم لھولاء الصحابۃ مخالفا
انتھی محمد بن نصر مروزی نے اسحق سے نقل کیا ہے کہ کان رای اھل العلم من لدن النبی صلعم
ان تارکھا عمدا من غیر عذر حتی یذھب وقتھا کافرا انتھی رہے شافعی اور دوسرے
لوگ سو اگرچہ وہ قائل عدم کفر ہین جبکہ مستحل ترک نہو لکن اسبات کے وہ بھی قائل ہین کہ وہ
ترک پر ایک نماز کے قتل کیا جاویگا جبکہ اوسکو وقت نماز پر کہا ہے کہ تو نماز پڑہ اور اوسنے
نہ پڑہی پھر کہا پھر نہ مانا تو اوسکی گردن تلوار سے ماری جاوے انتھی اور وہ اس لایق بھی نہین
رہتا ہے کہ مقابر مسلمین مین دفن ہو ف حدیث صحیح مین آیا ہے حکم کرو تم اپنی اولاد
کو نماز کا اور وہ ہفت سالہ ہون اور مارو اونکو جبکہ دہ سالہ ہون اور الگ سلاؤ اونکو خطابی
نے کہا ہے یہ حدیث دلیل ہے اغلاظ عقوبت تارک نماز پر جبکہ وہ تارک عاقل بالغ ہو بعض
اصحاب شافعی نے احتجاج کیا ہے اس حدیث سے وجوب قتل پر کہ جب غیر بالغ مستحق ضرب
کے ٹھیرا تو بالغ اس سے زیادہ مستحق عقوبت کا ہوگا سو بعد ضرب کے کوئی شے قتل سے زیادہ تر
سخت نہین ہے انتھی لکن زواجر مین کہا ہے فیہ ما فیہ پھر کہا ہے کہ دلیل واسطے قتل کے
احادیث صحیحہ سابقہ ہین جنمین ذکر برات ذمہ خدا و رسول اور عدم عہد کا آیا ہے کیونکہ وہ ظاہر
یا صریح ہین اہدار دم مین اور اہدار کو وجوب قتل لازم ہے تارک زکوٰۃ اسلئے مقتول نہین
ہوتا ہے کہ اوس سے لینا زکوٰۃ کا مقاتلہ کرکے ممکن ہے اسیطرح تارک صوم کیونکہ اوسکو حبس
کرکے سفطر سے جیسے کھانا پینا ہے روک سکتے ہین اسیطرح تارک حج کیونکہ حج تراخی پر ہے
اور قضا حج کی اوسکے ترک سے ممکن ہے مگر نماز کا حال ایسا نہین ہے اسلئے عقوبت ترک کی سوا
قتل کے اور کچھ مناسب نہوئی اور جسوقت کہ مقاتلہ واسطے تخلیص زکوٰۃ کے ٹھیرا تو قتل
تارک نماز کا لوگون کو ڈرا دھمکا کر بالاولی جائز ہوگا انتھی ✣

فصل سونا چھت پر سے اوٹ کے کبیرہ ہے

حدیث مرفوع ابو داؤد مین آیا ہے جو شخص سویا پشت پر ایسے گھر کی کہ اوسکے لئے روک نہین ہے یعنی بے منڈیر کی چھت ہے تو بری ہوا اوس سے ذمہ لفظ حدیث کا حجار ہے اور دوسری روایت مین حجاب آیا ہے ترمذی کا لفظ بسند غریب یون ہے کہ منع فرمایا ہے حضرت نے اس بات سے کہ سوئے کوئی آدمی سطح غیر مجور علیہ پر طبرانی کا لفظ یہ ہے جو کوئی سویا سطح بے دیوار پر پھر مر گیا تو اوسکا خون رائیگان ہے ف بہت سے متاخرین نے ان حدیثون سے سونے کو سطح غیر محفوظ پر منجملہ کبائر کے گنا ہے صاحب زواجر کہتے ہین لکن یہ اخذ صحیح نہین ہے بلکہ مکروہ بکراہت تنزیہ ہے اور جسنے اسکو کبیرہ کہا ہے اوسکے قول پر سوار ہونا دریا کا وقت ہیجان کے بالاولی کبیرہ ہوگا کیونکہ یہ رکوب حرام ہے ٭

فصل

ترک کرنا کسی واجب نماز کا جو کہ مجمع علیہ یا مختلف فیہ ہے جیسے ترک کرنا طمانینت کا رکوع وسجدہ وغیرہ مین گناہ کبیرہ ہے ۔ حدیث ترمذی و دار قطنی و بیہقی مین مرفوعاً آیا ہے کافی نہین ہے نماز مرد کی یہانتک کہ سیدھا کرے اپنی پشت کو رکوع سجود مین اسکو ترمذی نے صحیح کہا ہے اہل سنن کا لفظ یہ ہے منع کیا ہے حضرت نے نقرۂ غراب و افتراش سبع سے اور اس بات سے کہ مسجد مین ایک جگہ اپنے لئے ٹھیرا لے جسطرح کہ اونٹ کا ٹھکانا ہوتا ہے دردا ابن خزیمۃ وابن حبان ایضاً دوسری حدیث کا لفظ یہ ہے کہ برا چور وہ ہے جو نماز کو چراتا ہے پوچھا نماز کی چوری کیونکر ہے فرمایا تمام نکرنا رکوع و سجدہ کا یا سیدھا نکرنا پشت کا رکوع سجود مین درباۂ عدم اتمام رکوع و سجود احادیث وعید شدید بہت آئی ہین صحابہ جس شخص کو دیکھتے کہ نماز مین رکوع و سجدہ پورا نہین کرتا ہے تو یون کہتے لو صلیت هذا صلاتک

علی غیر صلاۃ محمد صلعم یعنی اگر یہ شخص مر جائیگا تو نا مسلمان مریگا ف اسکا گنا
بہا تریں واضح ہے اگرچہ معلوم نہیں ہے کہ کسینے اسکو ذکر کیا ہو کیونکہ یہ وعید شدید دلیل ہے اسبات
کہ ترک کرنا کسی واجب نماز کا جو کہ مجمع علیہ ہے مستلزم ہے ترک صلوٰۃ کو اور گناہ کبیرہ ہے
اسیطرح اوس واجب مختلف فیہ کا جو کہ نزدیک کسیکے واجب ہے ٭

باب شروط نماز کا

وصل و وشم و وشر و تنمیص کرنا یکرا نا گناہ کبیرہ ہے حدیث صحیحین مین آیا ہے لعنت کرے اللہ
واصلہ مستوصلہ واشمہ مستوشمہ پر و سر الفظ ابن مسعود سے یون ہے تحقیق لعنت منقاریات مغیرات
پر جو کہ ان کامون کو واسطے اظہار حسن کے کرتے ہین ایک روایت مین لفظ موصولات آیا ہے شیخین
معاویہ سے راوی ہین کہ اونہون نے سال حج مین منبر پر کھڑے ہو کر اور ایک مشت بال لیکر کہا
اے اہل مدینہ تمہارے علما کہان ہین مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے نہین ہلاک ہوئے بنی اسرائیل
مگر جبکہ اونکی عورتون نے اسکو اختیار کیا یعنی بال کا بال سے جوڑنا دوسرے لفظ مین ہے کہ
معاویہ نے ایک مشت بال لیکر کہا مین نہین جانتا کہ کوئی ایسا کرتا ہو مگر یہود جب یہ خبر حضرت کو
پہنچی اوسکا نام زور رکھا یعنی فریب دہی تیسرا لفظ یہ ہے کہ ایک دن معاویہ نے کہا تم لوگون نے بدی
وضع اختیار کی ہے حضرت نے زور سے منع کیا ہے قتادہ نے کہا یعنی وہ کلمہ جسنے عورتین اپنے
بال بڑہاتی ہین مراد اس سے موہان ہے طبرانی کا لفظ مرفوع جسکی سند مین ابن لہیعہ ہی یون آیا ہے
کہ حضرت ایک مٹھی بھر بال لیکر باہر آئے فرمایا بنی اسرائیل کی عورتون نے اسکو اپنے سرون مین
جوڑا تھا اونپر لعنت کی گئی اور مساجد حرام شہرین وصل کہتے ہین بال جوڑنیکو وشم کہتے ہین گودنے
کو تنمص کہتے ہین ابرو کے باریک کرنے کو یا چہرہ سے بال اوکھیڑنے کو تفلج کہتے ہین دانت رینتنے
کو ف یہ سب کام واسطے خوبصورتی کے کیے جاتے ہین یہ سب کبائر مین یہی قول ہے
جلال بلقینی وغیرہ کا اور یہ ظاہر ہے اسلئے کہ امارات کبیرہ سے ایک لعن بھی ہے سو ان سب امور

پر احادیث مین لعنت آئی ہے +

فصل نمازی کے سامنے سے نکلنا کبیرہ ہے

صحاح ستہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ اگر جانے گزرنیوالا سامنے سے نمازی کے کہ اوسپر کیا گناہ ہے تو کھڑا رہنا چالیس برس تک بہتر ہے واسطے اوسکے اس گزرنیوالے کے لفظ مین سو برس کا ذکر بھی آیا ہے شیخین کا لفظ یہ ہے جب نماز پڑھے کوئی تم مین کا طرف سترہ کے پھر کوئی اوسکے سامنے سے نکلنا چاہے تو اوسکے سینہ مین دھکا دے اگر نہ مانے تو اوس سے مقاتلہ کرے وہ شیطان ہے ف اس فعل کو بعض ائمہ نے بسبب اس وعید شدید کے کبیرہ گناہ ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ شرط تحریم کی یہ ہے کہ نماز طرف سترہ کے پڑھتا ہو سو وہ سات نزدیک ہمارے دیوار یا کلہم یا عصا یا متاع مجموع ہے اگر عاجز ہو تو مصلی کو بچھا دے اگر اس سے بھی عاجز ہو تو ایک خط کھینچ دے طولاً یمین یا یسار سے یہ بھی شرط ہے کہ اوس سات سے قریب ہو اسطرح پر کہ درمیان اوسکے اور درمیان اوسکے عقب کے تین گز سے زیادہ نہو اور طول دیوار یا کلہم یا لاٹھی کا دو تہائی گز ہو یا زیادہ اور راہ مین نہ کھڑا ہو جیسے مطاف مین وقت طواف خلق کے اور سامنے اوسکے صف مین کوئی فرجہ نہو اگرچہ اوس سے دور ہو پس اگر کوئی شرط انمین سے منتفی ہوگی تو گزرنا سامنے سے حرام نہوگا بعض نے کہا ہے کہ حرام گزرنا ہے محل سجود مین ایک جماعت ائمہ شافعیہ اسی پر ہے +

باب نماز جمعہ کا

اطباق یعنی اتفاق کرنا کسی ایک گاؤن یا شہر والون یا اہل قصبہ کا ترک جماعت نماز فرض پر نماز ہای پنجگانہ سے باوصف پائے جانے شروط وجوب جماعت کے گناہ کبیرہ ہے حدیث مرفوع صحیحین مین آیا ہے میںنے چاہا کہ حکم اقامت نماز کا دون پھر کسی ایک شخص کو امر کرون کہ وہ

کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر کچھ لوگوں کو اپنے ہمراہ مع ہیزم کے طرف اون لوگوں کے لیجاؤں
جو حاضر جماعت نہیں ہوتے ہیں اونکے گھر آگ سے جلادوں احمد و ابوداؤد و نسائی و ابن حبان
و ابن حبان کا لفظ ابوالدرداء سے یہ ہے کہ حضرت فرماتے تھے نہیں ہیں تین آدمی کسی گاؤں
اور ضرور ہوتے ہیں کہ قائم نہیں کیجاتی اونمیں نماز کہ ان پر غالب ہوجاتا ہے اونپر شیطان لازم
ہے تمہیں جماعت کرنا نہیں کھاتا بھیڑیا مگر اوسی بکری کو جو الگ ہوجاتی ہے زبین سے اتنا اور
زیادہ کیا ہے کہ انسان کا بھیڑیا شیطان ہے جیب اوسکو اکیلا پاتا ہے کھالیتا ہے حاکم کا لفظ
مستدرک میں یہ ہے تین آدمی ہیں جنپر خدا نے لعنت کی ہے ایک وہ شخص جو متقدم ہو قوم
پر اور وہ لوگ اوس سے ناخوش ہیں دوسرے وہ عورت جو سو رہی اور خاوند اوسکا اوسپر خفا
ہے تیسرے وہ شخص جسنے حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح سنا اور قبول نکیا یعنے مسجد میں
نگیا حدیث تینمیں متخلف کو جماعت سے منافق معلوم النفاق فرمایا ہے ابوداؤد کا لفظ
یہ ہے اگر تم چھوڑ دوگے سنت اپنے نبی کی تو تم کافر ہوجاؤگے احمد و طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ پوری
جفا اور پورا کفر و نفاق یہ ہے کہ اللہ کی منادی کو سنے کہ وہ نماز کو بلاتا ہے اور پھر نہ جاوے طبرانی کا
لفظ یہ ہے کافی ہے سوس کو اتنی شقاوت و خیبت کہ اذان سنے اور نہ جاوے کعب احبار نے کہا ہے
یہ آیت وقد کانوا یدعون الی السجود وھم سالمون حق ہیں تارک جماعت کے اوتری ہے
اوس سے بڑھکر اور کیا وعید ہوگی ابراہیم تیمی نے کہا یعنے وہ پکارے جاتے تھے نماز فرض
کو اذان و اقامت سے اور اچھے خاصے تھے مگر حاضر نہوتے ابن المسیب نے کہا حی علی الصلوٰۃ
حی علی الفلاح سنتے تھے جواب نہ دیتے تھے حالانکہ صحیح سلامت ہے لنگڑے تھے ابن عباس
نے تارک جماعت کو نافرمانی کہا ہے علی مرتضیٰ نے کہا ہمسایہ مسجد کے نماز نہیں ہوتی مگر مسجد
میں ہمسایہ مسجد وہ ہے جو اذان سنتا ہے حکایت حاتم اصم نے کہا ایکبار مجھسے نماز
جماعت فوت ہوگئی تنہا ابواسحق بخارمی رحمۃ اللہ علیہ سے میری تعزیت کی اگر بیٹا میرا مرجاتا تو دس ہزار
آدمی سے زیادہ میری تعزیت کرتے یہ اسلئے ہے کہ مصیبت دین کی نزدیک لوگوں کے

مصیبت دنیا سے آسان تر ہوتی ہے حکایت ابن عمر کہتے ہین عمر اپنے باغ کو گئے تھے وہان سے پھر کر آئے لوگ نماز عصر کی پڑھ چکے تھے کہا انا للہ الخ مجھسے جماعت نماز عصر کے وقت فوت ہوگئی مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ یہ باغ میرا صدقہ ہے مساکین پر یعنی بطور کفارۂ غفلت مذکور کے اوسکو وقف کردیا ابن عمر کہتے ہین ہم جب کسی انسان کو جماعت نماز عشا و صبح مین نہ پاتے تو اوسکے ساتھ بدگمان ہوتے کہ کہین وہ منافق نہو کیونکہ حضرت نے فرمایا ہے کہ یہ دونون نمازین منافقین پر بہت بھاری ہوتی ہین اور اگر جانتے کہ اونمین کیا ہے تو پیٹ کے بل دوڑے آتے ف یہ حدیثین دلیل ہین مذہب احمد وغیرہ پر جو کہ جماعت کو فرض عین کہتے ہین اسسے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ترک جماعت کبیرہ ہے اگرچہ معلوم نہین ہے کہ کسی نے یہ تصریح کی ہو گو ہمارے مذہب مین فرض کفایہ ہے یہی قول راجح ہے امام کو پہنچتا ہے کہ وہ ترک جماعت پر مقاتلہ کرے رافضی کا یہ کہنا کہ جماعت سنت ہے اور مقاتلہ نہ چاہیئے اور یہی راجح ہے ٹھیک نہین ہے کیونکہ بعض احادیث مین اس ترک پر لعنت بھی آئی ہے اور لعنت نشان ہے کبیرہ ہونیکا اس سے ظاہر ہوا کہ ترک کرنا جماعت کا کبیرہ ہے جب کسی شہر کے لوگ مثلاً ایک نماز کے نماز پنجگانہ مین سے ترک کرنے پر اتفاق کرلینگے تو وہ سب کے سب فاسق ہوجائینگے کیونکہ یہ ظاہر دلیل ہے مہاذن بالدین پر ذہبی نے ترک جماعت کو کبیرہ گناہ ہی مگر اس لفظ سے کہ اصرار کرنا ترک نماز جماعت پر بغیر عذر کے کبیرہ ہے لکن زواجر مین کہا ہے کہ یہ حکم بنا مذہب احمد پر چلتا ہے کہ وہ جماعت کو ہر واحد پر فرض عین بتاتے ہین نہ ہمارے مذہب پر کیونکہ ہمارے نزدیک فرض کفایہ ہے یا سنت ہر فرض کفایہ جسکے ساتھ غیر اوسکا قائم ہو اور ہر سنت جسکو دوسرا کرے اوسکے ترک سے کوئی اثم نہین آتا ہے چہ جائے اسکے کہ وہ کبیرہ ہو انتہی لکن تحقیق نزدیک ائمۂ حدیث کے یہ ہے کہ جماعت نماز کی سنت مؤکدہ ہے تارک دائمی اوسکا بلا عذر مخالف سنت ہوگا واللہ اعلم ٭

فصل

امامت کرنا انسان کا ایسی قوم کے لئے جو اوس سے کراہت کرتی ہے گناہ کبیرہ ہے حدیث
حاکم اوپر گزر چکی ہے کہ تین آدمیون پر اللہ لعنت کرتا ہے اونمین سے ایک وہ شخص ہے کہ تقدم
کرے قوم پر اور وہ قوم اوس سے کارہ ہو ترمذی کا لفظ یہ ہے تین آدمی ہین کہ اونکی نماز
اونکے کانون سے تجاوز نہین کرتی ہے اونمین ایک امام قوم ہے جس سے وہ قوم ناخوش ہے
ابوداؤد وابن ماجہ کا لفظ یہ ہے ثلاثۃ لا یقبل اللہ منھم صلاۃ من تقدم قوما
وھم لہ کارھون ف ــــ بعض ائمہ شافعیہ نے جزم کیا ہے ساتھ کبیرہ ہونے اس
فعل کے لیکن زواجر مین اس جزم کو عجیب کہا ہے انسے امامت کو مکروہ ٹھیرایا ہے اور کہا ہے
کہ اگر ان حدیثون کو اسپر حمل کرین کہ کوئی شخص وظیفہ کسی امام کا براہ تعدی قہراً چھین کر امام
بنجائے تو البتہ کبیرہ ہو سکتا ہے اسلئے کہ غصب منصب کا بہ نسبت غصب مال کے اولی تر ہے
اور باب غصب مال کے تقریح کبیرہ ہونے کی آئی ہے انتہی لکن لعنت نشان ہے تکبر کا
اسکا جواب زواجر مین کچھ نہین دیا ہے حالانکہ کئی جگہ اسی ورود لعنت سے استدلال
کبیرہ ہونے پر کیا ہے واللہ اعلم ٭

فصل قطع کرنا صف کا اور برابر نکرنا صفوف کا کبیرہ ہے

حدیث مین آیا ہے جسنے وصل کیا صف کا وصل کریگا اوسکو اللہ اور جسنے قطع کیا صف کو
قطع کریگا اوسکو اللہ رواہ الجماعۃ والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم ابن خزیمہ
کا لفظ یہ ہے مختلف نہو تم کہ مختلف ہو ما دین دل تمہارے اللہ و فرشتے رحمت نہیجتے
ہین اون لوگون پر جو وصل کرتے ہین صفوف اول کا تیسرے وغیرہما کا لفظ یہ ہے تم برابر
کیا کرو صفون کو ورنہ خلاف کریگا اللہ درمیان تمہاری صورتون کے ابوداؤد وابن حبان

کا لفظ یہ ہے تم سیدھا کرو اپنی صفون کو ورنہ مخالفت کریگا اللہ تمہارے دلون مین احمد وغیرہ
کا لفظ یہ ہے لتسوّن الصفوف او لیطمسن الوجوہ او لتغمصن ابصارکم او لتخطفن
ابصارکم ف ــــ اسکا کبیرہ گنا بحکم وعید شدید حدیث اول کے ہے اسلئے کہ قطہ اللہ
بمعنی لعنہ اللہ ہے یا قریب بامعنی ہے اور امارات کبیرہ ہونیسے ایک لعن بھی ہے اور تہدید
بہ مخالفت یا طمس یا مسخ بھی اسی پر دلیل ہے لیکن ہمنے نہین دیکھا کہ کسیسے اسکو کبیرہ گنا ہو
ہمارے نزدیک یہ کام مکروہ ہے نہ حرام چہ جای اسکے کہ کبیرہ ہو ہان حدیث ابو داؤد مین آیا ہے
لا یزال قوم یتاخرون من الصف الاول حتی یؤخرھم اللہ فی النار ابن خزیمہ و
ابن حبان کا لفظ یہ ہے حتی یخلفھم اللہ فی النار یہ وعید بہت سخت ہے لکن ائمہ
نے یہ سمجھا ہے کہ یہ احادیث بالاجماع اپنے ظاہر پر نہین ہین بلکہ یہ تغلیظات واسطے زجر کے
ہین خلل صفوف سے اور واسطے آمادہ کرنے کے ہین اکمال وتسویہ صفوف پر جہانتک
کہ ممکن ہو ٭

فصل مسابقت کرنا امام پر کبیرہ ہے

صحاح ستہ مین مرفوعاً آیا ہے کیا نہین ڈرتا ایک تم مین کا اس بات سے کہ جب اوٹھائے
سر اپنا رکوع یا سجدہ سے قبل امام کے یہ کہ کردے اللہ اوسکے سر کو سر گدہے کا یا کردے صورت
اوسکی گدہے کی صورت طبرانی کا لفظ باسناد حسن یہ ہے کس چیز نے امن دیا ہے ایک کو تم مین سے
جبکہ اوٹھائے وہ سر اپنا قبل امام کے اس بات سے کہ کردے اللہ سر اوسکا کتے کا سر اسکو
ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے دوسری حدیث مین جسکی سند حسن ہے یون آیا ہے
جو شخص کہ نیچا اونچا کرتا ہے سر اپنا قبل امام کے اوسکا ماتھا ہاتھہ مین شیطان کے ہے
ف ــــ اسکا کبیرہ ہونا صریح مفاد ان حدیثون کا ہے اسلئے بعض متاخرین نے اسکو
کبیرہ گنا ہے ابن عمر کہتے ہین ایسے شخص کی نماز نہین ہوتی ہے خطابی نے کہا ہے عامۂ

اہل علم کہتے ہین کہ نماز تو ہوگئی لیکن مسیئی ہوا اکثر کا یہ قول ہے کہ اعادہ سجدہ کرے اور جب امام سر اوٹھالے تب یہ اپنا سر اوٹھالے بقدر ترک کے انتہی ہمارا مذہب یہ ہے کہ رفع یا قیام یا گرنا سجدہ مین قبل امام کے مکروہ تنزیہی ہے اور عود کرنا اوسکا طرف امام کے مسنون ہے اگر منفرد اوس رکن کے اندر باقی ہو ورنہ الا فلا حدیث کو اس حالت پر محمول کرنا کچھ بعید نہین ہے یہ معصیت کبیرہ ہوئی

فصل آنکھہ اوٹھانا طرف آسمان کے اور التفات اور مختصر کرنا نماز مین کبیرہ ہے

بکاری مین مرفوعاً آیا ہے کیا حال ہے لوگون کا کہ آنکھہ اوٹھاتے ہین طرف آسمان کے اپنی نمازون مین سخت تک سختی کی کہ فرمایا باز رہین ورنہ اوچک لیجاوینگی آنکھین اونکی مسلم کا لفظ یہ ہے اولا ترجع الیھم حدیث عائشہ مین تلفت کو نماز مین اختلاس کرنا شیطان کا نماز سے فرمایا ہے رواہ البخاری احمد واہل سنن کا لفظ یہ ہے اللہ متوجہ رہتا ہے بندہ پر نماز مین جب تک کہ وہ التفات نہین کرتا ہے جب التفات کیا اللہ نے اپنا منھہ اوس سے پھیر لیا اسکو حاکم نے صحیح کہا ہے حدیث احمد مین بسند حسن ابو ہریرہ سے آیا ہے کہ منع کیا مجکو حضرت نے نقرہ دیک واقعا کلعب الثعلب سے بخاری کا لفظ ابو ہریرہ سے یہ ہے کہ منع کیا ہے خصر سے نماز مین مسلم کا لفظ یہ ہے نھی ان یصلی الرجل مختصرا یعنی کمر پر ہاتھہ رکھکے ابن خزیمہ وابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ اختصار نماز مین راحت اہل نار ہے ف اہل علم نے ان تینون کو کبیرہ گنا ہے لیکن معتمد یہ ہے کہ اسمین حرمت بھی نہین ہے چہ جائے اسکے کہ کبیرہ ہون ہان مکروہات بکراہت تنزیہ ہین +

فصل

قبور کو مسجدہ ٹھہرانا اونپر چراغ جلانا اونکو اوثان بنانا اونکا طواف کرنا استلام کرنا اونکی طرف نماز پڑھنا کبائر مین حدیث طویل کعب بن مالک مین مرفوعاً آیا ہے سن رکھو تم سے پہلے جو امتین

تمہین وہ قبور انبیار کو مساجد ٹہیرا تی تہین مین تمکو اس سے منع کرتا ہون پہر تین بار کہا اللھم
انی بلغت پہر تین بار کہا اللھم اشھد طبرانی کا لفظ یہ ہے نماز نہ پڑہو طرف قبر کے اور نہ
قبر پر ابن عباس کا لفظ یہ ہے لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زائرات
قبور کو اور اونکو جو قبرون پر مسجدین بناتے ہین اور چراغ جلاتے ہین رواہ احمد واھل السنن
الاربعۃ وابن حبان مسلم کا لفظ یہ ہے خبردار رہو جو لوگ تمسے پہلے تھے وہ قبور انبیار
کو مساجد ٹہیرا لیتے تھے مین منع کرتا ہون تمکو اس کام سے احمد کا لفظ یہ ہے شرار ناس وہ
ہین جو قبرون کو مسجدین ٹہیراتے ہین احمد وحاکم واہل سنن کا لفظ یہ ہے ساری زمین مسجد ہے
مگر مقبرہ وحمام شیخین وابو داؤد کا لفظ یہ ہے قتل کرے اللہ یہود کو اونہون نے قبور انبیار کو
مسجد ٹہیرایا ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے لعنت کرے اللہ یہود ونصاری پر جنہون نے قبور انبیار کو
مساجد ٹہیرایا رواہ مسلم واحمد عن اسامۃ والشیخان والنسائی عن عائشۃ
دوسری حدیث مین آیا ہے اونمین جب کوئی مرد نیک مرجاتا تو اوسکی قبر پر مسجد بناتے اور اونمین
اونکی صورتین بناتے یہ بدترین خلق ہین نزدیک اللہ کے دن قیامت کو رواہ احمد والشیخان
والنسائی احمد وطبرانی کا لفظ یہ ہے شرار مردم وہ لوگ ہین جو قبور کو مساجد ٹہیراتے ہین
ابن سعد کا لفظ یہ ہے تم سے پہلے لوگ قبور انبیار وصلحا کو مساجد ٹہیراتے تھے تم قبور کو مساجد
نہ ٹہیراؤ مین تمکو اس کام سے منع کرتا ہون عبد الرزاق کا لفظ یہ ہے بنی اسرائیل نے قبور انبیار
کو مساجد ٹہیرایا تہا اللہ نے اونکو لعنت کی ف ــــ بعض شافعیہ نے ان ہر شش چیز کو
کبیرہ گنا ہے گویا ماخذ اس حکم کا یہی احادیث ہین قبر کا مسجد ٹہیرانا تو ظاہر ہے اسلئے کہ اس
فعل پر لعنت آئی ہے اور کرنے والا اس کام کا ساتھہ قبور انبیار کے بدترین خلق ہے نزدیک
خدا کے دن قیامت کو مطلب یہ ہے کہ قبر پر یا قبر کے پاس نماز نہ پڑہو اسلئے شافعیہ نے کہا ہے
کہ حرام ہے نماز پڑہنا قریب قبور انبیار اولیار کے تبرکا واعظاما اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اسی پر
قیاس ہر تعظیم قبر کا کیا جاتا ہے جیسے چراغ جلانا طواف کرنا یہ اخذ کچھہ بعید نہین ہے حدیث

مذکور مین چراغ جلانے پر لعنت آئی ہے سو اوسکا مطلب یہ ہے کہ قبر کا سو حدیث مین آیا ہے لا تتخذوا قبری وثنا یعبد بعدی یعنی تم میری قبر کی ویسی تعظیم نکرو جیسے غیر تمھارے اوثان کی تعظیم کرتے ہین سجدہ وغیرہ سے سو یہ کبیرہ ہے بلکہ شرک ہے اور اگر مراد مطلق تعظیم ہے جسکا اذن مہین ہے تو اوسکے کبیرہ ہونے مین بُعد ہے ہان بعض حنابلہ نے کہا ہے قصد کرنا آدمی کا نماز کو پاس کسی قبر کے تبرک کی راہ سے عین معاندہ ہے ساتھ اللہ و رسول کے اور ابداع ہے دین مین جسکا اللہ نے حکم نہین دیا ہے بلکہ حضرت نے اوس سے منع کیا ہے اعظم محرمات و اسباب شرک سے اجاگا نماز پڑہنا ہے نزدیک کسی قبر کے اور اوسکو مسجد ٹہیرانا یا اوسپر عمارت بنانا اور قول بکراہت محمول ہے غیر فلک پر اسلئے کہ علما کے ساتھہ یہ گمان جائز نہین ہے کہ جس فعل کے فاعل پر حضرت سے متواتر لعنت آئی ہے وہ اوسکو جائز رکھین بلکہ اوس عمارت اور قباب کے ہدم کرنے مین مبادرت کرنا واجب ہے اسلئے کہ انکا ضرر مسجد ضرار سے بھی زیادہ تر ہے کیونکہ انکی بنیاد معصیت رسول صلعم پر ہے اور حضرت نے ان کامون سے منع کیا ہے اور قبر مشرف کے ڈہانے کا حکم دیا ہے دور کرنا ہر قندیل و چراغ کا قبر سے واجب ہے اور وقف و نذر کرنا اوپر صحیح نہین ہے انتہی +

فصل انسان کا تنہا سفر کرنا گناہ کبیرہ ہے

حدیث مین آیا ہے حضرت نے لعنت کی ہے اوسپر جو اکیلا جنگل مین جاتا ہے رواہ احمد بسناد صحیح لفظ حدیث کا یہ ہے لعن رسول اللہ راکب الفلاۃ وحدہ بخاری وغیرہ کا لفظ یہ ہے اگر لوگ جان لین کہ تنہائی مین کیا ہے جو مین جانتا ہون تو کوئی سوار اکیلا رات کو نہ چلے ایک شخص سفر سے آیا حضرت نے فرمایا تو کسکے ساتھہ آیا کہا کسیکے ساتھہ بھی نہین لیٹے اکیلا آیا ہون فرمایا ایک راکب شیطان ہے دو راکب دو شیطان ہین تین شخص رکب ہین رواہ الحاکم وصححہ اسکو مالک و اہل سنن و ابن خزیمہ نے بھی روایت کیا ہے یہ دلیل ہے اسپر کہ تین سے

کہ مسافر عصاۃ ہوتے ہین دور نہین کہ مراد شیطان ہو نیسے یہی عاصی ہونا ہو ف اسکا کبیرہ ہونا صریح حدیث اول سے ہے لکن ائمہ شافعیہ مکروہ کہتے ہین ٭

فصل سفر عورت کا تنہا ایسی راہ جہان اسکے اوسکے شوہر پر خطر ہو کبیرہ ہے

صحیحین وغیرہما مین مرفوعاً آیا ہے حلال نہین ہے کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہے اللہ اور رسول پر یہ کہ سفر کرے تین دن یا زیادہ کا مگر ساتھ ہو باپ یا بھائی یا خاوند یا بیٹا یا محرم اوسکا دوسری روایت مین دو دن بھی آئے ہین تیسری روایت مین ایک دن رات آیا ہے چوتھی روایت مین ایک دن ہے پانچوین روایت مین ایک رات ہے چھٹی روایت ابو داؤد وابن خزیمہ مین ایک برید یعنی بمقدار ایک چوکی کے آیا ہے ف اسکا کبیرہ ہونا بقید مذکور ظاہر ہے بسبب خوف ترتب مفسدۂ عظیم کے جیسے استیلاء فساق فجار کا جو کہ وسیلہ ہے طرف زنا کے وسائل کو حکم مقاصد کا ہوتا ہے رہی حرمت سو وہ کچھ متقید ساتھ اسکے نہین ہے بلکہ سفر کرنا اوسپر بہراہ غیر محرم کے حرام ہے اگرچہ سفر قصیر ہو اور امن بھی ہو اور گو وہ سفر واسطے طاعت کے ہو جیسے حج یا عمرہ ہر چند ساتھ عورتون کے ہو تغلیم سے اسی بنیاد پر محمول ہے شمار کرنا اوسکو منجملہ صغائر کے ٭

فصل ترک کرنا سفر کا اور پھر آنا اوس سے بدفالی کیوجہ سے کبیرہ ہے

حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً آیا ہے کہ طیرہ شرک ہے دو بار اسی طرح فرمایا ہم مین کوئی ایسا نہین ہے جو بدفالی نہ لیتا ہو لکن اللہ اوسکو بسبب توکل کے دور کر دیتا ہے رواہ ابو داؤد والترمذی وابن ماجۃ ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے پچھلا جملہ اس حدیث کا قول ابن مسعود ہے نہ لفظ مرفوع سلیمان بن حرب و بخاری نے اسی طرح کہا ہے ابو داؤد ونسائی وابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ عیافت یعنی خط اور طیرہ یعنی بدفالی لینا اور طرق یعنے زجر

حسن ہے بیہقی و طبرانی کا لفظ بسند صحیح یہ ہے تہنین یا تاوزجات بلند وہ شخص جس نے
تکمین کیا یا پانسے ڈالی یا سیر اسفر سے براہ بدفالی کے ف اسکا کبیرہ گناہ ہونا پہلے
دوسری حدیث سے ظاہر ہے اسکا حمل کرنا اوسپر لازم ہے جو کہ مستقد تاثیر تطیر کا ہو لیکن پھر
ایسے شخص کے اسلام میں کلام ہوگا ✣

باب نماز جمعہ کا

ترک کرنا نماز جمعہ کا ساتھ جماعت کے بلا عذر گناہ کبیرہ ہے اگرچہ یہ بات ہے کہ پڑھنے تنہا نماز
ظہر پڑھ لی ہے ایک قوم جو جمعہ سے متخلف ہوتی تھی حضرت نے اول فرمایا میں نے قصد کیا تھا
کہ ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھاوے پھر اون لوگوں کے گھر جلادوں جو جمعہ
میں نہیں آتے رواہ مسلم وغیرہ دوسرا لفظ مسلم وغیرہ کا یہ ہے کہ حضرت نے منبر
پر کھڑے ہوکر کہا لوگ باز آویں ترک کرنے جمعہ سے ورنہ مہر لگادیگا اللہ اونکے دلوں پر پھر وہ
غافلوں میں سے ہوجاوینگے احمد و اصحاب سنن اربعہ و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم کا لفظ یہ ہے
جسنے تین جمعہ ناغہ کیے براہ تہاون اوسکے دل پر مہر لگائی گئی ترمذی نے اسکو حسن ابن خزیمہ
نے صحیح حاکم نے شرط مسلم پر کہا ہے دوسری روایت روایت ابن خزیمہ و ابن حبان میں
تارک سہ جمعہ کو منافق فرمایا ہے رزین کی روایت میں یوں آیا ہے فقد بہی من الاسلام
ابن عباس کا لفظ موقوف یہ ہے فقد نبذ الاسلام وراء ظہرہ حدیث طویل ابن ماجہ میں
جابر سے مرفوعاً بعد بیان فرضیت جمعہ کے یہ بددعا حق ہیں تارک جمعہ کے آئی ہے فلا جمع
اللہ شملہ ولا بارک لہ فی امرہ ف یہ حدیثیں دلیل واضح ہیں اسکے کبیرہ
ہونے پر فقہا نے بھی نماز جمعہ کو بالاجماع فرض عین کہا ہے بلکہ فرضیت اوسکی دین اسلام
سے بالضرورت معلوم ہے جو کوئی اوسکا مستحل ہے باوجود معرفت مسلمین کے وہ کافر ہے
اسی لئے نزدیک شافعیہ کے جو شخص یہ بات کہے کہ میں نہیں پڑھونگا نہ جمعہ وہ قتل کیا جائیگا

علی الاصح اسلئے کہ یہ بمنزلہ ترک اصل نماز کے ہو جمعہ ایک نماز مستقل ہے کچھ بدل ظہر نہین ہے
ف ــــ حدیث احمد وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ وحاکم مین آیا ہے جسنے ترک کیا جمعہ بغیر
عذر کے وہ ایک دینار صدقہ دے اگر نہ پائے ادہا دینار دے بیہقی کی روایت مین ایک درہم نیم درہم
یا ایک صاع یا ایک مد بھی آیا ہے ابن ماجہ کا لفظ ایک صاع گندم یا نیم صاع یہ نماز سارے شروط مین
مثل نماز پنجگانہ کے ہے دو نفر سے بھی جمعہ منعقد ہو جاتا ہے ایک امام بنی دوسرا مقتدی یہ شروط
کہ امام اعظم بلد جامع ہو اتنے لوگ جمع ہون ومثل ذلک بے بنیاد محض ہین ٭

فصل پامال کرنا گردنون کا دن جمعے کے گناہ کبیرہ ہے

حدیث حذیفہ مین مرفوعاً آیا ہے لعنت کرے اللہ اوس شخص پر جو بیٹھے درمیان حلقہ کے رواہ
احمد وابوداؤد بسند حسن والحاکم ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے ایک
آدمی وسط حلقہ مین بیٹھا تھا حذیفہ نے کہا یہ ملعون ہے زبان محمد صلعم پر یا لعنت کی ہے اللہ نے
بزبان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جالس وسط حلقہ پر طبرانی کا لفظ ابوامامہ سے یہ ہے کہ جسنے
پامال کیا حلقہ قوم کو بغیر اونکے اذن کے وہ عاصی ہے ابوداؤد کا لفظ یہ ہے مت بیٹھ تو درمیان
دو آدمیون کے مگر اونکے اذن سے احمد وترمذی کا لفظ یہ ہے حلال نہین ہے کسی آدمی کو یہ
کہ تفرقہ ڈالے درمیان دو شخصون کے مگر اونکے اذن سے بغوی وطبرانی وبیہقی کا لفظ یہ ہے
جب پہنچے کوئی تم مین مجلس تک اگر کشادگی کیجاوے اوسکے لئے تو بیٹھ جائے ورنہ دیکھے طرف مکان
گنجایش دار کے پھر وہان بیٹھے ف ــــ کلام بعض شافعیہ مین اسکا کبیرہ ہونا آیا ہے گویا
لعن سے ماخوذ ہے یہ اخذ ظاہر ہے اگر غیر کو ایذا پہنچی جسکا وہ عرفاً متحمل نہین ہے حدیث بھی اسی پر
محمول ہے اور قول بکراہت محمول ہے خفت ایذا پر ورنہ پھر حرام ہوگا ٭

باب لباس کا

پہننا مرد خنثی کو حریر خالص کو یا جسکا حریر دون میں زیادہ ہو بغیر کسی عذر کے پہننے و کرتا حون یا خارش کا کہ اکبیرہ ہے حدیث عمر میں مرفوعاً آیا ہے مت پہنو تم ریشم کو جو کوئی پہنے گا اوسکو دنیا میں وہ نہ پہنے گا اوسکو آخرت میں رواہ الشیخان وغیرھما نسائی کا لفظ یہ ہے ابن الزبیر نے کہا جو کوئی پہنے گا ریشم دنیا میں وہ نہ پاویگا بہشت میں قال تعالے ولباسھم فیھا حریر تحقیق کا لفظ یہ ہے حریر وہ پہنتا ہے جسکا کچھ حصہ وہاں نہیں ہے یعنی آخرت میں نسائی و ابن حبان و حاکم کا لفظ یہ ہے وہ اگر جنت میں بھی جاویگا تو بھی وہاں حریر نہ پہنے گا اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے ابو داؤد و نسائی کا لفظ اسی قدر کرتہ ریشمی سے ہے پہنے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ لیا آپنے حریر کو دست راست میں اور سونے کو دست چپ میں پھر کہا یہ دونوں حرام ہیں میری امت کے ذکور پر صحیحین میں ہے کہ ابن الزبیر نے خطبہ پڑہا کہا مت پہنو تم حریر اپنی عورتوں کو پہنے حضرت کو سنا فرماتے تھے تم مت پہنو حریر جو کوئی اوسکو دنیا میں پہنتا ہے وہ آخرت میں نہ پہنے گا حاکم نے کہا ہے عقبہ ابن عامر اپنی بی بی کو زیور حریر کے پہننے سے منع کرتے تھے اور کہتے تھے اگر تم جنت کا زیور حریر پہنا چاہتی ہو تو دنیا میں نہ پہنو ابن زبیر و عقبہ یہ سمجھے کہ یہ وعید عدم لبس کی آخرت میں حق میں عورتوں کے بھی جاری ہے یہ حجر و احتیاط تھی ورنہ اوسکے لئے مباح ہے کچھ مانع لبس آخرت سے نہیں ہے صحیحین میں آیا ہے کہ کسی نے حضرت کو ایک فروج حریر کا تحفہ میں بھیجا تھا اوسکو پہنکر نماز پڑہی پھر اوتار کر پھینک دیا جسطرح کہ کوئی کارہ ہوتا ہے پھر فرمایا لا ینبغی ھذا للمتقین فروج لیتے فارسی میں مستدورہ وجیم وہ قبا ہے جسکے پیچھے چاک ہو عقبہ بن عامر کا لفظ یہ ہے منع کیا ہے ہمکو لبس حریر و دیباج سے اور بیٹھنے سے اوپر رواہ البخاری احمد کا لفظ یہ ہے مستمتع نہیں ہوتا حریر سے جو کہ امیدوار ہے ایام خدا کا یعنے اوسکے لقاء و حساب کا حسن نے

کہا لوگون کا کیا حال ہے آپہنچی ہے اونکو یہ بات اونکے نبی سے پہر وہ اپنے کپڑون اور گہر وغیرہ
حریر لگاتے ہین حدیث احمد و بیہقی مین ذکر مسخ کا آیا ہے کہ ایک قوم بندر و سور ہوجائیگی شراب
پینے ریشم پہننے گانے والیان جمع کرنے ربا کمانے قطع رحم کرنے پر بخاری کا لفظ تعلیقاً یون ہے
میری امت مین کچہ لوگ ہونگے جو حریر کو حلال کرلینگے وہ بندر سور رہوجائینگے قیامت تک بیہقی
کا لفظ بسند قوی یہ ہے جب حلال کرلیگی میری امت پانچ چیزون کو تو اونپر ہلاک آویگا ایک ظاہر
ہونا تلاعن کا دوسرے پینا شراب کا تیسرے پہننا حریر کا چوتھے اختیار کرنا گانے والیون کا پانچوین
اکتفا کرنا مردون کا مردون سے اور عورتون کا عورتون سے یہ حدیث حضرت کا معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا تہا
ویسا ہی ہوا تلاعن رد افض نے کیا شراب فساق امت نے پی حریر اعراب ملت نے پہنا گانے والیان
دولتمندون نے جمع کین عوام مین اغلام و مساحقت کا رواج ہوا یہی اسباب ہلاک امت اور عزت
اسلام کے ہوگئے عیاذاً باللہ مزید فائدہ نے کہا جسنے حریر پہنا اللہ اوسکو ایک دن آگ پہنائیگا وہ دن
تمہارے ایام مین سے نہوگا بلکہ ایام طوال خدا مین سے ہوگا ف ۔ یہ سب احادیث دلیل روشن
ہین کبیرہ ہونے پر اس فعل کے

فصل

زیور پہننا مرد بالغ عاقل کا جیسے انگوٹھی سونے کی یا کوئی شئے چاندی کی سوا اسکے کہ گناہ کبیرہ ہے
حدیث مین آیا ہے جو کوئی ایمان رکہتا ہو اللہ اور پچہلے دن پر وہ ریشم و سونا نہ پہنے سوا اسکے
احمد بسند رواتہ ثقات و سوا الفذ احمد و طبرانی کا بروایت ثقات یہ ہے جو کوئی مرا میری
امت مین سے اور وہ سونا پہنتا تہا تو حرام کریگا اللہ اوسکو جنت مین اوسپر مسلم مین آیا ہے کہ حضرت
نے ایک شخص کے ہاتہہ مین سونے کی مہر دیکہی نکالکر پہینکدی اور فرمایا کیا تم ایک چنگاری آگ
کی لیتے ہو اسی کی لگ بہگ نسائی مین بہی آیا ہے فرمایا و فی یدک جمرۃ من نار ابن حبان کا
لفظ یہ ہے خرابی ہے عورتون کی وہ لال چیزون سے ایک سونا دوسرے رنگ عصفری ف ۔ ریشم کا پہننا

بسبب ان وجوہات کے کبیرہ ٹھیرا ہے لیکن جمہور ائمہ شافعیہ کے نزدیک صغیرہ ہے بنا یا انہون نے یہ خیال کیا ہے کہ کبیرہ وہ ہے جو متعلق ہو ساتھ حد کے لیکن یہ صحیح نہین ہے اسی لئے جلال بلقینی وغیرہ نے جزم کیا ہے ساتھ تکبیر کے امام الحرمین بھی اسی طرف مائل ہین رہا سونا سو اوسکا کبیرہ ہونا بہ نسبت لبس حریر کے بالاولی ہے الحاق زیور سیم کا ساتھ اوسکے محتمل ہے اگرچہ اسطرح فرق ممکن ہے کہ سونا نا خالص ہے اسی لئے بعض ہمارے ائمہ نے کہا ہے کہ لبس بعض حلیہ سیم کا سوای خاتم مرد کو حلال ہے بلکہ مرد کو سپنا مہر سیم کا مندوب اور مہر زر کا حرام بتایا ہے استعمال مین کہتا ہون تحقیق اس مسئلہ کی مطابق اہل حدیث کے یہ ہے کہ استعمال سونے کا رتی برابر بھی مرد پر حرام ہے رہی چاندی سو حدیث مین آیا ہے فالعبوا کیف شئتم یہ نص واضح ہے استعمال سیم پر باستثنا اکل و شرب کے ظروف سیم مین اس بنیاد پر سر مہ دانی اور سلائی اور جوتا اور قلم دوات اور قلمدان اور پرتلہ اور قبضہ شمشیر اور چاقو وغیرہ اشیا سیم کا استعمال کرنا جائز رہیگا واللہ اعلم

فصل

متابہ بنا مردون کا ساتھ عورتون کے اور عکس اوسکی خصوصیات عرفیہ مین جیسے لباس کلام حرکت وغیرہا اور العکس اسکے گناہ کبیرہ ہے بخاری و سنن اربعہ مین ابن عباس سے آیا ہے کہ لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون لوگون پر جو مشابہ عورتون کے بنتے ہین اور اون عورتون پر جو مشابہ مردون کے بنتی ہین طبرانی مین آیا ہے کہ ایک عورت حضرت پر کمان لگائے ہوئے گزری فرمایا لعنت کرے اللہ متشبہات و متشبہین پر بخاری مین لعنت کرنا حضرت کا مخنثین پر جمال اور متر جلات نساء پر وارد ہے مخنث وہ مرد ہے جسمین تکسر و تثنی ہو یعنے لچک و لوچ جسطرح کہ عورتون کی عادت ہوتی ہے اگرچہ فاحشہ کبری نہ ہے متر جل وہ عورت ہے جو مرد کی صورت بنائے اونکا سا کام کرے حاکم کا لفظ شرط مسلم پر یون ہے لعنت کی حضرت نے مرد پر جو لباس عورت کا

پہنے عورت پر جو لباس مرد کا پہنے اسکو ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے احمد کا لفظ بسند حسن یہ ہے لعنت کی ہے حضرت نے مخنثین پر جو متشابہ عورتون کے بنتے ہین اور مترجلات پر جو متشابہ مردون کے بنتی ہین یعنی مرد زنانہ اور زن مردانہ پر ابو داؤد کا لفظ یہ ہے حضرت کے پاس ایک مخنث کو لائے اوسنے ہاتھ پاؤن مین مہندی لگائی تھی فرمایا اسکا کیا حال ہے کہا یہ عورتون مین ملتا ہے حکم دیا کہ اوسکو نکال دو چنانچہ طرف نقیع کے نکال دیا گیا یہ ایک جگہہ مدینہ سے دور تھی مہندی نے کہا ہے اسکی سند مین نکارت ہے حدیث مین آیا ہے دیوث جنت مین نہ جائیگا دیوث وہ ہے جو پروا نہین کرتا کہ اوسکی بی بی پر کون داخل ہوا ف اسکا کبیرہ ہونا ان حدیثون سے واضح ہے وعید شدید اوسپر دال ہے ائمہ شافعیہ کے اس باب مین دو قول ہین ایک یہ کہ حرام ہے نووی نے اسی کو صواب کہا ہے دوسرا یہ کہ مکروہ ہے رافعی نے اسیکی تصحیح کی ہے لیکن صحیح بلکہ صواب وہی قول نووی ہے بلکہ کبیرہ ہے اسی لئے بعض اہل علم نے اسکو کبیرہ گنا ہے یہی ظاہر ہے یہہ بھی معلوم ہوا کہ مرد کو باتھہ پاؤن مین مہندی لگانا حرام بلکہ کبیرہ ہے ف یہ مسئلہ قرب زمین مین واقع ہوا تھا علماء نے اختلاف کیا حل و حرمت مین رسائل لکھے پھر ۱۳۵۲ھ مین وہ دونون رسالے حلت کے اور ایک رسالہ حرمت کا مکہ مکرمہ مین بھیجا صاحب زواجر سے تحقیق چاہی اونہون نے ایک کتاب حافل لکھی شن الغارۃ علی من اظہر مترجلۃ تقولہ فی الحنا و عوام نام یہ نام اسلئے رکھا کہ اسم مطابق مسمی کے ہو کیونکہ بعض قائلین حل نے اپنے طور سے تجاوز کر کے دعوے اجتہاد کا کیا تھا اور یہ خیال کیا تھا کہ قائلین حرمت غالط ہین اسطرح کی اوسنے بہت کچھہ خرافات و مجازفات کئے تھے لہذا رسالہ جوابیہ طول ہوگیا ف خاوند کو چاہئے کہ اپنی بی بی کو تشبہ رجال سے چال ڈہال لباس و فعال مین بخوف لعنت روکے اگر نہ روکے گا تو دونون گناہ مین برابر اور لعنت مین یکسان ٹہیرینگے لقولہ تعالے قوا انفسکم و اہلیکم نارا مراد وقایہ ہے ساتھہ تعلیم تادیب کے اور امر کرنا ساتھہ طاعت رب کے اور نہی کرنا معصیت سے ولقولہ صلعم الرجل فی اہلہ راع وہو مسئول عنہم یوم القیامۃ حدیث مین آیا ہے

بلاک مردون کا یہ ہے کہ ملامت کرین اپنی عورتون کی اسی لئے حسن نے کہا ہے واللہ ما اصبح الیوم رجل یطیع امرأتہ فیما تھوی الا کبہ اللہ فی النار یعنی ہر کوئی سرآ جکے دن مطیع عورت کا اوسکی خواہش مین ہوگا اللہ اوسکو اوندہے منہہ آگ مین ڈالیگا ۔

فصل

عورت کا باریک کپڑا پہنا جس سے اوسکا بدن نظر آئے اور میل وا مال یا جانے گناہ کبیرہ ہے صحیح مسلم مین مرفوعاً آیا ہے دو گروہ ہین دوزخیون سے جنکو مینے نہین دیکھا ہے ایک وہ قوم ہے جنکے پاس کوڑے ہین جیسے دمین گاؤن کی اونسے لوگون کو مارتے ہین دوسری عورتین کپڑے پہنے ننگی جھکتی جھکاتی سر اونٹ کے جیسے کوہان ترچھے یہ عورتین بہشت مین نہ جائینگی اور نہ بہشت کی ہوا پائینگی اگرچہ اوسکی ہوا بہت دور سے پائی جاتی ہے مطلب یہ ہوا کہ ظاہر مین تو جامہ پوش ہین لیکن درحقیقت برہنہ ہین ایسے باریک کپڑے پہنے ہوئے ہین کہ اونسے بدن کی رنگت ظاہر ہوتی ہے خود طرف مردون کے جھکتی ہین اونکو طرف اپنے مائل کرتی ہین اونکے سر ایسے ہین جیسے کوہان شتر کے یعنے بڑے بڑے سو باف سر مین باندہتی ہین یہ حدیث معجزہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہین ہوا پہلی قوم سے مراد جو بدار ہین دربار امرا اور وسار کے جو لوگون کو دورہا شق کیا کرتے ہین دوسری جنس سے مراد زنان باریک لباس بدکار ہین یہ بلا زنان امرا مین ہر جگہ موجود ہوتی ہے انا لعبد ابن حبان و حاکم کا لفظ شرط مسلم پر ہے آخر امت مین ایسے لوگ ہونگے جو زین پر سوار ہونگے مساجد کے دروازون پر آکر اتریگے اونکی عورتین کاسیات عاریات ہونگی اونکے سرون پر جیسے کوہان شتر لاغر کی تم لعنت کرو اون عورتون پر وہ ملعونات ہین الحدیث ابوداؤد کا لفظ عائشہ سے سوال یون ہے کہ اونکی بہن اسماء حضرت کے پاس آئین وہ باریک کپڑے پہنے ہوئے تہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہہ پھیر کر فرمایا اے اسماء عورت جب بالغ ہو کر حیض کو پہنچی تو مناسب نہین ہے کہ کوئی شے اوسکی دیکھی جائے

مگر منہ اور دونون ہاتھہ ۹ ــــ اسکو کبیرہ گنا ظاہر ہے بسبب اس وعید شدید کے اگرچہ معلوم نہین ہے کہ کسی نے اسکی تصریح کی ہو ذہبی نے کہا ہے اون افعال مین سے جنپر عورت ملعونہ ہوتی ہے ایک اظہار زینت کا ہے جیسے پہنا سونے موتی کا نیچے نقاب کے اور ملنا خوشبو وعطر کا جیسے مشک وغیرہ وقت باہر نکلنے کے اور پہنا باریک جامہ کا یا لباس آرایش کا جیسے براق رنگ یا پاجامہ ریشم کا اور دراز کرنا آستین کا کہ یہ سب تبرج ہے جسپر اللہ کو دنیا و آخرت مین غصہ آتا ہے اور اوسکے فاعل کو ممقوت سمجھتا ہے انہین قبایح کی وجہ سے حضرت نے فرمایا ہے مینے آگ مین جہانکا دیکھا اکثر اہل نار یہی عورتین ہین انتہے حضرت کے وقت مین غالبا ویسا باریک کپڑا نہوگا جیسا کہ اس زمانہ مین ہوتا ہے معہذا اسمار رضی اللہ عنہا پر اوسکا انکار فرمایا تو اس بنیاد پر ہر وہ کپڑا پہنا عورت کو جو بالکل ساتر نہین ہے جیسے جالی لاہی بہت باریک ململ تن زیب شربتی تھان جنمین سارا بدن نظر آتا ہے کسیطرح جائز نہین ہو سکتا ہے عورت سر سے پاؤن تک ستر ہوتی ہے سوا منہ اور ہر دو کف دست کے سارا بدن پوشیدہ رکھنا چاہیے قدم تک لکن اسوقت مین یہ شریعت گویا بالکل منسوخ سمجھ لیگئی ہے جو عورتین تنگ پاجامہ پہنتی ہین اونکے دونون قدم کھلے رہتے ہین گردن تک سارا سر کشوف ہوتا ہے سارا زیور گلے سینے بازؤن کا نظر آتا ہے جو کلی دار پاجامہ پہنتی ہین اونکے قدم اگرچہ پوشیدہ رہتے ہین لکن پاجامہ مین اسراف ہوتا ہے کرتی چھوٹی ہوتی ہے پیٹ ناف سب کچھہ نظر آتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ٭

فصل

پہننا لنبی ازار یا جامہ یا آستین یا شملۂ دستار کا اترانے کو گناہ کبیرہ ہے بخاری مین آیا ہے جو ازار ٹخنے سے نیچے لٹکے وہ دوزخ مین ہے نسائی کا لفظ یہ ہے ازار مومن کی عضلۂ ساق تک ہے پھر نصف ساق پھر کعبین تک اور جو ازار نیچے کعبین کے ہے وہ آگ مین ہے شیخین کا لفظ یہ ہے اللہ نہین دیکھتا طرف اوسکے جو کھینچتا ہے اپنے کپڑے کو اترا کر لفظ حدیث کا خیلاء ہے دوسری روایت مین

مکر آیا ہے خیلاء کے معنی ہین اترانا تکبر و عجب کرنا بطر کے معنی ہین لوگونکو غرور سے حقیر دیکھنا ابن عمر کہتے ہین جو حکم حضرت نے ازار مین فرمایا ہے وہی حکم قمیص مین بھی ہے رواہ ابو داؤد اسبال ازار مین بہت سی حدیثین آئی ہین زوائد کا لفظ یہ ہے کہ اسبال ازار و قمیص و عمامہ مین ہوتا ہے جو کوئی شخص کپڑا کھینچکر ازار جلتا ہے اللہ اوسکی طرف دون قیامت کو نظر نکریگا ایک حدیث مین آیا ہے انما الکبریاء للہ رب العالمین بریدہ نے کہا ہے ایک مرد قریش حلہ پہنے سامنے حضرت کے آیا ناز سے چلتا تھا جب وہ اوجھل ہوگیا حضرت نے کہا اسی بریدہ الدون قیامت کو اسکے لئے وزن قائم نکریگا رواہ البزار ف اسکا کبیرہ ہونا صریح مفاد احادیث ہی بسبب شدت وعید کے صاحب حدیقہ کا یہ کہنا کہ بنظر حال مین صغیرہ ہے محمول ہے حالت عدم کبر پر ورنہ کبیرہ ہے کیونکہ تکبر منجملہ کبائر کے ہے قال تعالے ولا تمش فی الارض مرحا انک لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا کل ذلک کان سیئہ عند ربک مکروھا مرح کہتے ہین تبختر کو قالہ الودی یعنی ناز نخرے غرور سے چلنا ایسے آپکو کبیر جانا صحیحین مین آیا ہے ایک آدمی حلہ پہنے نیلا جاتا تھا اپنے جی مین خوش ہوتا اترا تا سر مین کنگھی کئے ہوئے ناز سے چلتا تھا اللہ نے اوسکو خسف کر دیا وہ زمین مین دھستا گھستا چلا جاتا ہے قیامت تک اللھم احفظنا انتہے ملا علی قاری نے بڑے بڑے عمامے اور آستین اہل مکہ کی دیکھکر اپنے رسالہ مین لکھا ہے عمائم کالاہبلج و کمامہ کالاخرج جو بارہ تکلف و ترین کا آج کل روسا کے استعمال مین آتا ہے وہ سراپا بطر و خیلاء و مرح ہے

فصل

داڑھی کو سیاہ خضاب کرنا بغیر کسی غرض کے جیسے جہاد ہے کبیرہ گناہ ہے ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین ایک قوم ہوگی آخر زمان مین جو سیاہ خضاب کریگی جیسے حوصلے کبوتر کے وہ جنت کی بو نہ پائے گی رواہ ابو داؤد والنسائی و ابن حبان حاکم نے کہا یہ صحیح الاسناد ہے اور زجر

اوسکے ضعف کا بیجا ہے ف ــــ اسکا کبیرہ گنا بسبب اس وعید شدید کے مطابق ظاہر حدیث صحیح کے ہے اگرچہ ہمنے نہین دیکھا کہ کسیسنے اوسکو کبیرہ گنا ہو انتہی یہ حدیث بھی معجزہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسلئے کہ اس زمان آخرین رواج خضاب سیاہ کا عموماً ہوگیا ہے اس سلئے کو حسنہ کی طرح بلا کسی ضرورت شرعی وعرفی کے محض واسطے اخفاء پیری واظہار جوانی اور نمایش حسن وجمال کے بجالاتی ہین سو یہ محض فریب دہی اور تغیر خلق اللہ ہے ہان خضاب حنا کا کرنا جائز ہے

باب استسقا یعنی پانی مانگنے کا

یہ کہنا انسان کا بعد پانی برسنے کے کہ ہمکو فلان نچھتر سے پانی ملا باعتقاد تاثیر اوس ستارہ کے گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین زید بن خالد جہنی سے مرفوعاً آیا ہے جسنے کہا ہمکو پانی ملا فلان فلان نچھتر سے وہ میرا کافر اور کواکب کا مومن ہے الحدیث ف ــــ اسکو بہت اہل علم نے کبیرہ گنا ہے لکن یہ کچھ صحیح نہین اسلئے کہ قائل اس قول کا براہ اعتقاد کافر حقیقی ہوتا ہے اور کلام ہمارا اون کبائر مین ہے جس سے اسلام زائل نہین ہوتا ہے شافعی نے کہا ہے جسنے کہا ہم پانی دئے گئے ہین فلان نچھتر یعنے تارے سے اور مراد اوسکی یہ ہے کہ اوس تارے نے پانی برسایا ہے تو وہ کافر حلال الدم ہے اگر توبہ نکرے رؤیہ کا لفظ یہ ہے ان اعتقد ان النوء ممطر حقیقۃ کفر وصار مرتدا ابن عبدالبر کا لفظ یہ ہے ان اعتقد ان النوء سبب ینزل اللہ بہ الماء علی ما تدرکہ وسبق فی علمہ فھو وان کان مباحا فقد کفر بنعمۃ اللہ وجھل بلطیف حکمتہ انتہی اس مسئلہ کا بیان رسالہ دعایۃ الایمان الی توحید الرحمن مین مفصل کیا گیا ہے ولللہ الحمد۔

باب جنازون کا

نوحہ نایا طمانچہ مارنا رخسارون پر یا پھاڑنا گریبان کا یا نوحہ کرنا یا نوحہ کا سننا یا سنانا یا اوکھیڑنا یا ٹوٹنا یا ہائے وائے کرنا وقت مصیبت کے گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین آیا ہے وہ شخص ہم مین سے نہین ہے

جو گالون کو مارتا ہے گریبان کو پھاڑتا ہے جاہلیت کی طرح چلاتا ہے دوسرے لفظ ابو موسیٰ اشعری کا
یہ ہے کہ میں بری ہوں اوس سے جس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بری ہیں حضرت بری ہیں
صالقہ حالقہ شاقہ سے صالقہ وہ ہے جو چلا کر روئے حالقہ وہ ہے جو وقت مصیبت کے سر منڈائے
شاقہ وہ ہے جو کپڑے پھاڑے سلقی کا لفظ یہ ہے لیس منا من حلق ولا خرق ولا صلق
یہ لفظ کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے نفی کرتا ہے اسلام کی عیاذاً باللہ مسلم کا لفظ یہ ہے وہ عادتین
ہیں لوگوں میں وہ دونوں کفر ہیں ایک طعن کرنا نسب میں دوسرے نوحہ کرنا مردہ پر ابن حبان
وحاکم کا لفظ یہ ہے تین چیزیں کفر ہیں ساتھ خدا کے پھاڑنا جیب یعنی مصیبت کا نیاحت کرنا یعنی
مردہ پر طعن کرنا نسب میں حاکم نے اسکو صحیح کہا ہے ابن حبان کا لفظ یہ ہے ثلث ھی الکفر
دوسرا لفظ یہ ہے ثلاث من عمل الجاھلیۃ سو جاہلیت نام ہے زمانہ کفر کا مسلم کا لفظ یہ ہے چار
چیزیں ہیں میری امت میں خصال جاہلیت سے وہ اونکو نہیں چھوڑتے فخر کرنا احساب میں طعن کرنا
انساب میں استسقا کرنا نجوم سے نیاحت کرنا یہ بھی فرمایا ہے نائحہ اگر مرنے سے پہلے توبہ نکریگی تو
دن قیامت کے اوسکو ایک پیراہن قطران کا پہنایا جائیگا قطران کہتے ہیں پگھلے ہوئے تانبے کو
یا روغن خارش شتر کو دوسرے لفظ میں صیح من جرب اور تیسرے لفظ میں درعا من جرب
لھب النار آیا ہے رواہ ابن ماجۃ طبرانی کا لفظ اوسط میں یوں ہے یہ نوحہ کرنیوالیاں
دن قیامت کو دو صفیں جہنم میں کیجاویگی ایک جانب راست دوسری جانب چپ وہ نوحہ
کرینگی اہل نار پر جسطرح کہ کتے بھوکتے ہیں اسکو ابو داؤد نے بھی روایت کیا ہے منذری نے کہا
اسکی اسناد میں کوئی متروک نہیں ہے ابو سعید کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت
کی ہے نائحہ و مستمعہ پر حدیث شیخین میں مذکر قتل زید بن حارثہ و جعفر بن ابیطالب و عبداللہ بن
رواحہ کے حق میں نائحات کے آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا احثی فی افواھھن التراب جھونک
دے اونکے سو منہوں میں خاک کو فان حدیثوں سے کبیر ہونا اسکا ظاہر ہے کیونکہ انپر
لعن و کفر کا اطلاق آیا ہے بہت سے اہل علم نے ان افعال کو کبائر گنا ہے صاحب حدیقہ کا یہ کہنا

کہ نیاحت وصیاح وشق جیب صغائر مین مردود ہے اذرعی نے کہا ہمنے نہین دیکھا کہ کسی اور نے سوا اسکے یہ بات کہی ہو کیونکہ احادیث صحیحہ مقتضی اسکی ہین کہ یہ افعال کبائر ذنوب ہین حضرت نے اونکے فاعل سے اپنی بیزاری ظاہر کی ہے اولیس منا فرمایا ہے نووی نے شرح مسلم مین کہا ہے کہ حدیث دلیل ہے تغلیظ تحریم طعن فی النسب ونیاحت پر اصح اقوال یہ ہے کہ یہ اعمال کفار کے اور یہ اخلاق جاہلیت کے ہین دوسرا قول یہ ہے کہ موذی ہین طرف کفر کے تیسرا قول یہ ہے کہ مراد کفر نعمت واحسان ہے چوتھا قول یہ ہے کہ حق مین مستحل کے ہے انتہی اذرعی نے کہا ہی نیاحت اگر براہ ناراضی قضا ہے تو کبیرہ ہے اور اگر فرط جزع وضعف حمل مصیبت سے ہے تو محتمل ہے رہی یہ بات کہ جاہل معذور ہوسکتا ہے یا نہین اسمین نظر ہے انتہی ہان نزار وناقبل وبعد موت کے جائز ہے لکن اولی یہ ہے کہ بعد موت کے نہ روئے اگر ممکن ہو ایک جماعت نے کہا ہے رونا بعد موت کے مکروہ ہے لقولہ صلعم فی الحدیث الصحیح فاذا وجبت فلا تبکین باکیۃ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صاحبزادے اور نواسے پر قبل موت کے روئے تھے غرضکہ لکا راسلام ان کبائر سے بلا کراہت جائز ہے جس شخص کو منظور ہو کہ وہ اس ورطہ سے نکلے اوسکو چاہئے کہ جب بیمار ہو تو گھر والون کو بدع جنائز وغیرہ محرمات شنیعہ وقبائح فظیعہ سے منع کر جائے شافعیہ نے کہا ہے جو شخص مبتلا ہو کسی مصیبت مین جیسے میت یا نفس یا اہل یا مال اگرچہ وہ مصیبت خفیف ہو اوسکو چاہئے کہ بار بار انا للہ الخ کہا کرے اور یہ دعا پڑھے اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا کیونکہ حدیث مسلم مین آیا ہے کہ جو کوئی یہ دعا کرتا ہے اللہ اوسکو اجر دیتا ہے اور بہتر خلف بخشتا ہے خود اللہ پاک نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ الخ ابن جبیر نے کہا اس امت کو وقت مصیبت کے جو دیا ہے وہ اور کو نہین دیا انا للہ الخ اگر اور کو یہ چیز دیجاتی تو یعقوب علیہ السلام یا اسفی علی یوسف نہ کہتے **حکایت** بعض حکما نے کہا ہے عاقل کو چاہئے کہ اول ایام مصیبت مین وہ کام کرے جو احمق بعد پانچ دن کے کریگا حدیث مین آیا ہے اللہ جب کسی قوم کو چاہتا ہے تو اونکو مبتلا کرتا ہے اگر صبر کیا تو صبر کا اجر ہے اور اگر جزع کیا

توسیعی جزع ہے ۵

مہرست علاج دل بیمار تو دانست	افسوس کہ کردار ی و بسیار مزدست

فصل مردے کی ہڈی توڑنا اور اوسکی قبر پر بیٹھنا گناہ کبیرہ ہے

حدیث ابوداؤد وابن ماجہ وابن حبان مین مرفوعاً آیا ہے کسر عظم المیت ککسرہ حیا یعنی توڑنا استخوان مردہ کا ویسا ہے جیسا استخوان زندہ کا توڑنا یعنے گناہ وایذا مین مساوی وغیرہ کا لفظ یہ ہے تم مین اگر کوئی ایک ہمگاری پر بیٹھے وہ کپڑے جلاکر کدال تک پہنچے تو یہ بہتر ہے اوسکے لئے قبر پر بیٹھنے سے عمارہ بن حزم کہتے ہین حضرت نے مجھکو ایک قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا فرمایا ای قبر والے اور قبر سے ایذا نہ دے مقبور کو اور نہ وہ تجکو ایذا دے رواہ الطبرانی

ف ۔ مینے نہین دیکھا کہ کسیلئے ان دونون امر کو کبیرہ گناہ ہو لکن یہ حدیثین سمجھاتی ہین کہ وعید سخت ہے کیونکہ کسر عظم میت کو برابر کسر عظم حی کے ٹھہرایا ہے رہا جلوس سو ایک جماعت شافعیہ نے حرام کہا ہے نووی بھی اسیکے تابع ہین شیخ حرمت سے کبیرہ ہونا لیا ہے اسلئے کہ اس جلوس پر وعید شدید آئی ہے یہ علامت تکبیر کی ہے +

فصل

بنانا مسجد کا قبر پر یا چراغ جلانا قبر پر یا زیارت کرنا عورتون کا قبور کو اور ساتھ جانا اونکا ہمراہ جنازہ کے گناہ کبیرہ ہے ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہو لعن اللہ زائرات القبور والمتخذین علیہا المساجد والسرج رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ والنسائی وابن حبان لکن فی سندہ مختلف فیہ دوسرا لفظ لعن زوارات القبور ہے اسکو ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے ولہ ابامامۃ وحبان لسد مختلف فی انتہالہ فاطمہ علیہا السلام کو ایک جنازے سے پھرتے دیکھکر رویا تو کدر ہوگئی تھی کہا ان گھر والون کے پاس فرمایا اگر قبرون کے ساتھ کدورتی تک جاتی جنت

کو نہ دیکھتی الخ رواہ ابو داؤد بطولہ اسی طرح ایک جگہ عورتون کو بیٹھے ہوئے دیکھا پوچھا کیون بیٹھی ہو کہا ہم انتظار جنازہ کا کرتے ہین فرمایا پھر جاؤ گناہ لیکر بے اجر ہو کر رواہ ابن ماجۃ والو یعلی بطولہ ف ان تینون امر کا کبیرہ ہونا ظاہر احادیث ہے دو امر پر لعنت آئی ہے تیسرے امر پر جنت کو حرام فرمایا ہے ہمنے نہین دیکھا کہ کسینے انکو کبائر کہا ہو کلام شافعیہ مین تصریح حرمت کی بھی نہین کی ہے بلکہ مکروہ بتایا ہے اسلئے کبیرہ ہونا ان کا محمول ہے عظم مفاسد پر جسطرح کہ اکثر عورتین مقابر پر یا پیچھے جنائز کے جاتی ہین بری شکل سے نوحہ کرتی ہوئی یا زینت سے وقت زیارت کے جس سے خوف فتنہ کا قوی ہوتا ہے یا کوئی مسجد ما حق مقبرہ مسبلہ بنائی گئی ہے یا چراغ قبر پر جلایا گیا ہے یا مال محرمات مین خرچ ہوا ہے کہ یہ سب کبائر ہین چراغ جلانا قبور پر تشبہ ہے ساتھ مجوس کے اگرچہ شافعیہ نے اسکو حرام کہا ہے مگر کبیرہ ہونا اسکا کچھ دور نہین ہے ف زواجر مین ذکر سفر زیارت قبور کا نہین کیا ہے حالانکہ اسکا کبیرہ ہونا صریح احادیث صحیحہ ہے لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد سلف مین کسی صحابی تابعی و من بعد ہم سے ثبوت اس سفر کا نہین ہوتا ہے یہ تکبیر جب ہے کہ مجرد زیارت مسنونہ کے لئے جاوے اور اگر یہ سفر اسلئے ہے کہ وہان جاکر کوئی فعل شرک یا بدعت بجالائے یا روح میت سے استفادہ و استفاضہ کرے تو پھر شرک جلی یا بدعت ضلالت ہے تفہیمات مین سفر اجمیر وغیرہ سے منع کیا ہے اور اوسکو شرک ٹھیرایا ہے یہ حکم عام ہے خواہ واسطے قبور اولیاء کے سفر کرے یا واسطے قبور انبیاء کے ہان سفر مدینہ منورہ کا بقصد مسجد نبوی جو مشتمل ہے زیارت مصطفوی پر کرنا اور وہان جاکر زیارت مسنونہ بجالانا اس حکم عام سے علیحدہ امر ہے بابی ہو و امی صلعم

فصل رقیہ کرنا تعویذ باندھنا گناہ کبیرہ ہے

حضرت نے فرمایا ہے من علق تمیمۃ فلا اتم اللہ لہ جسنے کوئی گنڈا لٹکایا ہے اللہ اوسکو پورا نکرے و من علق ودعۃ فلا ودع اللہ لہ جسنے لٹکایا کوئی ودعہ ودع نکرے اللہ اوسکو

رواہ احمد وابو یعلی بسند جید والحاکم وصححہ عن عقبۃ بن عامر ایک آدمی حضرت سے بیعت کرنے کو آیا تھا اوسکی بیعت نہ لی پوچھا کیون کہا اوسکے بازو پر تعویذ ہے اوسے توڑ ڈالا تب بیعت لی اور فرمایا من علق فقد اشرک رواہ احمد بسند رجالہ ثقات والحاکم واللفظ لہ عنہ ایضاً یعنی جسنے کوئی شے اپنے بدن پر لٹکائی اوسنے شرک کیا اسی طرح ایک شخص کے بازو پر ایک حلقہ پیتل کا دیکھا فرمایا یہ کیا ہے کہا واہنہ کے لئے پہنا ہے فرمایا یہ زیادہ نہ کریگا تجکو مگر وہن جدا کر اسکو اگر تو مرگیا اور یہ بحیر ہوا تو کبھی فلاح نہ پائیگا ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہ ہے رقی تمائم تولہ شرک ہین احمد چھا تولہ کیا ہے کہا ایک شے ہے جو جی یعنی خاوند کے دوست بنانے کو کیا کرتی ہین سہیہ بھی روایت ہے کہ تمیمہ وہ ہے جو قبل بلا کے باندھا جاتا ہے نہ بعد بلا کے فـــ ان دونون کا کبیرہ ہونا مقتضای احادیث مذکورہ ہے خصوصاً اس جہت سے کہ اونکا نام شرک رکھا ہے لیکن معلوم نہین کہ کسینے بالخصوص ساتھ اسکے تصریح کی ہو لیکن اسمین شک نہین ہے کہ یہ اعتقاد جہل و ضلال بلکہ اکبر کبائر ہے پھر گو شرک نہو لیکن سو دسی طرف شرک کے ہے اسلئے کہ سوا اللہ پاک کے کوئی نافع و ضار نہین ہوتا ہے رقی ہے وہ رقی مراد ہین جو زبان عربی مین نہ ہون اور اونکے معنی معلوم نہون ایسی رقی حرام ہوتی ہین خطابی و بیہقی نے ساتھ اسکے تصریح کی ہے ابن عبد السلام نے حدیث ان الرقی والتمائم والتولہ شرک سے اسپر استدلال کیا ہے کیونکہ مجہول اللفظ والمعنی محتمل ہے کہ کفر یا سحر ہو پھر خطابی نے کہا ہے کہ جو مفہوم المعنی ہین اور اونمین ذکر اللہ کا ہی وہ مستحب معتبر کہ ہے انتہی یہ لفظ زواجر کا کہ گو شرک نہو ٹھیک نہین ہے اسلئے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکا نام شرک رکھدیا ہے تو اب اوسکے شرک ہونے مین کیا شبہ باقی رہ سکتا ہے اور کون شک کر سکتا ہے

فصل ناخوشی لقاء خدا گناہ کبیرہ ہے

حدیث عائشہ مین آیا ہے حضرت نے فرمایا جو دوست رکھتا ہے اللہ سے ملنے کو اللہ اوسکا ملنا دوست

رکھتا ہے اور جو کوئی مکروہ رکھتا ہے ملنا اللہ سے اللہ اوسکے ملنے کو مکروہ رکھتا ہے الحدیث رواہ الشیخان پہلا حال ہو مسن کا ہے دوسرا حال کافر و فاجر کا ہے اس باب مین کئی حدیثین مختصر و مطول آئی ہین ف اسکا کبیرہ ہونا ظاہر حدیث ہے اگرچہ مینے نہین دیکھا کہ کسی نے اسکا ذکر کیا ہو ہان سوء ظن باللہ کو سبھت لوگون نے کبیرہ کہا ہے حدیث مین آیا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے انا عند ظن عبدی بی ان ظن بی خیرا فلہ وان ظن شرا فلہ رواہ احمد وابن حبان والبیہقی عن واثلۃ مرفوعا ۔

کتاب زکوٰۃ کی

ندینا زکوٰۃ کا یا دیر لگانا بعد وجوب کے بغیر عذر شرعی کے گناہ کبیرہ ہے قال تعالے ویل للمشرکین الذین لا یؤتون الزکوٰۃ زکوٰۃ نہ دینے والون کا نام مشرک رکھا ہے اور فرمایا ہے بل ھو شر لھم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ وقال تعالی یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہین نہین ہے کوئی سونے چاندی والا جو اوسکا حق ادا نہین کرتا ہے لیکن جب قیامت ہوگی تو آگ کے تختے بناکر جہنم مین اوس سے اوسکے پہلو ماتھے پیٹھہ کو داغ دینگے رواہ الشیخان یہی حکم حق مین صاحب شتر و گاؤ و گوسفند کے فرمایا ہے کہ وہ قیامت مین اوسکو روندینگے وہ پچاس ہزار برس کا دن ہوگا پھر جنت مین جائے یا آگ مین پڑے زواجر مین اس مقام پر بہت سی حدیثین وعید ترک زکوٰۃ و ذم بخل کی لکھی ہین ف اسکا کبیرہ ہونا مجمع علیہ ہے قلیل و کثیر زکوٰۃ مین کچھہ فرق نہین ہے اور نہ درمیان زر و سیم و حیوانات کے جس چیز پر احادیث مین زکوٰۃ فرض ہے اوسکا یہی حکم ہے ابن مسعود کہتے ہین لاوے صدقہ یعنی نہ دے زکوٰۃ منجملہ ملعونین کے ہے زبان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسی لئے تاخیر ادای زکوٰۃ کو بعض ائمہ نے کبیرہ گنا ہے انتہی پہلے ہم کہہ چکے ہین کہ ترک

شمار اور ترک زکوٰۃ کا ایک حکم ہے بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ تارک ان سب کا بلا عذر باوجود امکان و قدرت کے کافر ہوجاتا ہے حدیث بنی الاسلام علی خمس مین ان سب کا سوق ایک مساق پر آیا ہے پھر حق مین ہر والد کے حکم کفر کا احادیث متعددہ مین علیحدہ علیحدہ اور مجموعاً فرمایا ہے

فصل

بحل کرنا قرضخواہ کا قرضدار پر جسکی حسرت کو وہ جانتا ہے ساتھ ملازمت یا حبس کے کبیرہ ہے + حدیث مین آیا ہے جسے مہلت دی تنگدست کو یا کچھ چھوڑ دیا اوسکو قرض مین سے یا بالکل تو بچا دیگا اوسکو اللہ تعالیٰ جہنم کی سزا دیگا رواہ احمد باسناد جید عن ابن عباس مرفوعاً دوسری حدیث حسن مین آیا ہے جسنے دور کیا اپنے قرضدار سے یا مٹایا اوسکو وہ سایۂ عرش مین ہوگا دن قیامت کے اس باب مین بہت سی حدیثین آئی ہین بعض مین انظار پر موسر کے اور تجاوز پر معسر سے وعدہ دخول جنت کا فرمایا ہے ف اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ تصریح اسکی نہین دیکھی ہان مطلق خیانت کو کبیرہ گنا ہے وہ اسکو بھی شامل ہے +

فصل خیانت کرنا صدقہ مین گناہ کبیرہ ہے

مسلم مین مرفوعاً آیا ہے جسکو عامل کیا ہے کسی کام پر پھر چھپایا اوسنے ہمسے ایک تاگا یا زیادہ تو یہ غلول ہے یعنی خیانت وہ اوسکو دن قیامت کے لائیگا بقیع مین حضرت کا گذر ایک قبر پر ہوا اوفان کرکے ہٹ گئے پوچھا تو فرمایا اسنے اسکو بنی فلان پر ساعی مقرر کرکے بھیجا تھا اسنے ایک کملی خیانت کرلیا اب مثل اوسکے ایک پیراہن آگ کا پہنایا گیا ہے رواہ ابو داؤد وابن خزیمۃ ف اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ تصریح اسکی نہین دیکھی ہان مطلق خیانت کو کبیرہ گنا ہے وہ اسکو بھی شامل ہے +

فصل

جبایت مکوس کی اور داخل ہونا اوسکے توابع مین جیسے کتابت کرنا گناہ کبیرہ ہے - مراد جبایت سے اگاہنا مکس کا ہے یہ فعل داخل ہے اس آیت مین انما السبیل علی الذین یظلمون الناس و یبغون فی الارض بغیر الحق اولئک لھم عذاب الیم سارے سکاس لینے مکس لینے والے خواہ جابی ہون یا کاتب شاہد وازن کائل وغیرہم سب اکبر اعوان ظلمہ سے ہین بلکہ خصوصی ظلمہ ہین اسلئے کہ جس چیز کے مستحق نہین ہیں وہ لیتے ہین اور جو شخص مستحق نہین ہے اوسکو دیتے ہین اسی لئے حدیث مین آیا ہے کہ صاحب مکس جنت مین نہ جاویگا کیونکہ اوسکا گوشت حرام سے اوگا ہے اور متقلد مظالم عباد ہوتا ہے قیامت مین پاس سکاس کے کیا ہوگا جو وہ لوگون کو دیگا ہان وہ اوسکے حسنات لے لینگے اگر ہونگے ورنہ اونکے گناہ اوسپر لادے جاوینگے بغوی نے کہا ہے مراد صاحب مکس سے وہ شخص ہے جو محصول سائر کا تجار سے بنام سماد عشر لینے زکوٰۃ لیتا ہے منذری نے کہا ہے ایک مکس اور ہے اوسکا کچھ نام نہین ہے اوسکا لینا بالکل حرام وسحت ہے اور اوسکا کھانا پیٹ مین آگ کا بھرنا ہے اللہ کے سامنے اونکی حجت بالکل کمزور ہوگی اللہ کا اونپر غضب ہوگا عذاب شدید مین گرفتار ہونگے انتہی اس زمانہ آخر مین بے گنتی انواع مکس کے نکلے ہین ہر چیز پر مکس لگتی ہے کیا گھر کیا جانور کیا پرزہ کیا سواری کیا لکڑی گھاس یا کپڑا کیا ہر چیز بلقینی نے کہا ہے سکاس کہتے ہین محدث مکس کو جو احداث مکس کا کیا کرتا ہے یعنی موجد محاصل ومکس اشیاء ہے اور اوسکو بھی کہتے ہین جو طریقہ رویہ پر چلتا ہے اور بضائع پر مرتب معلوم لیتا ہے حدیث ان سب مفاہیم پر متضمن ہے سکاس کو عشار بھی کہتے ہین اسلئے کہ مال کا عشر وصول کرتا ہے حدیث مین آیا ہے اللہ عشار کی دعا قبول نہین کرتا ابن حبان کا لفظ یہ ہے آویسگے تم پر امرا جو قریب کرینگے بد لوگون کو اور دور کرینگے نماز مین وقت سے سو جو کوئی پاوے تم مین سے اونکو تو نہ ہے عریف اور شرطی اور جابی اور خازن اونکا یعنے چوکیدار ہی اور چپراسی اور ہر سائر دار اور خزانچی سے یہ روایت اونکی طرف سے قبول نکرے واحدی نے تفسیر اس آیت مین

لایستوی الخبیث والطیب جابر سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم میری تجارت شراب فروشی تھی میں نے شراب بیچکر بہت مال پیدا کیا ہے بھلا اگر میں اوسکو
اللہ کی طاعت میں صرف کرون تو کچھ نافع ہوگا فرمایا اگر تو اوسکو حج یا جہاد یا صدقہ میں صرف کریگا تو
برابر ایک پرندے کے بھی اجر نہوگا اللہ قبول نہیں کرتا ہے مگر پاک اوپر یہ آیت اوتری حسن وغیرہ نے
کہا ہے مراد طیب وخبیث سے مال حلال وحرام ہے **فصل** اسکا کبیرہ گناہ ہونا ظاہر ہے ایک
جماعت نے اسکی تقریح کی ہے بے گنتی وعیدات اس باب میں آئی ہیں جو حکم سکاس کا ہے وہی
حکم اوسکا ہے جو جمیع خرچ فاحش کے سائرات کہ لکھا پڑھتا ہے ابن عبدالسلام اسی طرف گئے ہیں یہ
خیال بعض تجار کا کہ جو کچھ اوشون نے بابت مکس کے دیا ہے وہ زکوٰۃ میں محسوب ہوجاتا ہے بالکل
غلط ہے اسلئے کہ حاکم نے سکاسین کو کچھ زکوٰۃ لینے پر مقرر نہیں کیا ہے بلکہ اسبات پر مقرر کیا ہے
کہ کوئی سامال تجارت کا گیون نہو تو ڈرایا بہت اوپر عشر کے لیں خواہ اوسمین زکوٰۃ واجب ہو یا نہو
علمانے سکاسین کو بمنزلہ دزدان ورہزنان ٹھیرایا ہے بلکہ اونسے بھی اقبح واشر بتایا ہے

فصل

بھیک مانگنا آسودہ حال سے مال کا یا صدقہ کا بطور طمع وتکثر بسیار کبیرہ ہے حدیث طبرانی
وغیرہ میں بسند صحیح آیا ہے جسنے سوال کیا بغیر فقر کے گویا وہ انگار کھاتا ہے فرمایا حلال نہیں
ہے سوال کسی غنی اور قوی کو مگر صاحب فقر مدقع یا صاحب غرم مفظع کو اور جو کوئی مانگے
لوگون سے ثروت کے لئے وہ خموش ہوجائیگا اور اسکے منہ میں دن قیامت کو اور رفع شاید
گرم پتھر ہوگا جسمین سے وہ کمائیگا اب چاہے کم کرے یا زیادہ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے
مدقع وہ ہے جو مٹی میں ملا رہتا ہے مفظع وہ ہے جو قرض یا اوان سے بالکل تباہ ہوگیا
خموش کے معنی ہیں بے گوشت دوسری حدیث میں ہے وہ غنا کیسے ہوتا ہے فرمایا کہ ناپ چاہئے بقدر
طعام صبح وشام کے ہے دوسرے لفظ میں پچاس درہم یا بقدر اوسکی قیمت کے سونا ذکر کیا ہے

ابوداؤد وغیرہ کا لفظ یہ ہے کون کفیل ہوتا ہے مجھسے سوال نکرنے کا لوگون سے کسی شئے کا مین کفیل ہوتا ہون اوسکے لئے جنت کا بزار کا لفظ یہ ہے سائل ہونا غنی کا آگ ہے اگر تھوڑا ملا تھوڑی آگ ہے اور اگر زیادہ دیا گیا تو زیادہ آگ ہے ف سوال کا کبیرہ ہونا ان حدیثون سے ظاہر ہے اگرچہ تصریح اوسکی نہین دیکھی مگر وعید بہت سخت آئی ہے ٭

فصل

الحاح کرنا سوال مین جس سے مسئول کو ایذای شدید ہو گناہ کبیرہ ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے اللہ دشمن رکھتا ہے سائل ملحف کو رواہ ابن ماجۃ وابونعیم مراد ملحف سے ملح ہے یعنی پیچھے پڑ کر مانگنے والا بزار کا لفظ یہ ہے اللہ دشمن رکھتا ہے سائل ملح کو ابن خزیمہ کا لفظ یہ ہے آدمی میرے پاس آکر مانگتا ہے مین اوسکو کچھ دیتا ہون وہ اپنی گود مین نہین اوٹھاتا مگر آگ کو دوسری حدیث مین آیا ہے تم الحاف نکرو سوال مین جو کوئی اصرار لیتا ہے کچھ تو اوسمین برکت نہین ہوتی ہے ف تنگ کر کے لینا کبیرہ ہے مطابق ظاہر ان احادیث وغیرہ کے اگرچہ اسکی تصریح نہین کی ہے کیونکہ بعض روایات مین اوپر لعنت بھی آئی ہے یہ نشان ہے تکبیر کا نار ٹھیرانا اس مال کا وعید شدید ہے ہان اگر سائل مضطر ہے اور مسئول ظالما مانع ہے تو الحاح اوسدم حرام نہوگا الحاح کا کبیرہ ہونا کچھ مقید ساتھ تکرار سوال کی نہین ہے کہ دو بار تین بار مانگے بلکہ مقید بایذاء ہے کہ عرفا تنگ ہو اور مسئول غصہ مین آکر حیز اعتدال سے نکل کر گالی گلوچ کرنے لگے لام کاف پر آجاوے کہ یہ ایذا ے شدید وخلق قبیح اور مواضع مستدوہ مین جو بسبب الحاح کے وقوع مین آئے اور باعث اوسکا وہ ملح ہوا اسلئے الحاح کبیرہ ٹھیرا ٭

فصل

منع کرنا انسان کا اپنے قریب یا مولی کو اوسکے سوال سے باوجود اپنی قدرت اور اوسکے اضطرار کے

[illegible] کوئی شے مانع ہو خود مین سے نکلنا کبیرہ شدید بن جاتا ہے حضرت نے فرمایا
نہین ہے کہ کوئی شے مانع ہو خود مین سے نکلنا کبیرہ شدید بن جاتا ہے حضرت نے فرمایا
وہ فضل ہوا اللہ نے اوسکو دیا ہے سو وہ ہم کیون کرین گے کہ اوسکو نہ دیدین ایک ساتھ جسکو شمار
کرین وہ اوسکو آخر بیاد کرے گا ہو رواہ الطبرانی فی الاوسط والکبیر باسناد حسن
ف اسکا کبیرہ گناہ ہونا صحیح ہے کیونکہ اس میں وعید شدید آئی ہے رواہ الطبرانی کہا ہے کہ
صدقہ کرنا اپنی پر افضل ہوتا ہے قریب پر صدقہ کرنے سے جبکہ اپنی صالح اور قریب ناصالح ہو کیونکہ دونون میں نفع
کرنا اور بہ نصیحت ہیں اور ثواب دیگا ۱۲

فصل صدقہ دیکر احسان کرنا کبیرہ ہے

اللہ پاک نے فرمایا ہے تعالیٰ لا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذی وقال تعالیٰ لا تبطلوا
صدقاتکم بالمن والاذی اور حضرت نے کہا ہے دور رہو تم منت کرنے سے ساتھ صدقہ کے
کہ لینے صدقہ کا احسان نہ کہو کہ یہ باطل دیتا ہے شکر کو اور مٹا دیتا ہے اجر کو منت کرنا یون ہے
کہ اپنے احسانات کو شمار کرے یا اونکا ذکر کرے اوس شخص سے جسکی اطلاع کہ یہ لینے والا دوست
نہین رکھتا ہے یا آپکو اوس سے بہتر سمجھے کہ مین محسن ہون اور وہ محسون ہے اسلئے کہ ملت کرنا
کا اوس سے متعلق نہین ہے کہ کہین وہ دعا بمقابلہ احسان کے ہو کر مسقط اجر ہو جائے اذی
یہ ہے کہ اوسکو جھڑک دے یا عار دلائے یا گالی دے برا کہے اس سے بھی اجر ساقط ہو جاتا ہے
حدیث الثلاثہ مین آیا ہے تین آدمی ہین کہ اللہ تعالیٰ نہین کریگا اون قیامت کو اور نہ پاک کریگا ہو اونکو
بلکہ اونکے لئے عذاب الیم ہے اونمین سے ایک منان کا نام بھی لیا ہے ف اسکو ایک
جماعت نے کبیرہ کہا ہے ظاہر وعید شدید بھی یہی ہے اس باب مین سنت عبد القین آئی ہے جو ذیل
ذکر مناجر مین کیا ہے ۱۲

فصل

زیادہ پانی کا روکنا کسیکو نہ دینا باوجود احتیاج و اضطرار کے گناہ کبیرہ ہے حدیث ابو ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے تین شخص ہین کہ بات نکریگا اونسے اللہ دن قیامت کو اور نہ دیکھے گا طرف اونکے اور نہ پاک کریگا اونکو اور اونکے لئے عذاب الیم ہے ایک وہ آدمی ہے جو زیادہ پانی پر ہے جنگل مین منع کرتا ہے اوس سے مسافر کو رواہ الشیخان دوسری روایت مین ہے اللہ اوس سے کہیگا آج منع کرونگا مین تجکو اپنے فضل سے جسطرح منع کیا تھا تو نے فضل اوس چیز کا جو تیرے ہاتھون سے نہین بنائی تھی ابو داؤد کا لفظ یہ ہے لوگ شریک ہین تین چیزون مین پانی نمک آگ مین ابن ماجہ نے اسمین زیادہ کیا ہے کہ قیمت اوسکی حرام ہے یعنے پانی کی نفس یہ کبیرہ ہے بدلیل حدیث اول بوجہ وعید شدید بلفظہ وغیرہ نے بھی اسکی تصریح کی ہے لکن بقید شرط معتبر جس کا ذکر ترجمہ مین کیا گیا ✱

فصل

کفران نعمت خلق کا جو مستلزم ہے کفران نعمت حق کو گناہ کبیرہ ہے ابن عمر کا لفظ مرفوعاً یہ ہے جو کوئی احسان کرے تمسے تم بدلا دو اوسکا اگر نہ پاؤ تو دعا کرو اوسکے لئے یہانتک کہ جان لو کہ تمنے اوسکا عوض کر دیا رواہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ والحاکم وصححہ دوسری روایت مین یون ہے اگر عاجز ہو تم اوسکی جزا سے تو دعا کرو یہانتک کہ جان لو کہ تمنے شکر ادا کیا اللہ شاکر ہے شاکرون کو دوست رکھتا ہے ترمذی کا لفظ یہ ہے جسنے ثنا کی اوسنے شکر کیا جسنے چھپایا اوسنے کفر کیا ابن حبان کا لفظ یہ ہے ومن کتمہ فقد کفرہ ابو داؤد کا لفظ یہ ہے فذکرہ فقد شکرہ وان کتمہ فقد کفرہ احمد کا لفظ بسند ثقات یون ہے بڑا شکر گزار لوگون مین اللہ کا وہ ہے جو بڑا شکر گزار ہے لوگون کا دوسری روایت یہ ہے شکر نہین کرتا اللہ کا جو شخص کہ شکر نہین کرتا ہے لوگون کا اسکو ترمذی نے صحیح کہا ہے

عبادات میں احتمال کا لفظ یہ ہے کہ شخص نے نماز عمداً ترک کی اور ترک متعمد کفر ہے فقہ اسکے کبیرہ کا گناہ ہونا حدیث سے ہے لیکن معلوم نہیں کہ کسنے اسکے سامنے تعمد کی تصریح کی ہو

فصل

سوال کرنا اللہ کے نام سے کسی شے کا سوائے جنت کے اور نہ دینا مسئول کو باوجود سوال بوجہ اللہ کے منع وکبیرہ ہے حدیث ابو موسیٰ اشعری میں مرفوعاً آیا ہے ملعون ہے جسنے سوال کیا بوجہ اللہ کے ملعون ہے وہ جو سوال کیا گیا بوجہ اللہ اور نہ دیا اوسنے سائل کو جب تک کہ سوال منہیں کیا ہے اوسنے بیجہ لینے امر قبیح کا یا سوال قبیح کلام قبیح منہیں کیا ہے رواہ الطبرانی بسند صحیح ورسل لفظ یہ ہے کیا تمہیں خبر دوں میں تمکو بدترین خلق سے کہا ہاں فرمایا وہ شخص ہے جو مانگتا ہے اللہ کے ساتھ سے اور دیا نہیں جاتا رواہ النسائی وابن حبان ترمذی نے اسکو حسن غریب کہا ہے ف ان دونوں امر کا کبیرہ ہونا صریح حدیث صحیح سے ہے اسلئے کہ سائل ومسئول دونوں پر لعنت آئی ہے لیکن علماء نے مکروہ کہا ہے حرام بھی منہیں بتایا چاہئے اسکی کہ کبیرہ گناہ ہو ان کلام علیمی سے تکبیر اسکی مستفاد ہوتی ہے

کتاب الصوم

ترک کرنا ایک روزہ کا ایام رمضان سے اور قضا کرنا اوسکا جماع وغیرہ سے بغیر عذر مرض یا سفر کے گناہ کبیرہ ہے ابن عباس کا لفظ مرفوعاً یہ ہے رسنیان اسلام کی قاعدے دین کے تین ہیں جنپر بنیاد اسلام کی ہے جس کسنے ترک کیا ایک کو اونمیں سے وہ کافر حلال الدم ہے شہادت ان لا الہ الا اللہ نماز فرض روزہ رمضان کا رواہ ابو یعلی بسند حسن وبصری نے روایت یوں کیا ہے جسنے چھوڑا ایک کو اونمیں سے وہ کافر باللہ ہے نہ اوسکا فرض قبول اور نہ نفل اور بدل مال وطن اوسکا تمیمی روایت میں آیا ہے جسنے افطار کیا ایک دن رمضان سے بغیر رخصت

اور مرض کے قضا نہین کرتا اوسکو روزہ رکھنا سارے زمانہ کا اگرچہ صائم الدہر رہے رواہ الترمذی
وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وابن خزیمۃ والبیہقی وذکرہ البخاری تعلیقا غیر
مجزوم بہ اسی حدیث کے موافق علی وابن مسعود وبہی ہین احمد کا لفظ مرسلا یہ ہے چار چیزین ہین
جنکو اللہ نے اسلام مین فرض کیا ہے جسنے تین چیزین کین تو وہ کسی شئے سے مغنی نہین ہین یہانتک
کہ سب بجالائے نماز زکوۃ صوم حج بیت ف ــــــ اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے حدیث مذکور دلیل ہے

فصل تاخیر کرنا قضاء رمضان کبیرہ ہے

مینے نہین دیکہا کہ کسینے اسکو کبیرہ گنا ہو لکن جبکہ وہ تعدی افطار سے فاسق ہوگیا تو فورًا اوسپر توبہ
کرنا اوسکے خروج کے فسق سے واجب ہے اور یہ توبہ صحیح نہین ہوتی ہے مگر قضا سے سو جب
قضا مین بغیر عذر تاخیر کی تو تمادی فی الفسق رہا یہ تمادی خود ایک دوسرا فسق ہے اس سے
واضح ہوا کہ تاخیر کرنا قضاء صوم مین فسق ہے یہ حکم ہر واجب مین جسکو براہ تعدی ترک کیا ہے
اور اوسکی قضا مین دیر لگائی ہے جاری ہوسکتا ہے جیسے نماز فرض اور حج فاسد یا تاخیر رمضان
تا رمضان دیگر اگرچہ وہ افطار کسی عذر ہی سے کیون نہ کیا ہو اسلئے کہ قرب رمضان دیگر سے تضییق ہوجاتی
ہروی نے کتاب ادب القضا مین کہا ہے ترک کرنا فرائض ماموربہا کا جو کہ واجب علی الفور ہین کبیرہ ہے

فصل

روزہ غیر واجب رکھنا عورت کا فورًا بوجود حضور شوہر اور اوسکی عدم رضامندی کے گناہ کبیرہ ہے
صحیحین مین آیا ہے حلال نہین ہے کسی عورت کو یہ کہ روزہ رکھے اور شوہر اوسکا حاضر ہو مگر اوسکے
اذن سے احمد نے بسند حسن اتنا اور زیادہ کیا ہے مگر رمضان کا دوسری روایت صحیحہ یون ہے
روزہ نرکھے عورت اور زوج اوسکا حاضر ہو ایکدن بہی سوا ماہ رمضان کے مگر اوسکے اذن سے
طبرانی کا لفظ یہ ہے شوہر کا حق ہے دو جہ پر کہ نرکھے روزہ نفل کا مگر اوسکی اجازت سے

اگر کیسی کو ہو تو کی بیماری بیگی تسلی ہوگا ف اگرچہ معلوم نہیں ہے کہ کیسنے اسکو کبیرہ گناہ کہا ہو لیکن حدیث صحیح ہے اور اسکی نکیر ہے +

فضل روزہ رکھنا عیدین اور ایام تشریق مین کبیرہ ہے

حدیث مین آیا ہے دو دن فطر کا اور دو دن نحر کا اور ایام تشریق عید ہے ہم مسلمانونکے یہ دن کھانے پینے کے ہین رواہ احمد وابو داؤد والترمذی والنسائی والحاکم عن ابی ہریرۃ کا لفظ یہ ہے روزہ رکھنا فوج علیہ السلام نے دہر کا مگر دو دن فطر اور دن اضحی کے مسلم کا لفظ یہ ہے لائق نہین ہے روزہ رکھنا دو دن مین دن اضحی اور دن فطر کے رمضان سے احمد و نسائی کا لفظ یہ ہے تم روزہ نرکھو ان ایام تشریق مین کہ یہ ایام اکل و شرب کے ہین ف احادیث متنی مین ان ایام سے منع آئی ہین اسلئے ان ایام کا صیام کبیرہ محتمل ہے کیونکہ اسمین اعراض ہے اللہ کی ضیافت سے واللہ تعالیٰ اعلم اصل نہی مین تحریم ہے جب تک کہ کوئی صارف نہو اور حرمت مقتضی ہوتی ہے تکبیر کو اسلئے ان ایام کا صیام کبیرہ ہو سکتا ہے صاحب زواجر نے اسجگہ احادیث متعلقہ صوم کو اپنی کتاب اتحاف اہل الاسلام بخصوصیات الصیام سے نقل کیا ہے وہ احادیث ہمارے اصل غرض سے علیحدہ تھین اسلئے ذکر اونکا لطول فلا سہ نہین کیا گیا +

کتاب الاعتکاف

ترک کرنا اعتکاف منذور مصیبت کا اور باطل کرنا اوسکا جماع سے اور جماع کرنا مسجد مین گو عمد معتکف ہو گناہ کبیرہ ہے ان تینون امر کا کبیرہ گناہ کہنے مین دو امر تھین ہے دو امر اول کا یہ قیاس رمضان کے جامع وجوب و تضیق اور امر سوم کا بوجہ قبح شدید جو مشعر قلت اکتراث مرتکب ہے ساتھ دین اور رقت دیانت کے کیونکہ مساجد ایسے امور سے منزہ رکھے ہین اور تلطیخ مساجد کے ساتھ قاذورات کے کفر ہے تو جماع کرنا وہان بالاولی کبیرہ ہوگا اسلئے کہ اوسمین ہتک حرمت

کا ہے اور قریب ہے تبلیغ بالقدر سے واللہ اعلم ۔

کتاب الحج

ترک کرنا حج کا باوجود قدرت کے مرنے تک گناہ کبیرہ ہے علی رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی مالک ہوا زاد راحلہ کا جو پہنچا دے اوسکو بیت اللہ تک اور اوسنے حج نکیا تو نہین ہے اوسپر یہ کہ مرے یہودی یا نصرانی یہ اسلئے کہ اللہ فرماتا ہے وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا رواہ الترمذی والبیہقی من روایۃ الحرث عن علی حرث مین لوگون نے کلام کیا ہے شعبی وابن المدینی اوسکی تکذیب کرتے ہین ایوب نے کہا ابن سیرین کا یہ اعتقاد تھا کہ عام روایت اوسکی علی سے باطل ہے ابن معین ونسائی وابن حبان حرث کو کبھی ضعیف کبھی ثقہ بتاتے ہین نسائی کا میل طرف توثیق کے ہے اوس سے احتجاج کرتے ہین اوسکے امر کو قوی بتاتے ہین ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے ہم اوسکو نہین پہچانتے مگر اسی وجہ سے انتہی حاصل یہ ہے کہ حدیث ضعیف ہے جسطرح کہ نووی نے شرح مہذب مین کہا ہے ہان یہ حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے صحت کو پہنچی ہے اسلیئے اونہون نے کہا تھا میں ارادہ کیا ہے کہ مین کچھ لوگ طرف ان شہرون کے بھیجون وہ جاکر دیکھین کہ کون لوگ مالدار ہین جنہون نے حج نہین کیا ہے اونپر جزیہ مقرر کرین وہ مسلمان نہین ہے سو ایسی بات کوئی اپنی راے سے نہین کہہ سکتا ہے اسلئے یہ حدیث حکم مرفوع مین ہے ابن حجر مکی کہتے ہین اسلیئے دینے فتوی دیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اسکو بیہقی نے عبداللہ بن سابط سے اوسنے ابوامامہ سے اوسنے حضرت سے روایت کیا ہے جسکو نہ روکا کسی حاجت ظاہرہ یا مرض حابس یا سلطان جائر نے اور حج نکیا اوسنے تو چاہے یہودی مرے یا نصرانی انتہی مین کہتا ہون یہ حدیثین اگرچہ ضعیف بھی ٹہرین تو بھی معنی اسکے صحیح ہین اسلیئے کہ پانچون بنیاد اسلام کا دربارہ ترک کے ایک ہی حکم کفر کا ہے جبکہ باوجود قدرت وعدم عذر کے اونکا تارک ہوا انتہی قولی ہزار کا لفظ یہ ہے اسلام کے آٹھ سہم ہین ایک کلمہ اسلام دوم نماز سوم زکوۃ چہارم روزہ پنجم حج بیت ششم امر بمعروف ہفتم نہی عن المنکر ہشتم جہاد فی سبیل اللہ بیشک وہ خائب ہوا جسکے لئے کوئی سہم

ہیں ہے سعید بن جبیر نے کہا میرا ایک ہمسایہ سو سر مر گیا اوسنے حج نکیا تھا مینے اوسپر نماز جنازہ کی نہ
پڑہی ف یہ وعیدات شدیدات مصرح ہین سامنہ تکبیر اس گناہ کے اہل علم نے بھی اسکی
تصریح کی ہے اسجگہ اطلاق کبیرہ کا کفر پر آیا ہے ؛

فصل

جماع کرنا یعنی ایلاج حشفہ کا یا مقدار حشفہ کا ذکر مبدا کا نہ سے فرج مین گو بہیمہ سے ہو عامد عالم مختار ہو کر حج
مین قبل تحلل اول کے یا عمرہ مین پہلے تحلل سے گناہ کبیرہ ہے اسمین اگرچہ کوئی وعید نظر سے نہین
گزری اور نہ کسیکو دیکہا کہ اوسنے اس کام کو کبیرہ گنا ہو لکن جسکو اوپر دن نے جماع وغیرہ کو مفسد
صوم شمار کر کبیرہ گنا ہے تو اوسپر قیاس کر کے اس مفسد نسک کو بجماع کبیرہ کہہ سکتے ہین بلکہ بالاولی
اسلئے کہ صائم مفسد بغیر جماع پر سوا اثم و قضا کے اور کچہ لازم نہین ہے اور میان علاوہ اثم و
قضا کے کفارہ بہی آتا ہے کہ ایک شتر پنجسالہ ذبح کرے اور بصورت عجز گاؤ دوسالہ یہ بہی نہو سکے
تو بز یکسالہ یا دوسالہ یا قیمت بدنہ طعام سے صدقہ دے ورنہ حسب ہر مد کے ایکدن روزہ رکہے
اور سکسر کو پورا کرے اور یہ روزہ رکہنا حرام مین اولی ہے انتہی یہ فتوی موافق مذہب شافعیہ کے ہے

فصل

قتل کرنا محرم حج یا عمرہ کا کسی صید ماکول وحشی کو عامد عالم مختار ہو کر گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے
لا تقتلوا الصید وانتم حرم ومن قتله منکم متعمدا فجزاء مثل ما قتل من النعم یحکم به ذوا
عدل منکم هدیا بالغ الکعبة او کفارة طعام مساکین او عدل ذلک صیاما لیذوق وبال
امره الآیة اسکا کبیرہ گنا موجب صراحت آیہ کریمہ کے ہے اسیکی تصریح ایک جماعت نے بہی کی ہے
قاتل صید کو فاسق کہا ہے اسلئے کہ اوسنے ایک حیوان محترم کو بلا کسی ضرورت کے جان سے مارا حاشیہ
ایضاح مین اسجگہ پر کلام مبسوط کیا گیا ہے ظاہر یہ ہے کہ بقیہ محرمات احرام کبائر نہین ہین ؛

فصل

احرام باندھنا حلیلہ کا حج نفل یا عمرہ کے لئے بغیر اذن جلیل کے اگر چہ گھر سے باہر نہ نکلی ہو گناہ کبیرہ ہے اسکا کبیرہ ہونا قیاس کیا گیا ہے عورت کے روزہ رکھنے پر بغیر اذن شوہر شاہد کے بلکہ یہ اوس سے اولی تر ہے بسبب طول زمن اور احتیاج خروج الی السفر کے اور اسمین ایک طرح کا تہتک ہے +

فصل استحلال بیت الحرام کا کبیرہ ہے

ایک آدمی نے کہا ای رسول اللہ کبائر کیا ہین فرمایا نو ہین اونمین سے ایک استحلال بیت الحرام کو بھی ذکر کیا ہے رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد ولم یخرجاہ بیہقی کا لفظ یہ ہے کبائر نو ہین سب مین بڑا کبیرہ شرک ہے پھر حلال کرنا خانۂ خدا کا ف مراد استحلال سے یہ ہے کہ جو بات وہان کرنا درست نہین ہے وہ کرے جیسے چڑھائی کرنا اہل مکہ پر اور قتال کرنا اوس جگہہ +

فصل الحاد کرنا حرم مکہ معظمہ مین گناہ کبیرہ ہے

اللہ پاک نے فرمایا ہے ومن یرد فیہ بالحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم ابن عباس نے کہا یہ آیت حق مین عبد اللہ بن انیس کے اوتری ہے حضرت نے اوسکے ہمراہ ایک مہاجر یا انصاری کو بھیجا تھا باہم اونکے انتساب مین افتخار ہوا ابن انیس نے غضب مین آکر اوس انصاری کو قتل کیا پھر مرتد ہو کر طرف مکہ کے بھاگ گیا رواہ ابن ابی حاتم لیسند فیہ ابن لہیعۃ الحاد سے مراد اس جگہ نزدیک مفسرین کے شرک ہے یہی قول ہے ابن عباس و مجاہد و قتادہ وغیرہ واحد کا یا قتل کرنا اور ظلم کرنا اوسکا جو تجکو قتل نکرے اور ظلم نکرے یہ دوسرا قول ہے ابن عباس کا تیسرا قول انکا یہ ہے کہ حلال کرے تو وہان اوس چیز کو جسے اللہ نے حرام کیا ہے زبان یا قتل سے مجاہد نے کہا مراد ظلم سے عمل سیہ ہے پھر کہا بیع. لا واللہ بلی واللہ کہتا ہے سعید بن جبیر و عبد بن ثابت

نے کہا ہے مراد احتکار ہے طعام کا مکہ معظمہ مین ابن عمر کہتے ہین مع طعام بعد احتکار کے مکہ معظمہ مین الحاد ہے ابن عباس نے کہا گالی دینا خادم کو ظلم ہے ابن جبیر نے کہا ظلم تجارت کرنا امیر کا ہے کہ معظمہ مین ابن عمر دو خیمے رکھتے تھے ایک حل مین دوسرا حرم مین جب کسی گھر والے پر خفا ہونا چاہتے حل مین جاکر خفا ہوتے کسینے یوچھا یہ کیون کرتے ہو کہا ہمنے سنا ہے کہ گھر والون سے کلا واللہ وبلی واللہ کہنا منجملہ الحاد کے ہے ف ــــ قید ظلم سے معلوم ہوا کہ اصل معنی الحاد کے اسجگہ مراد نہین ہین بلکہ مراد وہ عدول عن القصد ہے جو متلبس بظلم ہو اور ظلم شامل ہے سائر معاصی کبائر و صغائر کو اسلئے کہ ہر معصیت کو صغیر ہو ظلم ہوتی ہے یہ وعید کہ ہم اوسکو مزا عذاب الیم کا چکھائینگے الحاد پر مترتب ہے اسی جگہ سے ابن عباس نے کہا ہے کہ سیئات مکہ معظمہ مضاعف ہوتے ہین جسطرح کہ حسنات مضاعف ہوا کرتے ہین مجاہد نے کہا ہے مراد مضاعفت سے زیادت قبح و عذاب ہے نہ وہ مضاعفت جو حسنات مین زیادہ کیجاتی ہے اسلئے کہ نصوص کا مصرح ہونا ساتھ اس امر کے کہ سیئہ کی جزا مثل سیئہ کے ہوتی ہے متعین ہے لکن ظاہر قول مجاہد وغیرہ کا یہ ہے کہ مراد حقیقت مضاعفت ہے اور اسکو اون نصوص سے ساتھ کسی دلیل کے جو نزدیک اونکے قائم ہے مستثنے بناتے ہین کیونکہ اگر وہ قائل حقیقت مضاعفت کے نہوتے تو خلاف جمہور کا اس بارہ مین نکرتے کیونکہ معصیت کرنا مکہ معظمہ مین بلا خلاف بہ نسبت اور جگہہ کے اقبح ہے اور دلیل اسپر کہ یہان فقط ارادہ کافی ہوتا ہے نظر بخصوصیت حرم یہ حدیث ابن مسعود ہے مرفوعاً و موقوفاً لکن وقف اشبہ ہے اگر کوئی آدمی مکہ معظمہ مین ارادہ الحاد بالظلم کا کرے اور وہ عدن ابین مین ہو تو بھی اللہ اوسکو مزا عذاب الیم کا چکھائیگا دوسرا لفظ بروایت ثوری یون ہے نہین ہے کوئی آدمی کہ ارادہ سیئہ کا کرے اور وہ اوسپر لکھہ لیجاوے مگر وہ آدمی جو عدن ابین مین یہ ارادہ کرے کہ وہ کسی شخص کو مکہ معظمہ مین قتل کریگا تو ضرور اللہ اوسکو مزا عذاب الیم کا چکھائیگا یہی قول ضحاک بن مزاحم کا بھی ہے +

ف ــــ ہمنے ذکر ان دونون کبیرہ کا یعنے استحلال و الحاد کا جدا گانہ بطور تغائر اس جگہہ اسلئے کیا ہے کہ حدیث مین ذکر استحلال کا ہمراہ دیگر کبائر نہ کیا نہ اسی لفظ سے آیا ہے اور اسجگہ

ذکر الحاد کا فرمایا ہے محتمل ہے کہ مراد دونون سے ایک ہی شئے ہو جو آیت مین ہے یا مراد اول سے
استحلال حرمت مکہ معظمہ کا ہو گو اندر حرم کے نہو اور مراد ثانی سے وقوع معصیت کا ہو اور یہ دونون
امر کبیرہ ہین جسطرح کہ جلال بلقینی نے اسطرف اشارہ کیا ہے کہ پہلے تو استحلال بیت الحرام کا
نام لیا ہے پھر بعد چند سطر کے ذکر الحاد فی الحرم کا کیا ہے اور آیت شریفہ سے مستدل ہو کر کہا ہے
کہ رابع عشر الحاد فی الحرم ہے اگرچہ ارادہ سے ہو انتہی اطلاق آیت سے یہ بات نکلتی ہے
کہ حرم مکہ مین ہر معصیت کبیرہ ہوتی ہے ابن عباس نے کہا ہے ظلم شامل ہے ہر معصیت کو
اور پہلے ذکر دشنام خادم اور لفظ لا واللہ یعنی حلف کاذب وغیرہ کا ہو چکا ہے کہ یہ الحاد ہے
اور عطا نے کہا ہے کہ داخل ہونا حرم مین بغیر احرام کے یا ارتکاب کرنا کسی شئے کا محظورات احرام
مین سے جیسے قتل صید یا قطع شجر ہے داخل الحاد ہے حدیث یعلی بن امیہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ
احتکار طعام کا حرم مین الحاد ہے رواہ ابوداؤد وابن ابی حاتم طبرانی کا لفظ ابن عمر سے
مرفوعاً یون ہے احتکار الطعام بمکۃ الحاد ظاہر یہ ہے کہ یہ امور جزئیات الحاد سے ہین
کچھ الحاد مختص باحتکار طعام نہین ہے بلکہ شامل ہے ہر معصیت کو گو ارادہ ہی سے کیون نہو
بعض مفسرین محدثین نے بعد ذکر آثار مذکورہ کے یون کہا ہے کہ یہ آثار اگرچہ دلیل ہین ان اشیاء
کے الحاد ہونے پر لکن عام تر ہین انسے یہ تو فقط تنبیہ ہے اغلظ تر پر انسے اسی لئے جبکہ
اصحاب فیل نے ارادہ تخریب بیت کا کیا تھا تو اللہ نے طیرا ابابیل کو بھیجکر حجارۃ سجیل سے اونکو
مار کر عصف ماکول کر دیا اور یہ واقعہ ایک عبرت دنکال ہوا واسطے مرید سوء کے ساتھ مکہ کے
اسیطرح وہ جیش جو زمانۂ مہدی علیہ السلام مین مکہ معظمہ پر چڑھائی کر کے آویگا سالا اندر زمین
کے دھس جاویگا احمد کا لفظ یہ ہے کہ ابن عمر نے ابن زبیر سے کہا کہ ای ابن زبیر تو الحاد کرنے سے
حرم خدا مین دورہ ہے حضرت کو سنا ہے فرماتے تھے سیلحد فیہ رجل من قریش
لو توزن ذنبہ بذنوب الثقلین لرجحت سو تو نظر کر پوشیدہ نرکھہ اسکو ابن عمرو سے بھی
اسیکی لگ بھگ روایت کیا ہے اس بنیاد پر جو گناہ اور جگہ صغائر ہین وہ مکہ معظمہ مین کبائر ہین

یعنی اوپر عقاب شدید ہے من حیث العمل نہ من حیث الذات مرتب ہے لکن اسدم وہ ایسے کبائر نہ شمار ہونگے جو کہ موجب فسق و قدح عدالت ہوں اسلئے کہ اس قول کا عموم ممکن نہیں ہے ورنہ اہل حرم عادل نہ ہونگے کیونکہ مون محقرات ذنوب و صغائر معاصی سے مستدر ہے اور قد یقع و حدیثا اسپر اجماع ہے کہ وہ لوگ صاحب عدالت ہیں باوجودیکہ یہ بات معلوم ہے کہ وہ ارتکاب صغائر کا کیا کرتے ہیں عصمت و حفظ بالکلیہ کمان ہے اس صورت میں تاویل کبیرہ ہونے کی متعین ہوگی اسلئے کہ جسنے اوسکو کبیرہ گنا ہے ممکن نہیں ہے کہ مراد اوسکی فعل کبیرہ حرم میں ہو کیونکہ یہ فسق و کبیرہ غیر حرم میں بھی ہوتا ہے پھر حرم کی کیا فضیلت اسدم شہری بلکہ مراد یہی ہے کہ اور جگہ کے صغائر مکہ میں کبائر ہو جاتے ہیں سو یہ مراد ظاہر میں مستحیل ہے اسلئے تاویل کرنا متعین ہوا

حکایت ایک ذکر شدت قبح معصیت و تعجیل عقاب کا گو صغیرہ ہو مگر عظیمہ میں یہ ہے کہ بعض طواف کرنے والوں نے طرف ایک امرد یا ایک عورت کے دیکھا تھا آکلمہ یہ کہ کمال پر آگئی انمیں سے ایک نے اپنا ہاتھ ایک عورت کے ہاتھ پر رکھدیا تھا دونوں ہاتھ چپک گئے لوگ اونکے پھڑانے سے عاجز آئے بعض علماء نے کہا وہ توبہ صادقہ کریں کہ پھر ایسا گناہ نہ کرینگے اور اللہ کی طرف اہتمال بجا لائیں چنانچہ جب ایسا کیا تو ہاتھ علیحدہ ہو گئے آسان دنیا کا قصہ خود مشہور ہے کہ اون دونوں نے اندر کعبہ کے زنا کیا تھا مسخ ہو کر بندر ہو گئے رہی یہ بات کہ ہم بعض کو دیکھتے ہیں کہ وہ اوسجگہ عصیان کرتا ہے اور اوسکے عقاب میں تعجیل نہیں ہوتی سو عاقل آدمی ایسی بات پر دھوکا نہیں کھاتا ہے اللہ کو کون شخص اسبات سے مانع ہے کہ وہ عقوبت ظاہری سے اشنع واقبح تر عقاب میں تعجیل نہ فرمائے دلکو مسخ کر دے حضرت حق سے دور ڈالدے ہدایت کے بعد حوایت اقبال کے بعد اعراض نصیب کرے عیاذا باللہ **حکایت** بعض اشخاص جسکو ہم پہچانتے تھے اور وہ ہیئت جمیلہ و فضل تام و تصون بالغ رکھتا تھا اوسنے لغزش کھائی ایک عورت کا بوسہ نزدیک حجر کے لیا وہ بالکل مسخ ہو کر بدصورت قبیح منظر بری حالت پر ہو گیا بدن و وجہ و عقل و کلام میں فنعوذ باللہ من الزلات ونسأله ان یعصمنا من الفتن الی الممات **حکایت** اسی طرح بعض اہل معرفت سے

سُنا ہے کہ ایک شخص نے مسجد حرام مین کوئی کام بیحیائی کا کیا تھا عاجلۃً عقاب شدید مین بدنا
ودیناً گرفتار ہوگیا اسیطرح ایک جماعت کا حال ہمنے اپنے اس زمانہ مین سنا ہے اگر تنگی مقام کی
اور خوف رسوائی کا اور طلب ستر نہوتا تو ہم اونکا حال بسبط سے لکھتے لکن اشارہ منفی ہے عبارہ سے
ہمارا مقصود اسجگہ یہ ہے کہ کبھی انسان کو یہ گھمنڈ و دھوکا ہوتا ہے کہ وہ عقوبت ظاہرہ کو نہ دیکھکر
خیال کرتا ہے کہ یہان گناہ پر عجلت نہین ہوتی ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے بلکہ جو کوئی مستعادی
ہوتا ہے اور امن مین ہوکر اقدام معصیت پر کرتا ہے اوسکے لئے تعجیل عقوبت کی ضرور ہوتی
ہے خواہ عقوبت ظاہرہ ہو یا باطنہ یہ عقوبت قبل اوس عذاب آخرت کے ہوتی ہے جسکے عظمت
کی طرف اللہ نے اشارہ فرمایا ہے بلکہ طرف عظمت عذاب دنیا کے بقولہ نذقہ من عذاب
الیم انتہی کلام الزواجر ف زواجر مین الحاد فی الحرم کو کبیرہ گناہ ہے مگر الحاد
فی اسماء اللہ تعالی کا ذکر نہین کیا حالانکہ وہ اکبر کبائر ہے قران پاک مین اوسکا ذکر آیا ہے اللہ
کے نام سے اشتقاق اسماء کرنا یا اپنی طرف سے اوسکا کوئی نام رکھنا اگرچہ مدح ہو ممنوع ہے
اسلئے کہ اللہ پاک کے سارے نام توقیفی ہین بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام
بھی اللہ کو اونہین ناموں سے پکارے ہو اسماء حسنی ہین نہ اون ناموں سے جنکا حکم نہین
دیا ہے گو وہ قران مین آئے ہون جیسے زارع منشی ماہد وغیرہ ✤

فصل

ڈرانا اہل مدینہ کو اور برا ارادہ کرنا ساتھہ اونکے اور نکالنا کسی حدث یعنی بدعت کا وہان اور جگہ دینا
کسی محدث یعنی بدعتی کو اوسجگہہ اور کاٹنا وہان کے درخت اور گھاس کا یہ سب امور کبائر ہین
حدیث سعد مین مرفوعاً آیا ہے کید نہین کرتا اہل مدینہ سے کوئی لکن پگل جاتا ہے جیسے نمک پانی
مین گھل جاتا ہے رواہ الشیخان مسلم کا لفظ یہ ہے ارادہ نہین کرتا ہے کوئی اہل مدینہ کا
ساتھہ برائی کے مگر گلا ڈالیگا اللہ اوسکو آگ مین جسطرح کہ تانبا پگل جاتا ہے یا نمک پانی مین

منذری نے کہا ہے کہ یہ حدیث ایک جماعت صحابہ سے صحاح وغیرہا مین مروی ہے احمد کا لفظ بسند صحیح یہ ہے جسنے ڈرایا اہل مدینہ کو اوسنے ڈرایا اوسکو جو درمیان دونون پہلو میرے کے ہے جابر راوی حدیث نے اسکی تفسیر یون کی ہے کہ جسنے مدینہ والون کو ڈرایا اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ڈرایا طبرانی کا لفظ باسناد جید یون ہے انی اللہ جو کوئی ظلم کرے اہل مدینہ پر یا ڈرائے اونکو تو ڈراتا ہو اوسکو اور اوسپر لعنت ہے اللہ و ملائکہ و سارے آدمیونکی قبول نہین ہے اوس سے صرف اور نہ عدل مراد صرف سے فرض یا تطوع یا توبہ یا اکتساب یا وزن یا قول ہے اور مراد عدل سے فرض یا تطوع یا فدیہ یا سارے اقوال ہین شیخین کا لفظ یہ ہے جسنے احداث کیا اوسمین کوئی حدث یا جگہ دی محدث کو تو اوسپر لعنت ہے اللہ و ملائکہ و سارے لوگونکی قبول نکریگا اللہ اوس سے دن قیامت کو کوئی صرف اور نہ عدل حافظ ابن القیم نے تصریح کی ہے ساتھ اسکے کہ استحلال حرم مدینہ کا کبیرہ ہے قیم ابن القیم نے کہا ہے یعنے نزدیک ائمہ ثلثہ کے برخلاف ابی حنیفہ و حریلیل حدیث مسلم کہ کسی نے انس سے کہا تھا کہ کیا رسول خدا صلعم نے مدینہ منورہ کو حرام کیا ہے کہا ہان حرام ہے کاٹی نہ جائے گھاس تازہ اوسکی جو کوئی یہ کام کرے اوسپر لعنت ہے اللہ و ملائکہ و سارے آدمیونکی ف اسکا کبیرہ گنا صریح مفاد ہے انہار صحیحہ کا ہمنے نہین دیکھا کہ کسیننے دو امر اول کو انمین سے باوجود ظہور کے کبائر مین شمار کیا ہو ہان بعض متاخرین نے یون کہا ہے کہ استحلال حرم مدینہ کا اور احداث کرنا اوسمین کبیرہ ہے زواجر مین اس جگہ بعض احادیث فضل مدینہ منورہ کے لکھے ہین حاجت ذکر کی اس جگہ نہین ہے کہ اونکا محل دوسرا ہے +

کتاب الاضحیہ یعنے قربانی عید الاضحے کی کرنا

ترک کرنا قربانی کا باوجود قدرت کے نزدیک قائل وجوب کے گناہ کبیرہ ہے ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی گنجایش پاوے قربانی کرنے کی پھر نکرے تو وہ ہماری عیدگاہ مین نہ آوے۔

ف اسکا کبیرہ ہونا ظاہر حدیث مذکور سے ہے اگرچہ ہمنے نہین دیکھا کہ کسی نے

اوسکی تصریح کی ہو کیونکہ منع مین حضور صلی سے وعید شدید آئی ہے شافعی وغیرہ جو قائل ندب اضحیہ ہین اونکا جواب یہ ہے کہ اگرچہ حاکم نے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے لیکن موقوفاً بھی روایت کیا ہے اور دون نے کہا کہ شاید اشبہ یہی موقوف ہے تو اس صورت مین حجت تمام نہوگی حالانکہ منع کرنا حضور سے ویسا ہے جیسا کہ پیاز لہسن گندنا کھانے والے کو مسجد مین آنیسے منع فرمایا ہے اس منع مین یہی تغلیظ ترک پر ہے نہ کوئی وعید فضائل اضاحی کے مقتضی ہین مزید اقتضاء شارع کو سات اضحیہ کے پس بس +

فصل بیچنا کھال قربانی کی کبیرہ ہے

حضرت نے فرمایا ہے جسنے بیچی کھال اضحیہ کی اوسکی قربانی نہوئی ف ہمنے نہین دیکھا کہ کسی نے اوسکو کبیرہ گناہ ہو لکن ظاہر حدیث کا مقتضا یہی ہے کیونکہ انتفاء اضحیہ کا بیع دلیل ہے وعید شدید البطال ثواب پر اس عبادت عظیمہ کے اصل سے کیونکہ ظاہر نفی موضوع ہے واسطے اصالت انتفاء ذات کی اصل سے اور یہ اوسکا مقتضا ہے گویا اضحیہ اوسکی ملک سے نکل کر ملک فقراء مین ہو جاتی ہے اب جو یہ اوسپر مستولی ہو بیع ہوا تو گویا مثل غاصب کے ٹھیرا اور غصب کبیرہ ہوتا ہے اسلئے میرے نزدیک اسکا کبیرہ گناہ واضح ہے اسی بیع کے ساتھ دینا کھال کا جزار کو اجرت مین ملحق ہے کیونکہ اسکو حرام کہا ہے اور جسطرح کہ بیع مین غصب ہے اسیطرح اسمین بھی ہے تو کیا دور ہے کہ یہ بھی مثل اعطاء اجرت جزار کے کبیرہ ہوا انتہی۔

ف رواجر مین اس حدیث کے راوی و مخرج کا نام نہین لیا ہے اسیطرح اکثر ابواب مین عادت صاحب رواجر کی یہ ہے کہ کہین نام راوی کا اور کہین نام مخرج کا اور کہین نام دونون کا نہین لیتے ہین اور کسی جگہ فقط نام راوی کا ذکر کرتے ہین اور کسی جگہ نام فقط مخرج کا اگر سب جگہ التزام رہتا کہ نام راوی حدیث اور مخرج کا لیتے تو بہت اچھی بات ہوتی کیونکہ یہ کتاب اپنے باب مین بے مثل و مثال ہے ایک فقط یہی نقصان اوسمین اکثر جگہ باقی رہگیا ہے۔

کتاب شکار اور ذبیحہ کی

مثلہ کرنا جانور کا جیسے ناک کان کاٹنا یا منہ پر داغ دینا یا اوسکا نشانہ بنانا یا قتل کرنا مگر نہ کھانے کے یا اچھی طرح ذبح کرنا کند چھری سے حلال کرنا گناہ کبیرہ ہے احمد کا لفظ بسند ثقات مرفوعاً یہ ہے جسنے مثلہ کیا کسی جاندار کو پھر توبہ نہ کی مثلہ کریگا اللہ اوسکو دن قیامت کے حدیث مالک بن نضلہ مین کان کاٹنے اور کسال سہاڑنے پر انکار فرمایا ہے ماوا ابن حبان مسلم مین آیا ہے ایک گدہے کے منہ پر داغ دیکھکر فرمایا لعن اللہ الذی وسمہ صحیحین مسلم مین ابن عمر سے مرفوعاً آیا ہے کہ لعنت کی ہے حضرت نے اوسپر جسنے کسی جاندار کو نشانہ بنایا نسائی و ابن حبان کا لفظ یہ ہے جسنے قتل کیا کسی چڑیا کو عبث وہ فریاد کریگی اللہ سے دن قیامت کو کہیگی اے رب فلان نے مجکو عبث یعنی ناحق مار ڈالا اور کسی منفعت کے لئے قتل نہین کیا دوسری روایت مین اتنا اور زیادہ کیا ہے یوچھا اوسکا حق کیا ہے فرمایا ذبح کرکے کھانے کے لئے سر کاٹکر نہ پھینکدے رواہ النسائی والحاکم وصححہ مسلم کا لفظ یہ ہے اللہ نے احسان ہر چیز پر لکھا ہے یعنی فرض کیا ہے سو جب تم قتل کرو تو اچھی طرح کرو جب ذبح کرو تو اچھی طرح کرو اپنی چھری کو تیز کرو ذبیحہ کو آرام دو ف ہمنے نہین دیکھا کہ کسینے ان پانچون باتو کو کبیرہ گناہ ہو لکن مسلم اول مین صریح وعید شدید آئی ہے اور دوم مین بتبیہ احادیث سے استفادہ تکبیر کا ہوتا ہے پھر ہمنے دیکھا کہ ایک جماعت نے مطلق تعذیب حیوان کو کبیرہ کہا ہے اور بعض نے حبس حیوان کو یہانتک کہ بھوک پیاس سے مرجائے کبیرہ گنا ہے اسیطرح منہ پر داغ دینے کو اور منہ پر مارنے کو بدلیل حدیث صحیح گربہ کے کہ ایک عورت بسبب اوسکے جہنم مین گئی شرح مسلم مین کہا ہے کہ وہ عورت مسلمان تھی اور یہ معصیت کبیرہ ہے انتہی *

فصل

ذبح کرنا نام پر غیر اللہ کے اس طرح پر کہ کافر ہو لینے مقصود اوس سے تعظیم مذبوح لہ ہو مثل تعظیم عبادت یا سجود کے گناہ کبیرہ ہے بلقینی وغیرہ نے اسی طرح اسکو شمار کیا ہے بدلیل قولہ تعالیٰ ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ وانہ لفسق یعنی حال یہ ہے کہ اوسکو واسطے غیر اللہ کے ذبح کیا ہے اور یہ فسق ہے او فسقا اھل لغیر اللہ بہ اس سے معلوم ہوا کہ متروک التسمیہ حلال ہے اسلئے ابن عباس نے کہا ہے کہ مراد اسجگہ مردار اور گلا گھونٹا ہوا ہے کلبی نے کہا یعنی جو ذبح کیا گیا ہے واسطے غیر اللہ کے عطا نے کہا حضرت نے نہی فرمائی ہے اون ذبائح سے جو قریش اور عرب اوثان کے لئے کرتے تھے مراد اوثان سے ہر شجر مدر قبر وغیرہا ہے جسکو لوگ پوجیں صنم بت کو کہتے ہیں اور وثن ہر معبود باطل کو کسی کا تھان ہو یا مکان یا گویا نشان شافعیہ نے کہا ہے اگر باسم اللہ واسم محمدؐ کہا ہے یا کسی کتابی نے واسطے گرجا گھر یا صلیب یا موسی عیسی یا لعبہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے یا واسطے تقرب سلطان یا غیر سلطان یا جن کے ذبح کیا تو یہ سب ذبائح حرام ہیں اور یہ کام کبیرہ ہے ٭

فصل سانڈ چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے

اللہ پاک نے فرمایا ما جعل اللہ من بحیرۃ ولا سائبۃ ولا وصیلہ ولا حام اور حضرت نے کہا ہے لیس منا من سیب السوائب فہ اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ ہمنے ذکر اوسکا نہیں دیکھا کیونکہ اسمیں تشبہ ہے ساتھ جاہلیت کے جو مقتضی ہے وعید شدید کو بلفظ لیس منا ٭

فصل

کتاب عقیقہ کی

کسی کا ملک الاملاک نام رکھنا کبیرہ حرام ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے غیظ آدمی باللہ پر روز قیامت کو اور اخبث آدمی وہ ہے جسکا نام ملک الاملاک رکھا جائے نہین ملک مگر اللہ تحقیق کا لفظ اخنع ہے سفیان نے کہا جیسے شاہنشاہ ابو عمرو نے کہا اخنع بمعنی اوضع ہے یعنی کمینہ تر ابن عیینہ نے کہا بمعنی ابشع یعنے قبح تر یا اقبح یا کرہ ہے اغیظ وہ ہے جسپر بہت غیظ آوے یعنی غصہ و غضب ہندی مین مہاراج بمعنی ملک الاملاک ہے ف اسکا کبیرہ صریح حدیث مذکور ہے اگرچہ ہمنے نہین دیکھا کہ کسی نے تصریح کی ہو پھر دیکھا کہ بعض نے تصریح کی ہے ائمہ شافعیہ کہتے ہین کہ ملک الاملاک یا شاہنشاہ نام رکھنا حرام ہے یہ وصف سوا اللہ کے غیر کا نہین ہو سکتا ہے حاکم الحکام و قاضی القضاۃ بھی اسیکے ملحق ہے لیکن اسمین کلام ہے جو ہمنے حاشیہ مناسک نووی مین مبحث طواف و سعی مین کیا ہے انتہی مین کہتا ہون ایسا نام رکھنا نزدیک محققین کے شرک فی التسمیہ ہے جسطرح کہ رسالہ دعایۃ الایمان مین بسط کیا گیا ہے

کتاب الاطعمہ

کھانا مسکر طاہر کا جیسے حشیشہ افیون شیکران یعنے بھنگ اور جیسے عنبر و زعفران و جوزۃ المطیب ہے کبیرہ ہے یہ سب اشیاء مسکر ہین جسطرح کہ نووی وغیرہ نے تصریح کی ہے مراد انکی اسکا سے جیسا دینا عقل کا ہے مگر نہ ہر اشد مسکر یہ کے کیونکہ یہ خصوصیات مسکر مائع کے ہین اوسکی بحث باب الاشربہ مین آئے گی ؎

زبنگ ہیچت اگر نیست این نہ بس کہ ترا	دمے ز دست سوئے عقل بے خبر دارد

اس بنیاد پر ان اشیاء کو مخدر کہنا کچھ سلفی مسکر کے نہین ہے سو صحیح یہ ہے کہ چیز مین مسکر مخدر ٹھیرین تو استعمال دونکا کبیرہ و فسق ہوگا مثل شراب کے اور جو وعیدات حق مین شراب

کے آئی ہین وہ سب حق مین مستعملین ان اشیاء کے جاری ہونگی بسبب اشتراک ہر دو نوع کے ازالۂ عقل
مین کیونکہ مقصود شارع کا بقاء عقل ہے اسلئے کہ عقل ایک آلہ ہے فہم کا اور اسی عقل سے انسان دیگر
حیوانات سے متمیز ٹھیرا ہے یہ عقل وسیلہ ہوتی ہے اثبار کمالات کو نقائص پر وہی وعید خمر جو مزیل
عقل ہے اسکی تعاطی و استعمال مین بھی وارد ہوگی ؎ ــــــ زواجر مین کہا ہے ہمنے ایک
کتاب لکھی ہے جسکا نام تحذیر الثقات عن استعمال الکفتہ والقات ہے اہل یمن نے
تین مصنفات دو تحریم مین اور ایک تحلیل مین لکھکر ہمارے پاس بھیجے تھے اور ہمسے بیان حق کا اس
بارہ مین چاہا تھا اوسپر ہمنے وہ کتاب تالیف کی اگرچہ ہمنے اوسمین جزم بحرمت کفتہ و قات نہین
کیا ہے بلکہ استطراد طرف ذکر بقیہ مسکرات و مخدرات جامدہ کے کیا ہے مگر بعض بسط کیا گیا ہے
اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ اصل تحریم مین ان سب کی حدیث احمد و ابو داؤد ہے کہ نہی
رسول اللہ صلعم عن کل مسکر و مفتر علماء نے کہا ہے مفتر ہر وہ چیز ہے جو فتور
لاوے یعنی سست کردے اور اطراف مین مورث حذر ہو یعنی اعضاء اوس سے سن ہوجائین
سو یہ سب مذکورات مسکر و مخدر و مفتر ہین قرافی و ابن تیمیہ نے تحریم حشیشہ پر اجماع نقل کیا ہے
مستحل کو کافر بتایا ہے اور یہ کہا ہے کہ ائمہ اربعہ نے اسمین کلام نہین کیا ہے اسلئے کہ یہ
حشیشہ اونکے زمانہ مین نہ تھا اسکا ظہور آخر صدی ششم و اول صدی ہفتم مین وقت ظہور دولت
تتار کے ہوا ہے ماوردی نے ایک یہ قول ذکر کیا ہے کہ وہ نبات جسمین شدت مسطر بہ ہے
اوسمین حد واجب ہوتی ہے انتہی تحریم جوزۃ الطیب یعنے جائفل کا فتوی تو ہمنے پہلے ہی
دیا تھا جبکہ درمیان اہل حرمین و مصر کے نزاع ہوا تھا لوگون نے تو اپنی رائے ظاہر کی تھی مگر
ہمکو ایک نقل بھی ہاتھ آگئی تھی کہ ابن دقیق العید نے جوز کو مسکر کہا ہے اور شافعیہ و مالکیہ متاخرین نے
اونکی نقل پر اعتماد کیا ہے بلکہ ابن العماد نے قیاس حشیشہ کا جوز پر کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ خشک و تر
حشیشہ مین کچھ فرق نہین ہے بلکہ صواب یہ ہے کہ وہ ملحق ہے ساتھ جوزۃ الطیب و زعفران و عنبر
وافیون و بیج کے اور یہ سب مسکرات مخدرات ہین غرضکہ تحریم جوز مین حنابلہ بھی ساتھ مالکیہ و شافعیہ کے شریک ہین

اور اوسکا مسکر بتاتے ہین یہ ہے حنفیہ سو فتاوی مرغینانی مین کہا ہے کہ بنج و شیرہ اسپ پادہ حرام ہے مگر شارب پر حد نہین ہے انتہی سو جوز مثل بنج کے ہے اس بنیاد پر قائل ہونا حنفیہ کا ساتھ اسکار جوز کے لازم آتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ جوز نزدیک ائمہ اربعہ کے بالنص اور نزدیک حنفیہ کے بالاقتضا حرام ہے خواہ بوجہ اسکار خواہ بوجہ تخدیر اور اصل اسکی حشیشہ ہے جسکا قیاس جوز پر کیا گیا ہے مراد مسکر حشیشہ وجوز سے اس جگہ حذر ہے کیونکہ شان مسکر خمر کی یہ ہے کہ اوس سے نشاط و نشاط و طرب و عربدہ و حمیت پیدا ہوتا ہے اور شان مسکر حشیشہ کی یہ ہے کہ اوس سے اضداد ان احوال کے پیدا ہوتے ہین جیسے تخدیر بدن فتور تن طول سکوت و خواب و عدم حمیت اس سے معلوم ہوا کہ جسنے حشیشہ کو مسکر کہا ہے اور جسنے تعبیر بخدر و افساد کیا ہے دونون قول مین کچھ خلاف نہین ہے اب اگر کوئی بعد اس بیان کے زعم اوسکی حلت کا کریگا یا قائل عدم تخدیر و اسکار کا ہوگا تو لایق تعزیر بلیغ ٹھیریگا بلکہ ابن تیمیہ اور حنابلہ نے یہ کہا ہے من زعم حل الحشیشۃ کفر اس لئے انسان کو چاہیے کہ وقوع سے اس ورطہ مین حذر کرے انتہی حوالہ ہان شرح عاوی صغیر مین حشیشہ کو سکنجبین کہا ہے بنیاد مسکر پر سو یہ غلط ہے ابن تیمیہ نے کتاب السیاسۃ مین یہ لکھا ہے ان الحد واجب فی الحشیشۃ کالخمر اور اوسکی نجاست مین مین قول ذکر کئے ہین پھر کہا ہے فقیل نجسۃ وھو الصحیح انتہی ابن حجر نے کہا ہے کہ ایک تیسری قسم قنب ہندی کی وہ ہے جسکا نام حشیشہ ہے وہ بھی سخت مسکر ہوتی ہے اگر انسان ایک دو درہم اوسمین سے کھالے اور زیادہ کھالے تو حد رسوبت کو پہنچے اوسکے استعمال سے عقل مختل ہوجاتی ہے نوبت جنون کی آتی ہے کبھی قاتل بھی ہوتا ہے بعض اہل علم نے کہا ہے حشیشہ مین ایک سو بیس مضرتین ہین نرواجر مین اوسکو گن کر بتایا ہے پھر کہا ہے کہ ان سب کا کبائر گنا ظاہر ہے ابو زرعہ نے تصریح کی ہے کہ وہ مثل خمر کے ہین بلکہ ذہبی نے کہا ہے کہ نجاست و حد مین مثل شراب کے ہین بلکہ یہانتک کہا ہے کہ خمر سے بھی اخبث تر ہین اسلئے کہ عقل و مزاج کو فاسد کر دیتی ہین مستعملین مین تخنث یعنے ابنہ و دیاثت

وقوادت آجاتی ہے اور یہ سب روکنے والی ہین اللہ کے ذکر و نماز سے مگر بعض متاخرین نے
مدین توقف کیا ہے تعذیر روا رکھی ہے بہرحال یہ سب داخل ہین محرمات خدا اور رسول مین
اور لفظاً و معنیً حکم مین خمر کے ہین حضرت نے فرمایا ہے کل مسکر حرام اور دوسرا لفظ یہ ہے
ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام اور کسی نوع مین فرق نہین کیا ہے ماکول ہو یا مشروب حالانکہ
کبھی خمر کو روٹی سے کہاتے ہین اور کبھی حشیشہ کو تپلا کر کے پیتے ہین سلف نے ذکر اوسکا
اسلیے نہین کیا ہے کہ اونکے زمانے مین حشیشہ نہ تھا انتہی کلام الذہبی ملخصاً زواجر مین
کہا ہے کہ نجاست وحد کا جو ذکر کیا ہے یہ ضعیف ہے انتہی ف یہ سب
ترجمہ تھا کلام زواجر کا بطور تلخیص لکن اسمین بہت کچھ بحث باقی ہے خصوصاً بابت نجاست وحد
کے اسلیے کہ شراب بنص قطعی حرام ہے گو ایک ہی قطرہ کیون نہو لکن حرمت و نجاست مین کوئی
ملازمت نہین ہے رہی تمباکو جسکو عرف مین تتن و تنباک وغیرہا کہتے ہین اوسکے مسکر ہونے مین
کلام ہے جب تک کہ اسکا اوسکا یقیناً ثابت نہو تب تک اباحت و برارت اصلیہ پر باقی
ہے تمام بحث مسکرات کی ہمنے کتاب دلیل الطالب مین لکھی ہے اور ادلۂ صحیحہ سے اوسکو
مضبوط کیا ہے اوسکی طرف مراجعت کرنیسے حق واضح ہو جائیگا ٭

فصل

کہانا خون روان یا گوشت خوک یا مردار کا یا جو چیز کہ اوس سے ملحق ہے غیر حالت مخمصہ مین
گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر
وما اہل لغیر اللہ بہ والمنخنقۃ والموقوذۃ والمتردیۃ والنطیحۃ وما اکل
السبع الا ما ذکیتم وما ذبح علی النصب وان تستقسموا بالازلام ذلکم فسق
دوسری آیت مین ارشاد کیا ہے الا ان یکون میتۃ او دما مسفوحا او لحم خنزیر
فانہ رجس پہلی آیت مین اللہ پاک نے گیارہ چیزین ذکر فرمائین ایک مردار سوا اوس کے پچھلی

اور ٹڈی اور حنفیہ مستثنیٰ ہیں بدلیل حدیث صحیحین وغیرہا دوسری چیز خون ہے اوس سے وہ خون
ہے جو رگوں اور گوشت میں لپٹا ہو قید روان سے کبد و طحال مستثنیٰ ہے بدلیل حدیث صحیح تیسری
خنزیر قرطبی نے کہا ہے سارا خنزیر حرام ہے مگر بال کہ اوس سے گانٹھنا جائز ہے انتہی زواجر
میں کہا ہے کہ ہمارے مذہب میں بھی خرز بشعر خوک جائز ہے بلکہ خوک آبی ماکول ہے چوتھی ما اہل
لغیر اللہ ہے یعنی وہ جانور جو نام پر کسی بت کے ذبح کیا گیا ہو اہلال کہتے ہیں رفع صوت کو ایک
جماعت نے کہا ہے کہ جو واسطے ہوا نسبت و اصنام کے ذبح کیا جاتا ہے وہ ما اہل لغیر اللہ بہ ہے
انتہی لفظ طاغوت میں ہر معبود باطل داخل ہے انسان ہو یا شجر مدر قبر وغیرہا جب اوسکو واسطے
غیر اللہ کے ٹھیرایا اور اوس غیر کے نام سے پکارا کہ یہ گاؤ سید احمد کبیر کی ہے اور یہ بکری شیخ سعدی
کی اور یہ مرغا زین خان کا تو وہ ذبیحہ حرام ہو گیا اور فاعل مرتد ٹھیرا گو وقت ذبح کے اوس
غیر کا نام نہیں لیا ہے حرام چیز تشہیر سے وقت ذبح کے حلال نہیں ہو سکتی ہے نہ حلال جانور
ترک تسمیہ سے سہواً حرام ہو جاتا ہے تعلبی نے کہا ہے کہ جسپر غیر اللہ کا نام لیا ہے وہ ما اہل
لغیر اللہ ہے فخر رازی نے کہا یہ قول اولی ہے اسلئے کہ لفظ آیت سے بہت مطابق ہے علما نے
کہا ہے اگر ذبح کیا مسلمان نے کوئی ذبیحہ اور قصد اوس سے تقرب الی غیر اللہ ہے تو وہ مسلمان
مرتد ہو گیا اور اوسکا ذبیحہ مرتد کا ذبیحہ ہے ہاں ذبائح اہل کتاب حلال ہیں **لقولہ تعالے**
وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم ہاں اگر نام مسیح پر ذبح کیا ہے تو نزدیک ائمہ اربعہ
وغیرہم کے حلال نہیں ہے **حکایت** ایک عورت آسودہ حال نے ایک اونٹ اپنے
کھیل تماشے کے لئے ذبح کیا تھا ابن عباس سے پوچھا کہا اوسکا کھانا حلال نہیں ہے اسلئے کہ
وہ صنم کے لئے ذبح کیا گیا ہے پانچویں گلا گھونٹا ہوا اہل جاہلیت حیوان کا گلا گھونٹتے جب مرجاتا
اوسکو کھاتے چھٹے چوٹیلا جو چوٹ لگ کر مر گیا ہے غلیلہ کا مارا ہوا بھی اسی حکم میں ہے کیونکہ
وہ چوٹ سے مرا ہے خون نہیں بہا ساتویں گرا ہوا پہاڑ یا درخت سے یا کنوئے میں آٹھویں
سینگ کا مارا ہوا جسکو دوسرے جانور نے اپنی سینگ سے ہلاک کیا ہے دسویں جسکو کسی جانور

درندہ نے توڑا اور کھایا ہے لیکن اگر حیات باقی ہے اور اوسکو ذبح کرلیا ہے تو پھر کھانا اوسکا حلال ہے یہی حکم منخنقہ اور مابعد کا ہے گیارہوین وہ جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا ہے مراد نصب سے وہ پتھر ہین جنپر جانور کا گلا کاٹتے تھے یا بت ہین مجاہد و قتادہ و ابن جریج نے کہا ہے گرد کعبہ کے تین سو ساٹھ پتھر تھے منصوب اہل جاہلیت اونکو پوجتے اونکی تعظیم کرتے اونکے لئے جانور ذبح کرتے وہ کچھ صورتین اور اصنام نہ تھے اصنام وہ ہوتے ہین جو مصور و منقوش ہون یہ خون اون پتھرون کو لگاتے اور گوشت اونپر رکھتے بارہوین پانسی ڈالنے سے منع فرمایا وہ سات پانسی تھی اونسے اپنی حاجات مین احکام لیتے اللہ پاک نے ان سب سے نہی فرمائی اور سب کو حرام کیا اور فرمایا کہ یہ سب فسق ہے ایک جماعت نے کہا ہے کہ مراد اس آیت سے قمار ہے یہ ازلام کعاب فارس و روم تھے شعبی نے کہا ازلام عرب مین ہوتی ہین اور کعاب عجم مین ف ان تینون کا کبیرہ ہونا ظاہر ہر دو آیات کریمہ سے ہے ۔

فصل جلانا جاندار کا آگ مین کبیرہ ہے

حدیث صحیح مین آیا ہے مین تمکو حکم دیتا تھا کہ تم جلاد و فلان اور فلان کو آگ مین سو آگ سے عذاب کرنا اللہ کا کام ہے اگر تم اونکو پاؤ تو قتل کرو ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے ایک قریہ نمل کو جلا ہوا دیکھکر پوچھا اسکو کسنے جلایا ہے ہمنے کہا کہ ہمنے فرمایا آگ سے عذاب کرنا لایق نہین ہے مگر رب النار کو ف یہ گناہ علی الاطلاق کبیرہ گنا گیا ہے خواہ ماکول ہو یا غیر ماکول اور صغیر ہو یا کبیر مگر رافعی و اذرعی نے اطلاق مین توقف کیا ہے سو جبکہ دھوپ مین عذاب کرنا ممنوع ہے تو احراق بالنار بالاولی کبیرہ ہوگا ۔

فصل کھانا کسی شئی نجس و مستقذر اور ضرر کا گناہ کبیرہ ہے

بعض متاخرین نے تصریح کی ہے ساتھ اسکی پہلی بات کی دلیل قیاس ہے مردار پر کہ اوسکا

کھانا اسی لئے حرام ہے کہ وہ نجس ہے اور اللہ نے اوسکو فسق فرمایا ہے سو ہر نجاست غیر منفولحق ہوگی ساتھ اوسکے اسیطرح ہر مستقذر لینے وہ غیر جس سے گھن آتی ہے جیسے آب بینی اور منی ملحق بہ نجاست ہے سفر اسلئے کبیرہ ہے کہ مفسد عقل و بدن ہوتا ہے سو جسطرح اضرار غیر کا حرام ہے اسی طرح اضرار اپنے نفس کا کبیرہ ہے بلکہ حفظ نفس حفظ غیر سے اہم ہے **ف** شافعیہ نے کہا ہے کہ ہر طاہر مضر بدن کا جیسے مٹی اور زہر وافیون حرام ہے مگر قلیل بضرورت حاجت تداوی کے ہمراہ غلبہ سلامت کے اسیطرح سفر عقل کا جیسے نبات مسکر غیر مطرب بقول دو طبیب عدل کے اور جس تریاق میں گوشت سانپ کا ملا ہے اوسکا کھانا بھی حرام ہے مگر ویسی ہی ضرورت میں جسمیں اکل مردار جائز ہوتا ہے **ف** اگر ساری زمین میں حرام عام ہوجائے اور حلال باقی نہ رہے اور توقع شناخت ارباب کی بھی جاتی رہی تو تناول کرنا بقدر حاجت کے اوس سے جائز ہے تنعم نکرے یہ کچھ ضرورت پر موقوف نہیں ہے انتہی

کتاب البیع

بیچنا آزاد کا کبیرہ گناہ ہے حدیث ابوہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے اللہ فرماتا ہے تین شخص ہیں کہ میں اوسکا خصم ہونگا دن قیامت کو اور جسکا میں خصم ہوا وہ ہار گیا ایک وہ شخص ہو کہ میرے سبب سے کچھ دیا گیا ہے پھر اوسنے غدر کیا دوسرا وہ آدمی جسنے کسی آزاد کو فروخت کرکے اوسکی قیمت کھائی ہے تیسرا وہ شخص جسنے مزدور سے پورا کام لیا ہے اور اوسکی پوری مزدوری نہ دی رواہ البخاری وابن ماجۃ وغیرھما **ف** اسکا کبیرہ گناہ صریح مفاد وعید شدید حدیث مذکور ہے بعض متاخرین نے اسکی تصریح بھی کی طحاوی نے کہا ہے اول اسلام میں قرضدار کو عوض قرض کے بیچ ڈالتے تھے وہ حکم منسوخ ہوگیا +

فصل

کھانا اور کھلانا سود کا اور کتابت اور گواہی اور سعی اور اعانت کرنا اوسمین گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے الذین یاکلون الربا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس ذلک بانہم قالوا انما البیع مثل الربا واحل اللہ البیع وحرم الربا فمن جاءہ موعظۃ من ربہ فانتہی فلہ ما سلف وامرہ الی اللہ ومن عاد فاولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون یمحق اللہ الربا ویربی الصدقات واللہ لا یحب کل کفار اثیم **وقال تعالی** یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربا ان کنتم مومنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ وان تبتم فلکم رءوس اموالکم لا تظلمون ولا تظلمون وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ وان تصدقوا خیر لکم ان کنتم تعلمون واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ ثم توفی کل نفس ما کسبت وہم لا یظلمون **وقال تعالی** یا ایہا الذین امنوا لا تاکلوا الربا اضعافا مضاعفۃ واتقوا اللہ لعلکم تفلحون واتقوا النار التی اعدت للکافرین ان آیتون مین تامل کرنیسے حال عقوبت اکل ربا کا منکشف ہوتا ہے ربا تین قسم ہے ایک ربا فضل جیسے ایک سیر گیہون کو کم یا زیادہ سیر بھر گیہون سے بیچنا یا ایک درہم چاندی کو ایک درہم چاندی سے کم یا زیادہ پر فروخت کرنا دوسرے ربا النسیہ جیسے ایک سیر گندم کو سیر بھر گندم سے یا ایک درہم سونے کو ایک درہم سونے سے یا ایک صاع گندم کو ایک صاع جو یا زیادہ سے یا ایک درہم سونے کو ایک درہم چاندی یا زیادہ سے دست بدست بیچنا تیسرے ربا النسار جیسے فروخت کرنا ایک صاع گیہون کا ایک صاع گیہون سے یا ایک درہم چاندی کا ایک درہم چاندی سے لکن ہمراہ تاجیل احد بدلہا کے متولی نے ایک قسم چہارم اور بتائی ہے جسکو ربا قرض کہتے ہین لکن مرجع اوسکا وہی ربا فضل ہے زواجر مین اسکا

بیان صورت اور بیان معنی کی بات مین بسبط کرکے کہا ہے کہ عقوبت و معصیت ربا کی حدیث مین جو آئی ہے اکل ربا کو منجملہ سبع موبقات کے حدیث ابوہریرہ مین نزدیک شیخین و ابوداؤد و نسائی کی تنہا کیا ہے مسلم و نسائی مین آکل و موکل ربا پر لعنت کی ہے دوسرے لفظ مین کاتب و شاہدین کو بھی ملعون فرمایا ہے اور کہا ہے کہ ہم سوا ہیں یعنی وہ سب معصیت مین یکسان ہین بزار کا لفظ روایت صحیح یون ہے کہ ربا کچھ اوپر ستر اب ہے اور شرک بھی مثل اوسکے ہے یعنی ستر باب کسی حدیث مین ربا کو تیس زنا سے سخت تر بتایا ہے زواجر مین بہت سی احادیث وعیدات شدیدات ربا کی جمع کی ہین ف ربا کے کبیرہ ہونے پر سب کا اطباق ہے خود حدیث مین اوسکو کبیرہ کہا ہے بلکہ اوسکا نام اکبر کبائر کہا ہے احادیث سے مستفاد ہوا کہ آکل ربا و موکل و کاتب و شاہد و ساعی و معین سب سب فاسق ہیں اور جس کسی شے کا ربا مین دخل ہے وہ کبیرہ ہے +

فصل

ربا و حیلہ مین حیلہ کا لگانا نزدیک قائل تحریم ربا کے گناہ کبیرہ ہے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ یون وارد ہوا ہے کہ سود خوار شکل مین سانگ و خوک کے محشور ہونگے اسلئے کہ وہ واسطے ربا خواری کے حیلہ لگاتے تھے جسطرح کہ اصحاب سبت نے واسطے شکار ماہی کے حیلہ لگالا تھا آخر اللہ نے اونکو مسخ کردیا بندر و سور بنادیا اسی طرح اون لوگون کا حال ہوگا جو انواع حیل واسطے اکل ربا کے لگالیتے ہین کیونکہ اللہ پر حیل محتالین کے مخفی نہین رہ سکتے ابوایوب سختیانی نے کہا ہے فریب دیتے ہین اللہ کو جیسے فریب دیتے ہین آدمی کو اگر کام عیانا کرتے تو اونپر آسان ہوتا ف حیلہ ربا وغیرہ مین کرنا نزدیک امام مالک و امام احمد کے حرام ہے مذہب شافعی و ابوحنیفہ کا یہ ہے کہ حیلہ ربا وغیرہ مین کرنا جائز ہے اکی دلیل حدیث تمر خیبر ہے کہ اوسمین تمر ردی کا درہم سے بیچکر تمر جید کا خریدکر نا تعلیم فرمایا ہے انتہے لکن ذیل استدلال کا اس مسئلہ مین طویل ہے ہمنے اس مسئلہ کو کتاب دلیل الطالب مین بسط

سے لکھا ہے اوسکی طرف مراجعت کرنا چاہیئے ✣

کتاب المناهی من البیوع

منع کرنا نہی کا گناہ کبیرہ ہے حدیث بریدہ مین منجملہ اکبر کبائر کے منع فحل کو بھی ذکر کیا ہے ردالمحتار — اسکا کبیرہ ہونا کلام جلال بلقینی مین آیا ہے لکن اونہون نے اسناد اس حدیث کو ضعیف بتایا ہے اور کہا ہے کہ اسکا ضرر اتنا نہین ہے جتنا کہ اور کبائر کا ہوتا ہے انتہی عاریت نر دینا نر کا واسطے ضراب کے غایت امر یہ ہے کہ مکروہ ہو اور بر تقدیر صحت کے حمل اوسکا اضطرار اہل ناحیہ پر ممکن ہے جبکہ اوس ناحیہ مین سوا اوسکے اور کوئی نر موجود نہو اور سدم اگر وجوب تمکین فحل کی ضراب سے قائل ہون تو کچھ دور نہین ہے اسلئے کہ ولادت اناث مین حیات ارواح وابدان ہے البان وغیرہ سے لکن منفعت مین لینا نر کا لازم نہین آتا ہے بلکہ اجرت سے لیکر کام نکالے ✣

فصل

کھانا مال کا بیوعات فاسدہ وسائر وجوہ محرمہ اکتساب سے گناہ کبیرہ ہے اللہ پاک نے فرمایا ہے یا ایہا الذین امنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل کسی نے کہا کہ مراد اس سے ربا وقمار وغصب وسرقہ وخیانت وشہادت زور واخذ مال بحلف دروغ ہے اور ابن عباس نے کہا ہے مراد لینا ہے انسان کا مال کو بغیر عوض بعض نے کہا ہے کہ مراد عقود فاسدہ ہین ٹھیک بات اسجگہ ابن مسعود کی بات ہے کہ یہ آیت محکمہ ہے نہ منسوخ اور نہ قیامت تک منسوخ ہوگی انتہی یہ اسلئے کہ اکل بالباطل شامل ہے ہر مال ماخوذ بغیر حق کو خواہ بطور ظلم ہو جیسے غصب خیانت سرقہ یا بطور استہزاء ولعب جیسے مال ماخوذ بذریعہ قمار ولاہی یا بطور مکر وخدیعت جیسے مال ماخوذ بواسطہ عقد فاسد بعض علماء نے کہا ہے یہ آیت شامل ہے اس بات کو بھی

کہ کوئی انسان خود اپنا مال باطل سے کھاوے اس طرح پر کہ اوس مال کو حرام مین اوٹھاوے یا
کھانا خبیث مال ہا سوا اوسکی وہی مثالین ہین جو گزین پکین حدیث شریف مین یہی بہت کچھ
تفصیلات بابت اس لکل مال بالباطل کے آئے ہین ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے اللہ پاک
ہے قبول نہین کرتا مگر پاک کو اور اللہ نے مومنون کو وہی حکم دیا ہے جو رسولون کو دیا تھا فرمایا
ہے یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا **وقال تعالی** یا ایھا
الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقنا کم پھر ایک شخص کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے
گرد آلودہ پریشان حال ہے ہاتھ طرف آسمان کے لمبے کرکے اے رب اے رب کہتا ہے
حالانکہ اوسکا کھانا حرام ہے پینا حرام ہے پہننا حرام ہے حرام سے پالا گیا ہے پھر اوسکی دعا
کسطرح قبول ہو رواہ مسلم وغیرہ طبرانی کا لفظ باسناد حسن یہ ہے کہ طلب کرنا حلال
کا واجب ہے ہر مسلمان پر طبرانی و بیہقی کا دوسرا لفظ یہ ہے کہ طلب کرنا حلال کا ایک فرض ہے
بعد فرائض کے ترمذی کا لفظ بسند حسن صحیح غریب یہ ہے جسنے کمایا پاک اور عمل کیا سنت مین
اور امن مین رہے لوگ اوسکی آفات سے وہ جنت مین جاویگا حاکم نے اسکو صحیح کہا ہے
احمد کا لفظ ابن عمر سے یہ ہے جسنے خرید کیا ایک کپڑا دس درہم کو اور اوسمین ایک درہم حرام ہے
تو قبول نکریگا اللہ عزوجل نماز اوسکی جب تک کہ وہ کپڑا اوسکے تن پر ہے بیہقی کا لفظ یہ ہے
جسنے خرید کیا مال چوری کا اور وہ جانتا ہے کہ یہ سرقہ ہے وہ شریک ہوا اوسکے عار و گناہ
مین منذری نے کہا اسکی سند مین احتمال تحسین کا ہے اور اشبہ یہ ہے کہ موقوف ہو
حاکم کا لفظ یہ ہے جسنے جمع کیا مال حرام پھر صدقہ دیا تو نہین ہے اوسکے لئے کچھ اجر اوسمین
بلکہ اوسکا وبال ہے اوسپر طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے کمایا مال حرام پھر آزاد کیا یا صلہ رحم کیا تو
یہ بوجھ ہے اوسپر احمد کا لفظ بسند حسن یہ ہے نہین کماتا کوئی بندہ مال حرام پھر تصدق کرتا ہے
اوس سے کہ قبول کیا جاوے اوس سے اور نہین خرچ کرتا ہے اوس سے کہ برکت دیجاوے
اوسمین اور نہین چھوڑ جاتا ہے پیچھے اپنے مگر ہوتا ہے توشہ اوسکا طرف جہنم کے العدیث

کو بدی سے محو نہین کرتا ہے ولکن بدی کو نیکی سے مٹاتا ہے خبیث کو خبیث محو نہین کرتا
ترمذی کا لفظ بسند حسن صحیح غریب یون ہے کہ حضرت سے پوچھا کون چیز لوگون کو آگ مین بہت
داخل کرتی ہے فرمایا منھ اور شرمگاہ یعنے مال حرام کھانا بدکاری کرنا بیہقی کا لفظ یہ ہے
دنیا سرسبز و شیرین ہے جسنے کمایا اوسمین مال غیر حلال پھر خرچ کیا اوسکو بیجا تو وارد کریگا اوسکو
اللہ گھر مین خوار ہی کے سہت سے خوض کرنیوالے ہین مال مین اللہ و رسول کے اونکے لئے
آگ ہوگی دن قیامت کو اللہ تعالی فرماتا ہے کلما خبت زدناھم سعیرا ابن حبان کا
لفظ یہ ہے داخل نہوگا جنت مین وہ گوشت و خون جو اوگے ہین سحت یعنی مال حرام سے
آگ لایق تر ہے ساتھہ اونکے ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ نہین بڑہتا کوئی گوشت سحت سے مگر
آگ اولی ہوتی ہے ساتھہ اوسکے سحت کہتے ہین حرام اور ناپاک کمائی کو دوسرا لفظ بسند
حسن یہ ہے لا یدخل الجنۃ جسد غذی بحرام ف اسکا کبیر و گناصیح مفاد
احادیث مذکورہ ہے کیونکہ یہ ظاہر ظہور کھانا ہے مال لوگون کا ناحق و نا روا علمانے کہا ہے داخل
ہین اس باب مین مکاس و خائن و سارق و بطاط و آکل ربا و موکل ربا و آکل مال یتیم و شاہد
زور اور جاحد عاریت اور رشوت خوار اور کم کرنیوالا پیمانہ و وزن کا اور فروخت کرنے والا شی
عیب دار کا عیب چھپاکر اور مقامر و ساحر و منجم و مصور و کاہن و زانیہ و ناسخہ و دلال جبا
اپنی اجرت بغیر اذن بالغ کے لیوے اور مشتری کو خبر زاید کی دیوے اور کہانیوالا قیمت آزاد
کی انتہی یہ قول مؤید ہے اسکو کہ لفظ باطل آیت شریف مین شامل ہے ان سب اشیا کو اور
جو کچھہ کہ اس معنی مین داخل ہے ہر شئے سے کہ بغیر وجہ شرعی کے لی گئی ہے حدیث مین آیا
ہے لائے جاوینگے دن قیامت کو کچھہ لوگ جنکے حسنات مثل پہاڑ تہامہ کے ہونگے یہانتک
کہ جب وہ آوینگے تو اللہ اون نیکیون کو ہبا رمنثور کردیگا اور اونکو جہنم مین پھینک دیگا
کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ کیونکر ہوگا فرمایا وہ نماز پڑہتے تھے روزہ رکھتے
تھے زکوۃ دیتے تھے حج کرتے تھے اتنی بات تھی کہ جب کوئی شے حرام اونکے سامنے آتی تو اوسکو

لے لیتے اسنے اللہ نے اوسکا اعمال حبط کردئے **حکایت** ایک مرد صالح کو خواب
مین دیکھا پوچھا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا اچھا کیا کفن مین جنت سے بھیجی ہوئی
عوض ایک سوئی کے جو مینے ماریت لیکر واپس نہین کی تھی سنیان فوری کہتے ہین مطلب
کرنا حرام کا طاعت مین ایسا ہے جیسے کپڑے کو پیشاب سے دھوکر پاک کرنا عمر رضی اللہ عنہ
نے کہا ہے ہم نو حصہ حلال کو چھوڑ دیتے تھے ڈر سے دام مین پڑنے کے حدیث
مین آیا ہے جو کوئی حج کرتا ہے مال حرام سے اور لبیک کہتا ہے اللہ فرماتا ہے لا لبیک
ولا سعدیک وحجک مردود علیک دوسری حدیث مین ہے کہ حلال روشن ہے اور
حرام روشن ہے اور دونون کے بیچ مین شبہات ہین جسنے چھوڑا اوس چیز کو جو اوسکو شبہ
ہوئی ہے اوسپر گناہ ست تو وہ چھوڑیگا اوسکو جسکا گناہ ہونا ظاہر ہے پہلے سے اور جسنے
جرارت کی وہ قریب ہے کہ گر پڑیگا اوسمین جسکا گناہ ہونا ظاہر ہے معاصی اللہ کے حمی
ہین جو گرد حمی کے چریگا نزدیک ہے کہ اوسمین جا گریگا +

فصل احتکار گناہ کبیرہ ہے

حضرت نے فرمایا جسے احتکار کیا طعام کا وہ خاطی ہے رواہ مسلم وابو داؤد ابن ماجہ
کا لفظ یہ ہے احتکار نہین کرتا مگر خاطی اسکو ترمذی نے صحیح کہا ہے اہل لغت کہتے ہین
خاطی بہمزہ بمعنی عاصی ہے احمد وابو یعلی وبزار وحاکم کا لفظ یہ ہے جسنے احتکار کیا طعام کا
چالیس رات برسی ہوا وہ اللہ سے اور بری ہوا اللہ اوس سے منذری نے کہا اسکے
متن مین غرابت ہے اور بعض اسانید اس حدیث کے جید ہین دوسری حدیث مین ہے اللہ
کو مرزوق اور محتکر کو ملعون فرمایا ہے رواہ ابن ماجۃ والحاکم اسکی سند مین ضعف
شدید ہے ابن ماجہ کا لفظ بسند جید یہ ہے جسنے احتکار کیا مسلمانون پر اونکے طعام کا اللہ
اوسکو جذامی و مفلس کردیگا حاکم کا لفظ یہ ہے جو شخص داخل ہوا کسی شئے مین نرخ سے

مسلمانون کے گران کرنا ہے نرخ کو اوپر تو حق ہے اللہ پر یہ کہ ڈالے اوسکو جہنم مین سزا اوسکا پہنچے ہوگا
اور مکہ معظمہ مین احتکار کرنا داخل الحاد ہے ف ــــــ اسکا کبیرہ گنا مطابق ظاہر احادیث
مذکورہ کے ہے کیونکہ احتکار پر وعید لعنت و برارت و حذام و افلاس و عصیان و خطا کی آئی ہے
کبیرہ ہونیکے لئے لعن و وعید انمین سے کافی ہے مراد احتکار سے روکنا غلہ کا ہے واسطے تنگی
نرخ کے لعض نے کہا غیر قوت مین احتکار نہین ہوتا ہے لعض نے کہا کپڑے مین بھی احتکار ہے
حکمت تحریم احتکار مین دفع ضرر ہے عام لوگون سے اسی لئے علما نے اجماع کیا ہے اسپر کہ اگر
ایک انسان کے پاس طعام ہو اور لوگ اوسکی طرف مضطر ہون تو اوسپر جبر کرکے فروخت کرائین
تاکہ لوگون سے ضرر دور ہو ٭

فصل

جدائی کرنا درمیان والدہ اور ولد غیر ممیز کے ساتھ بیع وغیرہ کے ساتھ عتق و وقف کے گناہ
کبیرہ ہے ابو ایوب مرفوعاً کہتے ہین جسنے جدائی کرائی درمیان والدہ و ولد کے جدائی کریگا اللہ
درمیان اوسکے اور درمیان اوسکے دوستون کے دن قیامت کو رواہ الترمذی وقال
حسن غریب والدارقطنی والحاکم وصححہ ابن ماجہ و دارقطنی کا لفظ یہ ہے لعنت کی ہے رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر جو جدائی ڈالے درمیان والدہ اور ولد اور درمیان دو
بھائیون کے دارقطنی کا لفظ یہ ہے ملعون من فرق ف اسکا کبیرہ گنا ظاہر ہے کیونکہ
وعید سخت آئی ہے یہ تفریق حرام ہے خواہ ساتھ بیع کے ہو یا ساتھ سفر کے ٭

فصل

فروخت کرنا انگور و عنبی کا اوسکے ساتھ جو شراب بنائیگا یا ساتھ اسکے جو خنزیر کریگا یا ساتھ کنیسے
جو بنی ہو جائیگی یا بیع کرنا لکڑی کا ساتھ اوسکے جو آلہ لہو طیار کریگا یا ساتھ ہتیار واسطے اہل حرب کے

نا لیجئے اور جیسا شراب کا اوسکے باشندہ جاوسکو بیچنے کا یہ سب کبائر مین اگرچہ اسکی تصریح نہین دیکھی لیکن کبیرہ ہونا اوسکا بعید نہین ہے اسلئے کہ یہ ضرر بہت بڑا ہے اور یہ قاعدہ مقرر ہے کہ وسائل کو حکم مقاصد کا ہوتا ہے سو سایے مقاصد ان اشیا کے کبائر ہین اور حدیث من سن سنۃ سیئۃ فعلیہ وزرھا ووزر من عمل بھا الی یوم القیامۃ اسی کی شاہد ہے اگرچہ علی مثل الکم کے ہوتا ہے لیکن بہ نسبت تحریم کے ربا کبیرہ ہونا سوا اوسمین نظر ترود کرتی ہے اور بعض بہ نسبت بعض دیگر کے اقرب بنکبیرہ ہین +

فصل

محبس اور بیع حیر کی بیع پر اور شراء غیر کی شراء پر کرنا گناہ کبیرہ ہے محبس یہ ہے کہ قیمت کو بڑہاوے تاکہ غیر دہوکا کہاوے بیع پر بیع یہ ہے کہ مشتری سے زمانہ خیار مین کہے کہ اس چیز کو پھیر لے مین تجکو اس سے بہتر اسی قیمت پر یا اس سے کم پر لا دونگا شراء پر شراء یہ ہے کہ بائع سے زمن خیار مین کہے کہ تو فسخ بیع کردے مین تجھے اس سے زیادہ دام پر مول لے لونگا

ف ان تینون کا کبیرہ ہونا محتمل ہے اسلئے کہ اسمین غیر کو ضرر عظیم ہے اور اضرار غیر کا کبیرہ ہوتا ہے بلکہ ایک طرح کا مکر و خداع ہے لیکن نووی نے انکو صغائر کہا ہے اور مصنف و سائر کتب شرعی کا بیع کرنا مغیرہ شہیرایا ہے انتہی لیکن اسمین نظر ہے مسطرح کہ اذرعی نے کہا ہے بان سوم کو سوم پر ستانا نیہ حرام کہتے ہین بغیر اذن کے +

فصل

دہوکا کرنا بیع مین جیسے تصریہ گناہ کبیرہ ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے من غشنا فلیس منا رواہ مسلم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طعام کی ڈھیر مین ہاتھ ڈالا گیہون کو گیلا پایا فرمایا تم اوپر کیون نہ کیا جو ہمین دہوکا دے وہ ہم مین سے نہین ہے یہ حدیث بہت طرق و الفاظ سے آئی ہے

من غش المسلمین فلیس منھم بھی آیا ہے اسی طرح پانی کا دودھ مین ملانا ہے اور جانور کا دودھ نہ دوہنا تاکہ زیادہ شیر دار معلوم ہو یا مبیع کا عیب مخفی کرنا کوئی شئے ہو حیوان یا جماد ف نفی اسلام دلیل ہے اسکے کبیرہ ہونے پر زواجر مین اسجگہ بہت بسط کیا ہے بیان مین انواع خش کے جو کہ سوداگر لوگ کیا کرتے ہین اور سب صور کو کبائر ٹھیرایا ہے خلاصہ یہ ہے کہ جس لین دین مین فریب دہی و مکر و غرر و غش و غل ہے وہ کبیرہ ہے اور وہ مال مکتسب بجملہ مذکور حرام ہے مکار خداع اپنے مکر و چالاکی کو خوب جانتے پہچانتے ہین گو احتراز نکرین اور لالچ سے مال کے اس بلا مین مبتلا ہون ٭

فصل نکاسی کرنا مال کی جھوٹی قسم کھا کر گناہ کبیرہ ہے

حدیث مین وعدہ عذاب الیم اور عدم تزکیہ و عدم نظر خدا کا حق مین منفق سلعہ کے بحلف کاذب آیا ہے رواہ الخمسۃ النسائی و ابن حبان کا لفظ یہ ہے اللہ دشمن رکھتا ہے بائع حلاف کو ابو سعید کہتے ہین ایک اعرابی بکری لئے جاتا تھا مینے کہا تو اسکو تین درہم پر بیچتا ہے کہا لا واللہ پھر اوسکو بیچ دیا مینے حضرت سے ذکر کیا فرمایا باع اٰخرتہ بدنیاہ رواہ ابن حبان شیخین کا لفظ یہ ہے حلف مال کی نکاسی کرتا ہے کمائی کی برکت لیجاتا ہے احمد کا لفظ بسند جید یہ ہے تجار فجار ہین کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیا اللہ نے بیع کو حلال نہین کیا ہے فرمایا ہان کیا ہے لیکن وہ قسم کھاتے ہین گناہگار ہوتے ہین بات کرتے ہین جھوٹ بولتے ہین رواہ الحاکم ایضا ف اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ اوسکا ذکر نہین کیا ہے کیونکہ حدیثون مین اسپر وعید شدید آئی ہے پھر معلوم ہوا کہ بعض نے اسکا ذکر کیا ہے ٭

فصل نکر وحدت کرنا کبیرہ ہے

قال تعالی ولا یحیق المکر السیئ الا باھلہ ذکر مکر کا پیچھے کتاب الطہارۃ کے گذر چکا ہے

بعوث امن مین مکر و فریب حدیث ابن مسعود مرفوعاً اسپر دلیل ہے من غشنا فلیس منا والمکر والخداع فی النار رواہ الطبرانی باسناد جید وابن حبان ابوداؤد کے لفظ من سے مرسلاً یون ہے مکر و خدیعت و خیانت نار مین ہے دوسری حدیث مین آیا ہے داخل ہونگے جنت مین خب یعنی مکار اور نہ بخیل اور نہ سئان تیسرے لفظ یہ ہے مومن فریب کھانے والا اور کرم کرنیوالا ہے اور منافق فریب دینے والا اور لئیم ہے اللہ پاک نے منافقین سے مذاح کو نقل کیا ہے یخادعون اللہ وھو خادعھم چوتھی حدیث مین آیا ہے اہل نار پانچ شخص ہین انمین ایک وہ شخص ہے جو صبح شام تجھے تیرے اہل و مال مین خدیعت کرتا ہے ف اسکا کبیرہ گناہ ظاہر ہے احادیث عنش سے بعض نے اسکی تصریح کی ہے جب مکر و فریب نا مین ہوا تو مکار فریبی بالاولی ناری ہوگا یہ وعید شدید ہے ؛

فصل کمی کرنا ناپ تول مین کبیرہ ہے

قال تعالی ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون سدی نے کہا ہے مدینہ مین ایک وزن کش تھا ابو جہینہ نام وہ دو طرح کے پیمانے رکھتا تھا ایک پیمانے سے لیتا دوسرے سے دیتا اوپر یہ آیت اوتری ترمذی مین مرفوعاً آیا ہے حضرت نے اصحاب کیل و وزن سے فرمایا تم ایسے کام پر ہو جسمین تم سے پہلی امتین ہلاک ہوگئین ف اسکا کبیرہ ہونا آیت و حدیث دونون سے ظاہر ہے اسلئے کہ یہ اکل مال بالباطل ہے اسلئے اوسپر وعید سخت آئی ہے ابن عبد السلام نے کہا ہے ایک دانہ کا غصب کرنا یا چرانا بالاجماع کبیرہ ہے حکایت مالک بن دینار کہتے ہین میری کنیز مرتی تھی مین اوسکے پاس گیا وہ کہہ رہی تھی جسلین من نار جسلین من نار یعنی دو پھاڑ مین آگ کے مینے کہا تو کیا کہتی ہے کہا اے ابا یحیی میرے پاس دو پیمانے ہے ایک سے لیتی تھی دوسرے سے دیتی تھی ہلاک ہوتے ہین میں نے ارادہ کیا کہ ایک کیل کو دوسری کیل سے مار دینے تاکہ ٹوٹ جاوین اوسنے کہا جب تم ایک کو دوسرے پر مارتے ہو تو اور زیادہ ہوتی

ہوتی ہے آخر وہ اوسی مرض مین مرگئی بعض سلف نے کہا ہے مین گواہی دیتا ہون ہر کیال قرآن پر آگ کی اسلئے کہ اوس سے کوئی سالم نہین رہتا مگر جسکو اللہ بچائے **حکایت** بعض اہل علم نے کہا ہے مین پاس ایک بیمار کے گیا وہ مرتا تھا مین اوسکو تلقین شہادت کی کرنے لگا اسکی زبان گویا نہوتی تھی جب اوسکو ذرا سا افاقہ ہوا مینے کہا اے بھائی کیا بات ہے مین جگاتا تلقین شہادت کی کرتا ہون تو بولتا نہین ہے کہا ترازو کی زبان میری زبان پر ہے وہ مجھسے بولنے نہین دیتی مینے کہا تجھے قسم ہے اللہ کی کیا تو وزن مین کمی کرتا تھا کہا واللہ نہین لیکن مدت تک بانٹ کی خبر نہ لیتا کہ پورا ہے یا کم سو جسکا یہ حال عدم تعہد سنجات پر ہے تو کم تولنے والے کا کیا حال ہوگا کسیسنے کیا خوب بات کہی ہے کہ ویل ہے ویل ہے اوسکو جو ایک دانہ پر جسکو کم کیا ہے ایسے جنت فروخت کرتا ہے جسکا عرض سموات وارض ہے اور ایک دانہ پر جو زیادہ لیا ہے ایک وادی کو جہنم مین خرید کرتا ہے جسمین بڑے بڑے پہاڑ گل جاوینگے ۵

پدرم جنت بما دید بہ گندم بفروخت	ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم

فصل

وہ قرض جس سے قرض دینے والے کو نفع ہو کبیرہ ہے اسکا کبیرہ ہونا کتنی بات ہے اسلئے کہ یہ حقیقت مین ربا ہے سو ہر وعید جو حق مین ربا کے آئی ہے وہ شامل ہے اسکے فاعل کو ۵

فصل

قرض لینا اور دینے کی نیت سے یا باوجود عدم رجا و وفا کے اسطرح پر کہ مضطر نہو اور نہ ظاہر مین کوئی صورت وفا کی ہو اور قرضخواہ اوسکے حال سے ناآگاہ ہو کبیرہ ہے بخاری مین مرفوعاً آیا ہے جسنے لیا مال لوگون کا بارادہ تلف کرنے کے تو تلف کردیگا اللہ اوسکو طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ اللہ اوسکے حسنات لیکر قرضخواہ کو دیگا اگر حسنات نہونگے تو قرضخواہ کی سیئات لیکر اوسپر ڈالے گا ابن ماجہ

دیتی کا لفظ یہ ہے ہر شخص قرض لیتا ہے اور خاطر جمع ہے کہ ادا کریگا وہ اللہ سے چھپ ہو کر لیگا تو سید
نذیر حسین صاحب حضرت مراتے تھے اعوذ باللہ من الکبر والدین ایک آدمی نے کہا کیا قرض
برابر کبر کے ہے فرمایا ہاں رواہ النسائی والحاکم وصحیحہ طبرانی کا لفظ یہ ہے صاحب قرض
مقید ہے اپنے قرض میں اللہ سے شکوہ تمنائی کا کرتا ہے ابوداؤد دیتی کا لفظ یہ ہے کہ
اعظم ذنوب نزدیک اللہ کے بعد کبائر کے جسے اللہ نے منع کیا ہے یہ ہے کہ مرے آدمی
اور اوسپر قرض ہو بچھوڑے اوسکے لئے قضا بہت احادیث میں آیا ہے کہ حضرت قرضدار کے
جنازہ پہ نماز نہ پڑھتے مگر یہ کہ اوسکا قرض ادا کر دیا جاتا ف اسکا کبیرہ ہونا ظاہر حدیث
ہے دوسری صورت کی طرف حدیث میں یوں اشارہ فرمایا ہے حدیث حتی اخذ مالہ عرسکہ
ساری تفصیلات جو دربارہ قرض آئی ہیں یہ دونوں صورتیں اونکی مصداق ہیں اسی طرح
دو قرض جو واسطے دین کے کسی جمعیت میں لیا ہے +

فصل

دیر لگاتا تو لوگ کا ادا سی قرض میں بعد مطالبہ بے ہلا عذر گناہ کبیرہ ہے صحاح ستہ میں ابوہریرہ
سے مرفوعاً آیا ہے کہ مطل الغنی ظلم ابن حبان و حاکم کا لفظ صحیح یوں ہے لی الواجد یحل
عرضہ وعقوبتہ نیز ابوداؤد طبرانی کا لفظ یہ ہے اللہ دشمن رکھتا ہے غنی ظلوم کو اس باب میں
اور بہت حدیثیں آئی ہیں ف اسکا کبیرہ ہونا اگرچہ نظر نہیں آیا لیکن صریح حدیث ہے
کیونکہ ظلم وعلت آبرو ریزی وعید ہے ایک جماعت ائمہ شافعیہ نے کہا ہے کہ جو شخص
باوجود قدرت کے قرض ادا کرے اوسپر عقوبت شدید کرنا چاہئے لوہے سے اوسکو کوچھے یہانتک
کہ ادا کرے یا مر جائے +

فصل

کھانا مال یتیم کا کبیرہ ہے قال تعالیٰ ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونھم نارا وسیصلون سعیرا قتادہ نے کہا غطفان مین ایک آدمی تھا وہ اپنے بھتیجے کا والی ہوا وہ صغیر یتیم تھا اسنے اوسکا مال کھالیا اوسپر یہ آیت اوتری مراد اکل سے سائر انواع اتلاف ہین اسلئے کہ یتیم کو ہر صورت تلف مین ضرر ہو پہنچتا ہے اسلئے اس کبیرہ پر دخول نار کا وعدہ ہے ابن دقیق العید نے کہا ہے اکل مال یتیم واسطے سود خانہ کے موجب ہے والعیاذ باللہ صحیحین مین منجملہ سبع موبقات کے اکل مال یتیم کو بھی شمار کیا ہے حاکم کی حدیث مین آیا ہے کہ کھانیوالا مال یتیم کا بہشت مین نہ جائیگا ابن حبان کی حدیث مین اس اکل کو اکبر کبائر فرمایا ہے شبہ اسکا کبیرہ ہونا کتاب وسنت دونون سے ثابت وظاہر ہے یہان کچھ فرق اکل قلیل وکثیر مین نہین ہے جیسے ایک دانہ ویسے ایک من جسطرح کہ کمی کیل ووزن مین بھی ایک دانہ اور زیادہ کا کچھ تفاوت نہ تھا ۔

فصل

خرچ کرنا مال کا گو ایک ہی پیسہ کیون نہو حرام ہین اگرچہ وہ کار حرام صغیرہ ہی ہو گناہ کبیرہ ہے اگرچہ تصریح اسکی نہین دیکھی لیکن کلام اہل علم اسپر دلیل ہے اسلئے کہ اونہون نے اسکو سفہ وتبذیر موجب حجر ٹھیرایا ہے اور اس بات کی تصریح کی ہے کہ سفیہ محجور علیہ کی شہادت صحیح نہین ہے اور نہ وہ والی نکاح دختر خود ہو سکتا ہے اور یہ منع شہادت وغیرہ سبب فسق ہے اور فسق ہونا دلیل ہے تکبیر کی سو جب اوسنے مال کو معصیت مین صرف کیا تو یہ دلیل ہے انہماک تام پر محبت معاصی مین اور شک نہین ہے کہ اس انہماک سے مفاسد عظیمہ پیدا ہوتے ہین اسلئے ظاہر اور معنی دونون طرح پر اسکا کبیرہ ہونا متجہ ہے ۔

باب ظلم کا

ایذا دینا ہمسایہ کو اگرچہ ذمی ہو جیسے جھانکنا اوسکے گھر مین یا بنانا ایسی چیز کہ جس سے اوسکو ایذا پہونچے اور شہر کا سبب نہ ہو گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین ابوہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ اور دن آخرت پر وہ ایذا نہ دے اپنے ہمسایہ کو مسلم کا لفظ یہ ہے کہ وہ احسان کرے اپنے ہمسایہ سے احمد کا لفظ بسند ثقات اور طبرانی کا لفظ مرفوعاً یون ہے اگر زنا کرے کوئی مرد دس عورتون سے یہ سہل ہے اوسپر اس سے کہ زنا کرے زن ہمسایہ سے اسی طرح چوری کرنا دس گھر کی سہل تر ہے چوری کرنی خانہ ہمسایہ سے احمد و شیخین کا لفظ یہ ہے واللہ مومن نہین ہے جسکا ہمسایہ اوسکے بوائق سے اپنے آفات و شر سے امن مین نہین ہے تین بار نفی ایمان کی فرمائی اصبہانی کا لفظ یہ ہے آدمی مومن نہین ہوتا جب تک کہ امن مین نہون پڑوسی اوسکے شر سے مسلم کا لفظ یہ ہے قسم ہے اللہ کی بندہ مومن نہین ہوتا جبتک کہ دوست رکھے واسطے اپنے ہمسایہ کے یا دوست رکھتا ہے اپنے لئے حدیث طبرانی مین آیا ہے کہ چالیس گھر تک ہمسائگی ہے اور جائیگا جنت مین وہ شخص جسکے شر سے اسکا ہمسایہ اور ہمنشین اور ہمراہ نہ امن مین ہون ابن حبان کا لفظ یہ ہے حضرت یہ دعا کرتے تھے اللھم انی اعوذ بک من جار السوء فی دار المقامۃ فان جار البادیۃ یتحول طبرانی کا لفظ باسناد جید یہ ہے اول دو قسم دن قیامت کو دو وبار ہین اس باب مین بے گنتی حدیثین آئی ہین **فائدہ** اسکا کبیرہ ہونا ان حدیثون سے بخوبی ظاہر ہے اور بعض نے صاحتہ اوسکے تصریح کی ہے سو جس صورت مین کہ ایذا مسلمان کی کبیرہ ہے مطلقاً تو ایذا ہمسایہ کی بالاولی کبیرہ بلکہ اکبر کبیرہ ہوگی چار تین طرح کے ہوتے ہین ایک مسلم قریب اوسکے تین حق ہین حق جوار حق اسلام حق قرابت دوسرا مسلمان اوسکے دو حق ہوتے ہین تیسرا ذمی اوسکا ایک ہی حق ہے اوسکو بھی ایذا نہ دے بلکہ اوسکے ساتھ احسان کرے **حکایت** ایک مجوسی ہمسایہ تھا سہل تستری کا اوسنے اپنے پاخانہ مین سے ایک روزن طرف گھر سہل کے نکالکر قدر ڈالنا شروع کیا سہل ایک مدت دراز

تک دن بھر کا کوڑا رات کو جمع کر کے گھر سے باہر پھینکتے رہتے جب بیمار ہوئی مجوسی کو بلا کر
کہا کہ اب تک تو یہ ہوا لیکن مجھے ڈر ہے کہ بعد میرے وارث اس گھر کے متحمل اس امر کے نہون اور تمسے
جھگڑا کرین اوسکو اونکے صبر پر نہایت درجہ کا تعجب آیا کہ انہون نے اسقدر ایذای عظیم اوٹھائی
اوسنے کہا تم ایک زمان طویل وعمر دراز سے یہ برتاؤ مجھسے کرتے ہو اور مین بدستور کفر پر مقیم ہون
لاؤ ہاتھ بڑہاؤ مین مسلمان ہوتا ہون وہ اسلام لے آیا اور سہل رح نے انتقال فرمایا یہ تامل
کی جگہ ہے کہ نتیجہ وانجام صبر کا کیا عمدہ ہوا ؛

فصل

حاجت سے زیادہ گھر بنانا اترانے کو گناہ کبیرہ ہے عمار بن یاسر کہتے ہین آدمی جب دیوار گھر
کی سات گز سے زیادہ اونچی کرتا ہے تو اوسکو یون پکارا جاتا ہے کہ اے افسق الفاسقین کہان تک
رواہ ابن ابی الدنیا لکن رفع اسکا ثابت نہین ہے اس بارہ مین قصہ ایک انصاری کا کتب
حدیث مین بروایت انس مشہور ہے کہ اوسنے ایک قبہ بنایا تہا حضرت نے اوس سے سلام ترک کر دیا
جب اوسنے توڑ کر برابر زمین کے کر دیا تب اوسکا سلام لیا اور فرمایا کہ ہر بنیاد وبال ہے اپنے
صاحب پر مگر وہ جس بغیر چارہ نہین ہے رواہ ابو داؤد ابن ماجہ مین یون ہے کہ جب
اوسنے اوس قبہ کو توڑ ڈالا تو حضرت نے فرمایا یرحمہ اللہ طبرانی کا لفظ بسند جید یون ہے کہ
حضرت کا گزر ایک قبہ مرد انصاری پر ہوا پوچہا یہ کیا ہے کہا قبہ ہے فرمایا جو بنیاد اس سے زیادہ
ہے اور ہاتہ سے طرف سر کے اشارہ کیا وہ قیامت کو اپنے صاحب پر وبال ہے دوسرا لفظ
طبرانی کا باسناد جید یہ ہے کہ جب اللہ کسی بندہ کے ساتہ ارادہ شر کا کرتا ہے تو اوسکے لئے اینٹ ٹہیکری
حاضر کر دیتا ہے وہ عمارت بناتا جاتا ہے تیسرا لفظ یہ ہے کہ جب کسی بندہ کا خوار کرنا چاہتا ہے تو اوسکا
مال بنیاد مین خرچ کرتا ہے چوتہا لفظ یہ ہے کہ عباس نے ایک قبہ بنایا تہا حضرت نے فرمایا اسکو ڈہا دی
یا اوسکی قیمت صدقہ کر کھا مین ڈہا دونگا ایک حدیث مین یون آیا ہے کہ آدمی کو ہر نفقہ مین اجر

ملتا ہے مگر مٹی مین یا بنیاد مین ترمذی کا لفظ یہ ہے انفقة کلها فی سبیل الله الا البناء فلا خیر فیه ابوداؤد کا لفظ مرسلاً یہ ہے ان شر ما ذهب فیه مال المرء المسلم البنیان ف اسکا کبیرہ ہونا ان حدیثون سے بخوبی ثابت ہے اگرچہ تصریح اوسکی نہین دیکھی حضرت کا غصہ کرنا اور سلام کا جواب نہ دینا اور راضی نہونا مگر ہم پر دلیل صریح ہے تکبیر پر اس معصیت کی اگرچہ نرد و اجر مین اسکو محمول کیا ہے قصر خیالا پر لکن تصریح ساتھ وبال وہوان و شر وغیرہ کے صریح یا مثل صریح کے ہے دلالت مین وعید شدید پر ف وہان تو قبہ مرد زندہ پر ہے دہوم دہام خلقی کی ہوگئی اور ڈہا دیا گیا سیمان یہ حال ہے کہ مردون پر بڑی بڑی قبہ بنائی گئی ہین خصوصاً قبور اولیاء و علماء و ملوک و روسا پر معلوم نہین ہے کہ آنکے ڈہانیسے کون مانع ہے حالانکہ بالخصوص بناء قبور سے علیحدہ بھی وعید شدید آئی ہے اسکا وبال اہل بناء پر یقینی ہے اللهم غفرا

فصل بگاڑنا منارۂ زمین کا گناہ کبیرہ ہے

حدیث علی مین مرفوعاً آیا ہے لعن الله من غیر منار الارض الخ مرواہ احمد و مسلم و النسائی مراد منارہ سے علامات حدود ارض ہین چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہے ملعون من غیر حدود الارض یہ منارے کبھی حدود مزارع پر ہوتے ہین اور کبھی حدود سرحدات پر اور کبھی طرق مسالک پر حدیث سب انواع علامات تحدید قطعات ارض کو شامل ہے ف اسکا کبیرہ ہونا صریح حدیث ہے اور ایک جماعت اہل علم نے بھی اوسکی تصریح کی ہے کیونکہ اس تغییر مین ایک تو اکل مال مردم بہ باطل ہے دوسرے ایذاء مسلمین تیسرے تسبب طرف احد المرین کی اور وسائل کو حکم مقاصد کا ہوتا ہے ۹

فصل اندہے کو راہ سے گمراہ کر دینا گناہ کبیرہ ہے

سنن مین مرفوعاً مروی ہے لعن من اضل اعمی عن الطریق یعنے ملعون ہے وہ شخص جسنے

اندہے کو راہ سے بھٹکا دیا ہے ف اسکو بعض نے کبیرہ کہا ہے گویا اسی حدیث سے لیا ہے کیونکہ لعن علامات کبیرہ سے ہے اور وجہ اسکی ظاہر ہے کہ یہ فعل داخل ایذاء بلیغ مردم ہے اسلئے کہ وہ راہ بھول کر سخت مضرت و خوف مین پڑ جائیگا یہ شخص باعث اوس ضرر و خوف کا ہوا ہے تو یہ کبیرہ ٹھیرا ٭

فصل

تصرف کرنا راہ غیر جاری مین بغیر اذن مالک کے اور تصرف کرنا اوس راہ مین جس سے راہ چلنے والون کو ضرر بلیغ ناجائز پہونچے اور تصرف کرنا دیوار مشترک مین بغیر اذن شریک کے نزدیک قائل حرمت کے گناہ کبیرہ ہے ف ان تینون کا کبیرہ ہونا کلام علماء سے معلوم ہے اگرچہ تصریح اونکی نہین کی ہے اسلئے کہ مرجع ان سب کا اذیت مردم اور استیلاء علے الحقوق ہے براہ تعدی و ظلم اور اسمین شک نہین ہے کہ یہ دونون امر شامل ہین ان تینون امر کو اور جو دلیلین غصب و ظلم مین آئی ہین وہ انکو بھی شامل ہین اونکو اسجگہ مستحضر رکھنا چاہئے باب غصب مین یہ حدیث آئیگی من اخذ من طریق الناس شبرا جاء به یوم القیامة یحمله من سبع ارضین ٭

باب ضمان کا

بازرہنا ضامن کا جسنے اپنے اعتقاد مین ضمانت صحیح دی ہے اداء ضمانت سے طرف مضمون لہ کے باوجود قدرت کے خواہ اذن سے ضامن ہوا ہے یا نہین گناہ کبیرہ ہے ف انکو ہمنے اسلئے کبیرہ گناہ کہا ہے کہ قرض ذمہ ضامن پر بھی ثابت ہو جاتا ہے حقیقۃ گویا وہ قرضدار ہے سو جو وعید حق مین مطل غنی کے آئی ہے وہ سب اسکے حق مین وارد ہوتی ہے لکن وجہ تخصیص ذکر کی اسجگہ یہ ہوئی کہ اکثر لوگون پہ یہ بات مخفی ہے وہ یہ گمان کرتے ہین کہ تبرع کرنا

عناسن کا ساتھہ ضمانت کے کچھہ ادسکو اس ورطۂ عظیمہ مین نہین ڈالتا ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے بلکہ گواہ سے ضمانت دیکر تبرع کیا ہے لیکن وہ درحقیقت مدیون ہے یہانتک کہ آخرت مین بھی اوس سے اس قرض کا مطالبہ ہوگا جسطرح کہ اطلاق ائمہ اسیکا مقتضی ہے +

باب شرکت و وکالت کا

خیانت کرنا شریک کا یا وکیل کا دوسرے شریک یا موکل سے گناہ کبیرہ ہے نعمان بن بشیر مرفوعاً کہتے ہین جسنے خیانت کی شریک کی اوسکی امانت وعاریت مین تو مین اوس سے بری ہون رواہ ابو یعلی والبیہقی دوسرا لفظ یہ ہے جسنے خیانت کی امانت مین مین اوسکا خصم ہون حدیث متفق علیہ مین آیا ہے کہ چار خصلتین ہین جس کسی شخص مین ہونگے وہ منافق خالص ہے ازانجملہ ایک خیانت ہے امانت مین ابو داؤد و حاکم کا لفظ بسند صحیح یہ ہے اللہ فرماتا ہے مین تیسرا ہون دو شریکون مین جب تک کہ ایک اونمین کا دوسری کی خیانت نکرے جب خیانت کرتا ہے تو مین اونکے بیچ مین سے نکل جاتا ہون رزین نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ شیطان آجاتا ہے ف ان دونون کا کبیرہ گناہ ظاہر حدیث ہے اگرچہ ذکر اونکا بالخصوص نہین کیا ہے لیکن کلام اونکا کبائر مین انکو بھی شامل ہے یہ ذکر ولیت مین بھی آئیگا +

باب اقرار کا

اقرار کرنا واسطے کسی ملک وارث کے جھوٹ موٹ یا واسطے کسی اجنبی کے دین یا مین کا گناہ کبیرہ ہے ابن عباس کہتے ہین اضرار وصیت مین کبائر سے ہے رواہ الدارقطنی ابن ابی حاتم نے کہا ہے صحیح وقف ہے اسکا حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے آدمی خیر کا کام کرتا ہے ستر برس پھر جب وصیت کرتا ہے تو جور کرجاتا ہے اوسکا خاتمہ بری عمل پر ہوتا ہے وہ آگ مین جاتا ہے الحدیث رواہ احمد وابن ماجہ ابو داؤد و ترمذی کا لفظ مرفوع ابو ہریرہ سے

یہ ہے کہ مرد عمل کرتا ہے اور عورت اللہ کی طاعت پر بھر آتی ہے اون دونون کو موت وہ ضرر پہنچاتے ہین وصیت مین پس واجب ہوجاتی ہے اوسکے لئے اگ الحدیث ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے

ف اضرار فی الوصیۃ کو بہت سے اہل علم نے کبیرہ گناہ ہے اور یہ تکبیر صریح ان حدیثون سے مستفاد ہے ٭

فصل

اقرار نکرنا مریض کا بابت اون دیون یا اعیان کے جنکو سوای ورثہ کے اور کوئی نہین جانتا ہو کبیرہ ہے

ف اسکا کبیرہ گناہ ظاہر ہے اگرچہ اسکا ذکر نہین کیا ہے اسلئے کہ یہ ترک اقرار اس حالت مین تسبب ظاہر ہے واسطے ضیاع حق غیر کے اور غیر کا حق ضائع کرنا کبیرہ ہے اسیطرح تسبب اوسکا کیونکہ وسائل کو حکم مقاصد کا ہوتا ہے ٭

فصل

اقرار کرنا نسب کا جھوٹ بولکر یا انکار کرنا اوسکا گناہ کبیرہ ہے حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین مرفوعاً آیا ہے کافر ہوا وہ شخص جو بری ہوا نسب سے اگرچہ باریک ہو یا مدعی ہوا وس نسب کا جو معروف نہین ہے رواہ احمد والطبرانی عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص مین کلام طویل ہے جمہور توثیق کرتے ہین اور اونکی روایت عن ابیہ عن جدہ کو حجت لاتے ہین ابوبکر صدیق کا لفظ مرفوعاً یہ ہے جسنے دعوی کیا نسب کا جسکو نہین پہچانتا ہے اوسنے کفر کیا ساتھہ اللہ کے اور جسنے نفی کی نسب کی اگرچہ دقیق ہو اوسنے کفر کیا ساتھہ اللہ کے رواہ الطبرانی اسکی سند مین حجاج بن ارطاۃ ہے بہت سے ائمہ نے اوسکی توثیق کی ہے اور بہت کچھہ مبالغہ ثنا مین اوسپر کیا ہے احمد کا لفظ یہ ہے اللہ کے کچھہ بندے ہین جنسے اللہ دن قیامت کو نہ بات کریگا نہ اونکو پاک کریگا نہ اونکی طرف دیکھیگا اونکے لئے عذاب الیم ہے پوچھا وہ کون

ہین فرمایا بیزار ہونے والا اپنے ماں باپ سے رغبت کرنے والا اور بیزار ہونے والا اپنے والد سے الحدیث تیسرے انکار کرنے والا اپنے نسب سے اور سنکر اپنی اولاد

کا **ف** ان حدیثون اور ان وعیدون سے کبیرہ ہونا اسکا ثابت ہے اگرچہ تصریح اسکی نہین دیکھی اسکے کبیرہ ہونے مین کچھ شک نہین ہے کیونکہ ان دونون امر کے انکار مین ضرر عظیم ہے اور قبائح و مفاسد مترتب ہوتے ہین اور اللہ کی تشریع کا متغیر کرنا ہے اسلئے کہ بیٹے نے جب انکار کیا باپ کا جھوٹ بولکر تو وہ حکم اجنبی مین ہوگیا بہ نسبت احکام ظاہرہ کے اور جب اجنبی ولد غیر ہوا تو اوسکے لئے احکام ولد کے ظاہر مین ثابت ہونگے اسکے مفاسد و مفاسد مخفی نہین ہین ہر عاقل معلوم ہوا کہ بدلال بلقینی نے بھی انکو کبائر مین گنا ہے اور اس حدیث صحیحین سے استدلال کیا ہے من ادعی ابا فی الاسلام یعلم انہ غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام ؛

باب عاریت کا

استعمال کرنا عاریت کا غیر منفعت مین جسکے لئے عاریت لی ہے یا عاریت لینا بغیر اذن مالک کے یا استعمال کرنا اوسکا بعد مدت مہوقت کے گناہ کبیرہ ہے ان تینون کا کبائر ہونا کلام علماء سے ظاہر ہے اس لئے کہ مرجع اسکا طرف غصب و ظلم کے ہے اور غصب و ظلم دونون کبیرہ ہین اجماعاً اس لئے کہ اسمین ظلم ہے مالک پر اور استیلا ہے اوس کے حق و مال پر ناحق سو ہر وعید جو حق مین غصب و ظلم کے آئی ہے وہ حق مین اس عاریت کے وارد ہے ؛

باب غصب کا

غصب کہتے ہین استیلا کو مال غیر پر ظلماً یہ کبیرہ ہے حدیث عائشہ مین مرفوعاً آیا ہے جسنے ظلم سے لیا ایک بالشت زمین کو اوسکو سات زمین تک کا طوق ہوگا رواہ الشیخان مراد طوق تکلیف ہے

نطوق تقلید یعنے سات زمین کا طوق دن قیامت کے اوسکے گلے مین ڈالکر تکلیف اوٹھانیکی
دینگے بغوی نے کہا سات زمین تک اوسکو خسف کرینگے ہر قطعہ زمین اوسکی گلے کا ہار ہوگا بخاری
وغیرہ مین آیا ہے جسنے لی ایک بالشت زمین ناحق وہ خسف کیا جائیگا دن قیامت کو سات زمین تک
مسلم کا لفظ یہ ہے نہین لیتا ہے کوئی ایک بالشت زمین ناحق مگر طوق ڈالیگا اللہ اوسکو سات
زمین تک دن قیامت کے اسکو احمد نے بھی بسند صحیح روایت کیا ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے
لی راہ سے مسلمانونکی ایک بالشت زمین وہ آئیگا دن قیامت کو لادے ہوئے سات زمین کے
حبان کا لفظ ابو حمید ساعدی سے مرفوعا یون ہے حلال نہین ہے کسی مسلمان کو یہ کہ لے ایک
عصا اپنے بھائی کا بغیر اوسکی خوشی خاطر کے یہ اسلیے کہ اللہ نے مال مسلمان کا مسلمان پر سخت
حرام کیا ہے **ف** بغوی وغیرہ نے غصب کے کبیرہ ہونے مین یہ اعتبار کیا ہے کہ مال
مغصوب ربع دینار ہو اور اہل بصرہ ایک درہم کہتے ہین مگر ابن عبد السلام نے کہا ہے کہ علماء کا
اجماع ہے اسپر کہ ایک دانہ کا غصب یا چوری کرنا کبیرہ ہے انتہی یعنے کچھ فرق قلیل وکثیر
کا نہین ہے قرطبی نے کہا ہے اہل سنت مجمع ہین اسپر کہ جسنے مال حرام کھایا اگرچہ اتنا ہی ہو کہ
اوسپر اکل صادق آتا ہے تو وہ فاسق ہو گیا اس سے معلوم ہوا کہ قول بتحدید بے مستند ہے
یان شیخ تا فہ جسکی نسبت عادت مسامحت کی جاری ہے جیسے ایک دانہ منقی یا انگور کا اوسکو
صغیرہ کہہ سکتے ہین غصب مین زمین کا غصب کرنا اور دیگر اموال کا غصب کرنا برابر ہے بدلیل حدیث عصا

باب اجارہ کا

دیر لگانا اجرت اجیر مین یا نہ دینا اجرت کا بعد فراغ عمل کے گناہ کبیرہ ہے بخاری مین ابو ہریرہ
سے مرفوعا آیا ہے کہ اللہ فرماتا ہے مین تین آدمیون کا خصم ہونگا دن قیامت کو اور جس سے
مینے خصومت کی وہ ہار جائیگا اونمین ایک وہ شخص ہے جسنے کوئی مزدور مقرر کیا اور اوسکی مزدوری
نہ دی دوسری حدیث مین آیا ہے تم دو مزدوری مزدور کو پہلے اس سے کہ اوسکا پسینا خشک ہو

رواہ ابن ماجۃ بسند حسن والطبرانی وابو یعلی ف اسکا کبیرہ ہونا ادلۂ
غصب و مثل غنی سے معلوم ہے اور خصوصاً اس وعید شدید سے جو اسجگہ مذکور ہے بعض اہل علم
نے اسکو کبیرہ گنا ہے اور جدا گانہ ذکر کیا ہے +

باب احیاء موات کا

یہ بات گزر چکی ہے کہ منع فضل آب منجملہ کبائر کے ہے بسطرح کہ تصریح اور اسکی حدیث صحیح میں
آئی ہے +

فصل

ناتاسکان کا عرفہ یا مزدلفہ یا منی میں نزدیک اوسکے جو اسکی تحریم کا قائل ہے گناہ کبیرہ ہے
ف بنا د تحریم پر اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اسلئے کہ یہ ارباب سے غصب زمین کے ہے
اور غصب کرنا زمین کا کبیرہ ہے یہ وعید شدید اوسکے حق میں ہے جو اس کام کو معتقد تحریم ہو کر کرتا ہے

فصل

منع کرنا اشیاء ماحہ کا جو لوگوں کو عموماً یا خصوصاً مباح ہے جیسے زمین مردہ کہ اوسکا زندہ کرنا ہر کسیکو
درست ہے اور جیسے شوارع و مساجد و طرق و رباط اور معادن باطنہ یا ظاہرہ گناہ کبیرہ ہے
ف کسی ایک کا بھی انمیں سے منع کرنا جبکہ بوجہ جائز کوئی اور سے منتفع ہونا چاہے
لائق تکبیر کے ہے اسلئے کہ مشابہ غصب ہے یہ گویا ویسی بات ہے کہ کسی انسان کو اوسکے ملک
سے جسکے انتفاع کا وہ استحقاق رکھتا ہے منع کیا جاوے سو بسطرح اوس ملک سے روکنا
کبیرہ ہے اوسی طرح اس سے روکنا کبیرہ ہے +

فصل

کرایہ دینا کسی شئے کا راہ سے اور لینا اجرت کا اگرچہ حریم ملک یا دکان ہو گناہ کبیرہ ہے ف اسکا کبیرہ ہونا کلام غیر واحد ائمہ مین آیا ہے کیونکہ یہ فسق و ضلال ہے اسی لئے اوزاعی نے کہا ہے کہ وکلا بیت المال جو شوارع بیت المال پر بیٹھنے والون سے اجرت لیتے ہین ہم نہین جانتے کہ اللہ پاک سے وہ کس منھ سے ملینگے ٭

فصل

استیلا کرنا آب مباح پر اور منع کرنا مسافر کا اوس سے گناہ کبیرہ ہے حدیث ابو ہریرہ مین فوعًا آیا ہے تین آدمیون سے اللہ بات نکریگا اور نہ اونکو پاک کریگا اور اونکے لئے عذاب الیم ہوگا اونمین ایک وہ شخص ہے جو جنگل مین کسی آب زائد پر ہے اور اوس سے مسافر کو روکتا ہے ف اسکا کبیرہ گنا صریح حدیث ہے اسی لئے بہت سے اہل علم نے جزم کیا ہے ساتھ تکبیر کے لیکن اسکو مقید کرنا بتقدر رشد یہ مناسب ہے اسلئے کہ مجرد منع و نصر ضعیف مقتضی تکبیر نہین ہے ٭

باب وقف کا

مخالفت شرط واقف کے کبیرہ گناہ ہی ہمنے اسکو کبیرہ گنا ہے اگرچہ کسی نے تصریح اسکی نہین کی ہے اسلئے کہ مخالفت شرط واقف پر اکل مال بباطل مرتب ہوتا ہے اور وہ کبیرہ ہے ٭

باب لقطہ کا

تصرف کرنا لقطہ مین قبل پورا کرنے شرائط تعریف و تملیک لقطہ کے اور چھپانا اوسکا مالک لقطہ سے باوجود معلوم ہونے مالک کے گناہ کبیرہ ہے یہ دونون امر اسلئے کبیرہ ہین کہ انمین اکل مال بباطل ہے ٭

باب لقیط کا

ترک کرنا اشہاد کا وقت اخذ لقیط کے کبیرہ ہے زرکشی نے اسکی تصریح کی ہے کیونکہ یہ مؤدی ہے طرف ادعا رقیت کے اور یہ ادعا کبیرہ ہے اسلئے کہ مؤدی ہے طرف مملوک ہونے آزاد کے وسائل کو بحکم مقاصد کا ہوتا ہے +

باب وصیت کا

اضرار وصیت مین کبیرہ ہے **قال تعالی** من بعد وصیۃ یوصی بھا او دین غیر مضار وصیۃ من اللہ ابن عباس سے اس آیت سے اضرار وصیت کو کبیرہ سمجھا ہے نسائی کا لفظ مرفوع سے ہے کہ اضرار وصیت مین کبائر سے ہے پھر یہ آیت پڑھی تلک حدود اللہ الخ گویا خود حضرت نے اسکو کبیرہ فرمایا ہے اور آیت کو شاہد ٹھیرایا ہے اسلیئے اسنے تصریح کی ہے ساتھ تکبیر کے ابن عادل نے اپنی تفسیر مین وجوہ اضرار کے ذکر کیے ہین مثلاً ثلث سے زیادہ کی وصیت کرے یا سب یا بعض مال کا اقرار واسطے اجنبی کے کرے یا آپکو قرضدار ٹھیرائے اور قرضدار ہونے کا اقرار کرے میراث ورثہ کو نہ ملے یا کہے کہ میرا قرض فلان پر تھا وہ دینے پر اسلے لیا ہے یا کسی سے کوئی سامان بیچے یا کسی شے کو مہنگا خرید کرے یا وصیت ثلث کی کرے مگر نہ اللہ کے لئے بلکہ بغرض تنقیص ورثہ کے سو یہ سب اضرار فی الوصیۃ ہے تاکہ مال ورثہ کو نہ پہنچے حدیث ابن عباس مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر کوئی آدمی عمل اہل جنت کا کرے ستر برس اور وصیت مین ضرر کرے تو اسکا خاتمہ شر عمل پر ہوگا وہ آگ مین جائیگا دوسرا لفظ یہ ہے جسنے قطع کیا میراث وجنت اللہ نے فرض کیا تھا قطع کریگا اللہ میراث اوسکی جنت سے +

باب خیانت کا

خیانت کرنا امانات مین جیسے ودیعت وعین مرہونہ یا مستاجرہ وغیر ذلک مین گناہ کبیرہ ہے قال تعالی ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا یہ آیت حق مین عثمان بن طلحہ شیبی کے اوتری ہے اونسے کنجی کعبہ کی زبردستی سے لی تھی پھر اونکو حضرت نے واپس کرکے فرمایا خذوھا خالدۃ تالدۃ لاینزعھا منکم الا ظالم لکن مراد آیت مین ساری امانات ہین ابو نعیم نے حلیہ مین کہا ہے کہ یہ آیت عام ہے سب امور مین براء بن عازب وابن مسعود وابی بن کعب کہتے ہین امانت ہر شئے مین ہے وضو خیانت نماز زکوۃ روزہ کیل وزن ودائع ابن عباس نے کہا ہے رخصت نہین دی اللہ نے کسی معسر وموسر کو امساک امانت کی ابن عمر نے کہا ہے اللہ نے فرج انسان کو پیدا کرکے کہا یہ امانت ہے اسکو میں تیرے پاس چھپا کر رکھا ہے تو اسکی حفاظت کر مگر حق سے انس نے کہا ہے حضرت نے خطبہ مین فرمایا لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عھد لہ رواہ احمد والبزار والطبرانی دوسری حدیث مین ہے کہ مطبوع ہوتا ہے مومن ہر خلق پر مگر خیانت وکذب پر صحیحین مین منجملہ علامات نفاق کے ایک خیانت کو امانت مین بھی ذکر کیا ہے دعای نبوی مین آیا ہے اعوذ بک من الخیانۃ فانھا بئست البطانۃ ف۱ اسکا کبیرہ گنا مطابق ظاہر آیت واحادیث کے ہے خبر واحد نے ساتھ اسکے تصریح کی ہے اس باب پر جزو اول زواجر کا تمام ہوا ہے شروع جزو دوم کا کتاب النکاح سے ہے بعض ابواب مین کثرت سے احادیث کو لکھا ہے ہمنے اونمین سے بطور نمونہ کے بعض بعض حدیثون کو جو الصق بمقام تھین منتخب کرکے ذکر کیا ہے اور فروع فقہیہ سے فقط اقوال قویہ کو لے لیا ہے باقی کو اصل کتاب پر حوالہ کیا گیا ہے شروع جزو اول کا کبائر باللہ سے تھا جسکو جداگانہ رسالہ مین تحریر کیا گیا ہے اونکی تعداد ۶۶ کبیرہ تھی اس مختصر مین کبائر ظاہرہ سے شروع کیا ہے اونکی تعداد چار سو ایک کبیرہ ہے ۱۰

کتاب النکاح

ترک کرنا نکاح کا کبیرہ ہے بعض متاخرین نے اسکی تصریح کی ہے کیونکہ امارات کبیرہ سے ایک لعن ہے سو حضرت نے فرمایا لعن اللہ المتبتلین من الرجال الذین یقولون لا نتزوج والمتبتلات اللاتی یقلن ذلک یعنی لعنت کرے اللہ اوپر جو لوگ بیاہ نہین کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم تو بیاہ نہین کرینگے اور اون عورتون پر جو یہ بات کہتے ہین لعن کی یہ بات تو اللہ شانہ پر ٹھیک نہین پڑتی اسلئے کہ اوسکے نزدیک وجوب نکاح کا علی الاصح نہین ہے مگر ساتھ نذر کے اور جو ستونمی کہ قائل اوسکے وجوب کا ہے بعض حالات مین جیسے خوف وقوع زنا اوسکے نزدیک قبل اسکے ترک تزوج البتہ کبیرہ ہوسکتا ہے بشرطیکہ مقدور مہر و مؤنت کا رکھتا ہو اور اپنی جان پر زنا سے ڈرتا ہو کہ اس دم سفاسد ترک تزوج کے سبب تکمیر کے ہوسکتی ہین ۵

فصل

دیکھنا طرف ان اعضا کے ساتھ شہوت و خوف فتنہ کے یا چھونا اوسکا ایسی حالت مین یا خلوت کرنا ساتھ اوسکے بدون محرم متحتم کے کوئی عورت ہی کیون نہو اور وہ اجنبیہ بے شوہر ہو گناہ کبیرہ ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ لکھا گیا ہے ابن آدم پر حصہ اوسکا زنا سے وہ اوسکو ضرور پالیگا آنکھون کا زنا نظر ہے کانون کا زنا سننا ہے زبان کا زنا تکلم ہے ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے پاؤن کا زنا چلنا ہے دل تمنا کرتا ہے چاہتا ہے شرمگاہ سچا کرے یا جھوٹا رواہ البیہقی و صححہما مسلم کا لفظ یہ ہے کہ زبان کا زنا بوسہ ہے طبرانی کا لفظ اسمین صحیح یہ ہے کہ اگر کسی کے سر مین تم مین سے سوئی یا کیل ٹھوکی جائے تو یہ بہتر ہے اوسکے لئے اوس سے کہ کسی عورت کا مساس کرے جو اوسکو حلال نہین ہے طبرانی کا لفظ ثانی یہ ہے کہ اگر کسی آدمی کے ایک مرتبہ بھرا ہوا کالی مٹی کا بھرا جائے یہ بہتر ہے اس سے کہ اوسکے

کنہ جا عورت کے کندھے سے جو اوسکو حلال نہین ہے چھو جائے تیسرا لفظ یہ ہے کہ اللہ فرماتا ہے
نظر ایک تیر ہے زہر بھرا ہوا ابلیس کے تیرون مین سے سو جو شخص خوف الٰہی سے اسکو چھوڑ دے
بموجب قول غیر واحد کے ہے گویا اونہون نے انہین حدیثون سے اخذ کیا ہے ٭

فصل

جس طرح یہ تینون کام کرنا سامنہ عورت کے کبیرہ ہین اسیطرح سامنہ امرد جمیل کے بھی کبیرہ ہین بلکہ
فتنۂ امرد اقرب واقبح ہے سو جسطرح زنا و لوطا دو کبیرہ مختلفہ ہین اسی طرح ان دونون کے مقدمات
بھی کبائر ہین فقہاء نے اسجگہ بال کی کھال نکالی ہے کسی بات کو صغیرہ اور کسیکو کبیرہ اور کسیکو
مکروہ اور کسیکو حرام بتایا ہے شیخ فانی وعنین و مریض وخصی و مجبوب کا تفاوت بیان کیا ہے
نواجر کی طرف مراجعت کرنیسے ظاہر ہوتا ہے سائف نے امارد سے بہت کچھ تحذیر کی ہے
انکے فتنہ کو فتنۂ زن سے زیادہ بتایا ہے **حکایت** سفیان ثوری حمام مین گئے وہان
ایک خوبصورت لڑکا بھی آیا کہا اسکو یہان سے نکالدو مین دیکھتا ہون کہ ہر عورت کے ساتھ
ایک شیطان ہوتا ہے اور ہر امرد کے ساتھ ستر شیطان ہوتے ہین **حکایت** امام احمد
کے پاس ایک شخص آیا اوسکے ہمراہ ایک طفل خوش شکل تھا پوچھا یہ کون ہے کہا میرا بھانجا ہے
کہا اسکو پھیر تو اپنے ہمراہ میرے پاس نہ لانا بلکہ اپنے ساتھ راہ مین بھی نہ رکھنا شاید جو شخص
کہ تجھے نہ جانتا ہو وہ تیرے ساتھ بدگمانی کرے شیخ الاسلام عسقلانی نے کہا ہے جب ایلچی
عبد القیس کے پاس حضرت کے آئے اونمین ایک امرد حسین تھا حضرت نے اوسکو اپنے
پس پشت بٹھایا اور فرمایا کہ فتنۂ داؤد اسی نظر سے تھا انتہی نظر کو قاصد زنا کہتے ہین خود
حدیث مین نظر کو سہم مسموم ابلیس فرمایا ہے ٭

فصل

تحیت کرنا یا اوسپر ساکت رہنا بطور رضا و تقریر کے گناہ کبیرہ ہے اللہ پاک نے فرمایا ہے
یا ایہا الذین آمنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منہم ولا نساء من
نساء عسی ان یکن خیرا منہن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب بئس
الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ہم الظالمون یا ایہا الذین
امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا
ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرہتموہ واتقوا اللہ ان اللہ توا ب رحیم
سخریہ یہ ہے کہ مسخور منہ کی طرف نظر حقارت و تہین نقص سے کہ ابلیس نے آدم کو نظر
حقارت دیکھا تھا جسکا انجام خسارا بدی ہوا اور آدم فائز بالعز ابدی ہوئے استہزا بھی

تکبر عزازیل را خوار کرد	بہ بزندان لعنت گرفتار کرد		

لمز کہتے ہین عیب کرنے کو قول وغیرہ سے اور ہمز برے قول سے ہوتا ہے ابن جریج نے
کہا ہے ہمز آنکھ اور لب اور ہاتھ سے ہوتا ہے اور ہمز پیٹھ پیچھے زبان سے لیث نے کہا لمز
وہ ہے جو تیرے سامنے پر عیب کرے ہمزہ وہ ہے جو پس پشت کرے مجاہد نے کہا ویل
لکل ہمزۃ لمزۃ ہمزہ وہ جو لوگون پر طعن کرے لمزہ وہ جو لوگون کا گوشت کھاتے بنسبت
کہتے ہین کسی شئے کے ڈالدینے کو مراد لیکا رنا ہے انسان کا اور نام سے مطلب ایسے نام
یا اسے فاسق ہالانکہ وہ تائب ہو چکا ہے سو برے القاب رکھنے سے منع فرمائی ہے تنبیہ
کو اس مقام اسلئے مقدم کیا کہ وہ ان تینون مین شدید الاذیۃ ہے کیونکہ تنقیص آدمی کی
اوسکے روبرو کیجاتی ہے پھر غیبت ہے وہ بیان کرنا اوس عیب کا ہے جو انسان مین ہوتا ہے
یا اول سے کرے پھر غیبت ہے کہ بدی لقب سے اوسکو لیکارے یہ تابی سے بھی کم ہے اسلئے
کہ یہان سچا بھی معنی کی لقب سے کچھ لازم نہین ہوتی ہے کبھی کسی اچھے کا برا لقب ہو

کہدیتے ہین یا بالعکس حضرت سے پوچھا تھا کہ غیبت کیا ہے فرمایا ذکرک اخاک بما یکرہ
زواجر مین اس بحث کو آٹھ ورق تک لکھا ہے اور بیان غیبت وغیرہ مین اور اوسکے انواع
مین بہت طول دیا ہے اور علاج غیبت بتائی ہے اور دل کی غیبت کو حرام کہا ہے اور غیبت
سے توبہ کرنیکو واجب لکھا ہے ٭

فصل برا لقب رکھنا کسی کو گناہ کبیرہ ہے

قال تعالی ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن
لم یتب فاولئک ھم الظالمون اسکو بہت علمانے کبیرہ گنا ہے اسمین اور غیبت مین تغایر ہے
اگرچہ آیت کریمہ مین ذکر دونون کا یکسان کیا ہے لیکن اسکا صلحدہ کبیرہ گنا اسلئے ہے کہ یہ تنابز
اقسام غیبت مین انحش ہے نووی نے اذکار مین کہا ہے کہ علما کا اتفاق ہے اسپر کہ انسان کا
لقب بکروہ رکھنا حرام ہے خواہ اوسکی صفت ہو یا اوسکے مان باپ کی یا اور کسی کی جسکے
وہ اوسکو مکروہ جانتا ہو ٭

فصل سخریہ و استہزا کرنا کسی مسلمان کے گناہ کبیرہ ہے

قال تعالی لا یسخر قوم من قوم الایۃ اسکی تحریم پر اجماع قائم ہے بیہقی کا لفظ
یہ ہے استہزا کرنیوالون کے لئے آخرت مین ایک دروازہ جنت کا کھولین گے پھر کہین گے
آؤ آؤ جب وہ کرب وغم سمیت آویگا بند کر دینگے پھر دوسرا دروازہ کھولکر بلا ئینگے کہ آؤ
آؤ وہ کرب وغم سمیت آویگا اوسکو بھی بند کر دینگے اسیطرح کیا کرینگے یہانتک کہ وہ
ناامید ہوکر نہ آویگا ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر مین کہا ہے یا ویلتنا مالھذا الکتاب
لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاھا صغیرہ تبسم ہے کبیرہ ہنسنا ہے حالت استہزا
مین قرطبی نے تفسیر کریمہ بئس الاسم الفسوق بعد الایمان مین کہا ہے جسنے لقب کہا

اپنے سوائی کا اور مسخراپن کیا اوس سے وہ فاسق ہے سخریہ کتے ہین استخفاف و استہانت
و تنبیہ کو عیوب و نقائص پر وقت خندہ زنی کے یہ سخریہ کبھی تو بمحاکات فعل یا قول ہوتا
اور کبھی اشارہ ایسا یا ہنسانے کے واسطے وقت تخلیط و غلطی کے کلام مین یا صورت پر یا مضحک صورت
ہوتا ہے ف اسکو بعض نے ہمراہ غیبت کے کبائر مین گنا ہے حالانکہ سخریہ ایک فرد ہے
غیبت کی گویا باقتضاے اسلوب قرآن کریم اسطرح پر کیا ہے ٭

فصل نہم یعنی چغلخوری کرنا کبیرہ ہے

قال تعالی ھماز مشاء بنمیم عتل بعد ذلک زنیم ہمزہ کے بعد ذکر زنیم کا فرمایا
ہے زنیم یعنی ولد الزنا ہے ابن المبارک نے اس آیت سے استنباط کیا ہے کہ ولد الزنا باتین
چپچاتا ہے سونہ بہاتا اوسکا جو مستلزم مشی بہ نمیمہ ہے دلیل ہے اس بات پر کہ فاعل اوسکا
ولد الزنا ہے **وقال تعالی** ویل لکل ھمزۃ لمزۃ لمزت مراد تمام ہے **وقال تعالی**
حمالۃ الحطب یعنی وہ تمامہ تہی بات کو براہ افساد لوگون تک لاکر لیجاتی تہی نمیمہ کا نام
حطب اسلیے رکہا کہ نمیمہ سے انتشار عداوت کا درمیان لوگون کے ہوتا ہے جسطرح کہ
حطب سے انتشار آگ کا ہوتا ہے **وقال تعالی** فخانتاھما فلم یغنیا عنھما من اللہ
شیئا نوح علیہ السلام کی عورت لوگون سے کہتی تہی کہ یہ مجنون و دیوانہ ہے اور لوط علیہ السلام
کی عورت اپنی قوم کو مہمانون کی خبر پہونچاتی تہی تاکہ وہ اونسے قصد فاحشہ قبیحہ منکرہ کا
کرین آخر اللہ نے اونکو ہلاک کردیا شیخین کا لنطریہ ہے تمام حیث مین نہ ہوگا دوسری
روایت مین قتات آیا ہے بمعنی نمام کسی نے کہا ہے نمام وہ ہے جو مجمع مین بیٹھکر لوگون
کی بات سنکر اورون کو پہونچاتا ہے اور قتات وہ ہے جو لوگون کی بات چپکر سنتا ہے اور
وہ نہین جانتے مہر چغلخوری کرتا پھرتا ہے نمیمہ پر عذاب قبر کا ہونا صحاح ستہ مین آیا
بلکہ ثلث عذاب قبر اسی نمیمہ سے ہوتا ہے اور ثلث غیبت سے اور ثلث بول سے اس باب

مین بہت حدیثین آئی ہین ف نمیمہ کا کبیرہ ہونا متفق علیہ ہے منذری نے کہا ہے امت کا اجماع ہے تحریم نمیمہ پر اور نمیمہ اعظم ذنوب ہے نزدیک خدا کے انتہی نمیمہ اسکو کہتے ہین کہ ایک کی بات دوسرے کو پہنچا دے بروجہ افساد احیاء العلوم مین کہا ہے ھذا ھو الاکثر لکن کچھ خاص اسی تہ اسکے نہین ہے بلکہ کشف ہر مکروہ کا خواہ منقول عنہ اوس سے ناخوش ہو یا منقول الیہ یا کوئی تیسرا شخص داخل نمیمہ ہے پھر خواہ وہ کشف بات سے ہو یا کتابت سے یا رمز سے یا ایما سے اور خواہ وہ فعل منقول عنہ کا ہو یا قول براہ عیب و نقص غرضکہ حقیقت نمیمہ کی افشاء سر ہے تک ستر ہے امر مکروہ کا اس صورت مین لایق یہ ہے کہ ہر شئے کی حکایت کرنیسے جو احوال مردم سے مشاہدہ ہوتی ہے سکوت کرے مگر جس بات کی حکایت مین نفع کسی مسلمان کا یا دفع ضرر ہو بہر حال نمیمہ اقبح غیبت ہے ٭

فصل دورویہ بات کرنا کبیرہ ہے

حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے بدترین مردم ذو وجہین ہین کہ انکے پاس کچھ لاتا ہے اور اونکے پاس اور کچھ رواہ الشیخان لوگون نے ابن عمر سے کہا تھا ہم اپنے بادشاہ کے پاس جاتے ہین وہان کچھ اور ہی کہتے ہین جو بعد وہان سے نکلنے کے نہین کہتے کہا ہم اسکو عہد حضرت مین نفاق شمار کرتے تھے رواہ البخاری طبرانی کا لفظ یہ ہے ذو وجہین دنیا مین دن قیامت کے دو منھہ آگ کے رکھتا ہوگا ابوداؤد و ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ اوسکی دو زبانین ہونگی آگ کی ف اسکا کبیرہ ہونا صریح احادیث ہے اسکو اہل علم نے علحدہ اسلئے ذکر نہین کیا ہے کہ داخل نمیمہ سمجھا ہے لکن اس اطلاق مین نظر ہے غزالی نے کہا ہے ذو لسانین وہ شخص ہے جو درمیان دو دشمنون کے آتا جاتا ہے اور ہر ایک سے موافق اوسکے مرضی کے گفتگو کرتا ہے اکثر تردد کرنیوالے درمیان دوستادمی کے اسی صفت کے ہوتے ہین اور یہ عین نفاق ہے ابوہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے تم پاؤگے بدترین عباد اللہ دن قیامت کو وہ شخص جو دورویہ ہے اسکے پاس اوسکی بات اور اوسکے پاس اسکی بات لاتا ہے دوسرا لفظ یہ ہے یاتی ھؤلاء بوجہ

دھوکا دینے کی وجہ غزالی نے کہا ہے علما کا اتفاق ہے کہ ملاقات دو شخص کی دو وجہ سے نفاق ہوتی ہے نفاق کی علامتین ہین اونمین سے ایک یہ بھی ہے ٭

فصل بہتان باندھنا کبیرہ ہے

حدیث غیبت میں آیا ہے کہ اگر وہ بات اوسمین نہین ہے تو پھر تو نے اوسپر بہتان باندھا بلکہ بہتان غیبت سے بھی سخت تر ہے اسلئے کہ سراپا دروغ ہے ہر کسی پر شاق گزرتا ہے بخلاف غیبت کے کہ بعض عقلا پر ناگوار نہین ہوتی اسلئے کہ وہ عیب اوسمین موجود ہوتا ہے احمد کا لفظ یہ ہے پانچ چیزین ہین جنکا کفارہ نہین ہے اونمین ایک بہتان ہے مسلمان پر طرانی کا لفظ یہ ہے جسنے ذکر کیا کسی شخص کا کچھ جو اوسمین نہین ہے تاکہ اوسپر عیب لگانے قید کریگا اوسکو اللہ آگ جہنم مین یہانتک کہ اوس قول کا نکالدے ف اسکا کبیرہ گنا بموجب تصریح بعض علما کے ہے حالانکہ یہ کذب ایک دوسرا کبیرہ ہے گویا کہ یہ ایک کذب خاص ہے اسمین وعید شدید آئی ہے اسلئے اوسکو علحدہ ذکر کیا گیا ٭

فصل ولی کا مولاۃ کو نکاح سے مانع ہونا کبیرہ ہے

جبکہ وہ بالغہ عاقلہ ہو اور کفو سے نکاح کرنا چاہے اور یہ شخص مانع آوے نووی نے اسکے کبیرہ ہونیکی تصریح کی ہے کہا ہے کہ مسلمانونکا اسپر اجماع ہے کہ عضل کبیرہ ہے لیکن اوائمہ اوسکو صغیرہ بتاتے ہین بلکہ امام الحرمین نے نہایہ مین یہانتک کہا ہے کہ عضل حرام نہین ہے اگر وہان نہ ہو کہ موجود ہو وہان ایسا عضل کرنا کبیرہ ہو سکتا ہے لیکن قول اول اولی ہے ٭

فصل منگنی پر منگنی کرنا کبیرہ ہے

یہ ویسی بات ہے جیسے سراپا شرارہ کرنا وہان جب ایک منگنی ٹوٹ جائے اور گفتگو باقی نہ رہے تب پیغام

کرنا جائز ہے ٭

فصل بھڑوا بنانی بی کا خاوند پر اور خاوند کا بی بی پر کبیرہ ہے

حدیث بریدہ مین مرفوعاً آیا ہے وہ ہم مین سے نہین ہے جو بھڑوا کرے کسی عورت کو اوسکے خاوند پر یا مملوک کو یعنی اوسکی سید پر رواہ احمد بسند صحیح والبزار وابن حبان ابوداؤد ونسائی کا لفظ یہ ہے لیس منا من خبب امرأۃ علی زوجہا او عبدا علی سیدہ ابن حبان کا لفظ یہ ہے من افسد امرأۃ علی زوجہا فلیس منا اسکو ابویعلی نے بسند صحیح روایت کیا ہے مسلم وغیرہ مین آیا ہے شیطان اپنا تخت پانی پر رکھکر اپنی لشکر روانہ کرتا ہے سب سے زیادہ قریب منزلت مین وہ ہوتا ہے جسکا فتنہ سب سے زیادہ بڑا ہو ایک آتا ہے کہتا ہے کہ مینے یہ کیا وہ کیا شیطان کہتا ہے تو نے کچھ نہین کیا پھر دوسرا آتا ہے وہ کہتا ہے مینے اوسکو نہین چھوڑا یہانتک کہ درمیان اوسکے اور اوسکی بی بی کے جدائی کرادی شیطان اوسکو اپنے پاس بلاکر کہتا ہے تو بہت اچھا ہے پھر اوسکو گلے سے لگاتا ہے ف اسکو ایک جماعت نے کبیرہ گنا ہے اور بعض حدیث مین اس فعل پر لعنت آئی ہے ٭

فصل

عقد کرنا مرد کا اپنی محرم سے نسب یا رضاع یا مصاہرت مین گو وطی نہ کی ہو گناہ کبیرہ ہے ف بعض متاخرین نے اسکی تصریح کی ہے لیکن محرم کو عام نہین کیا اور نہ قید عدم وطی کی ذکر کی ہے اور یہ بلاشک مراد ہے اس عقد کی بنیاد اصل سے خرق سیاج شریعت غرا پر ہے گویا اوس کے نزدیک حدود کچھ لائق پروا کے نہین ہین خصوصاً ایسا فعل کرنا جسکے قبح پر سارے عقول صحیحہ کا اتفاق ہے جسکو ادنی مسکہ مروت کا ہوگا چہ جاسے دین کے اوس سے ایسی حرکت ہرگز صادر نہین ہو سکتی ہے ٭

فصل

راضی ہونا طلاق دینے والے کا ساتھ حلالہ کے اور مان لینا زن مطلقہ کا اس امر کو اور راضی ہونا زوج محلل پر کا گناہ کبیرہ ہے حدیث ابن مسعود میں مرفوعاً آیا ہے لعن المحلل والمحلل له رواہ احمد والنسائی بسند صحیح ابن ماجہ کا لفظ باسناد صحیح یوں ہے کیا خبر نہ دوں میں تمکو تیس ستاد کی کہا ہاں اسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا وہ محلل ہے لعنت کرے اللہ محلل و محلل لہ کو ترمذی نے کہا ہے اہل علم کا عمل اسی پر ہے جیسے عمر و ابن عمر و عثمان اور یہی قول فقہاء تابعین کا بھی ہے عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے لائے نہ جائینگے پاس میرے محلل و محلل لہ مگر میں اون دونوں کو رجم کرونگا ابن عمر نے پوچھا کیسے کہا وہ دونوں زانی ہیں ف اسکا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب ہے اسلئے کہ اس فعل پر لعنت آئی ہے شافعی کے نزدیک یہ سب ہے کہ صلب نکاح میں یہ شرط ہو کہ محلل بعد وطی کے اوسکو طلاق دیدیگا اس صورت میں تحلیل کبیرہ ہوگی مطلق و محلل و عورت سب فاسق ہونگے اسلئے کہ اون سب نے اس فاحشہ پر اقدام کیا ہے اور بدون اس شرط کے مکروہ ہے اور حرام امر مضمر کا اس جگہ اعتبار نہیں ہے مگر ایک جماعت ائمہ نے مطلقاً تحلیل کو بموجب اطلاق حدیث کے حرام کہا ہے چنانچہ صحابہ و تابعین مذکورین اسی طرف گئے ہیں انتہی یہی قول قوی ہے اسی کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ و ابن القیم نے بھی اختیار کیا ہے ✦

فصل

راز و تفاصیل جماع کا افشاء کرنا مرد یا عورت کا گناہ کبیرہ ہے ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہیں بدترین مردم نزدیک خدا کے دن قیامت کو وہ مرد ہے جو اپنی جورو کے پاس جاتا ہے یا وہ جورو اسکے پاس آتی ہے پھر ایک دوسرے کا راز افشار کرتا ہے رواہ مسلم و ابو داؤد و غیرہما حدیث اسماء بنت یزید میں آیا ہے فرمایا کہ اونکی مثال ویسی ہے جیسے ایک شیطان ایک شیطانہ سے ملا

اور اوس سے صحبت کی اور لوگ دیکھ رہے ہین رواہ احمد والبزار وله شواهد تقویه
دوسرا لفظ یہ ہے مثل ذلك مثل شیطان لقی شیطانة علی قارعة الطریق فقضی
حاجته منها ثم انصرف وترکها رواہ ابو داؤد تیسری حدیث مین آیا ہے السباع
حرام رواہ احمد وابو یعلی عن ابی الهیثم وقد صححها غیر واحد ابن لہیعہ نے کہا مراد وہ شخص
ہے جو فخر کرتا ہے جماع پر جسمین ہتک ستر ہے نہ مطلقا کما هو ظاهر ف ان دونون کا کبیرہ
گنا صریح احادیث صحیحہ باب ہے نووی نے ایک جگہہ اوسکو مکروہ اور دوسری جگہہ شرح مسلم
مین حرام کہا ہے انتہی اسمین کچھہ تنافی نہین ہے اسلیے کہ سلف مین استعمال لفظ مکروہ کا بجاے
حرام بہت ہوتا تھا +

فصل لونڈی یا بی بی سے دبر مین صحبت کرنا گناہ کبیرہ ہے

حدیث ابن عباس مین آیا ہے اللہ نظر نہین کرتا طرف اوس مرد کے جو آتا ہے پاس کسی مرد یا عورت
کے اوسکی دبر مین اخرجه الترمذی والنسائی وابن حبان طبرانی کا لفظ بسند ثقات یہ ہے من
اتی النساء فی اعجازهن فقد کفر ابن ماجہ وبیہقی کا لفظ یہ ہے لا ینظر الله الی رجل جامع
امرأة فی دبرها احمد وابو داؤد کا لفظ یہ ہے ملعون من اتی امرأة فی دبرها ابن عمر
کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے کہ یہ لوطیت صغری ہے یعنی دبر زن مین آنا جابر کا لفظ یہ ہے
نهی عن محاش النساء رواہ الطبرانی بسند رجاله ثقات کسی جگہہ اوسکو اتیان
حشوش فرمایا ہے ف اسکو غیر واحد نے کبیرہ گنا ہے اسلیے کہ ان حدیثون سے کفر و لعن
و عدم نظر خدا ہونا ثابت ہے اور لوطیت صغری نام رکھنا اقبح وعید ہے علائی نے اسکو بڑی بڑا کہا ہے

فصل صحبت کرنا بی بی سے حیض یا نفاس عورت یا مرد اجنبی کی گناہ کبیرہ ہے

ف اسکا کبیرہ گنا واضح ہے اسلیے کہ صریح دال ہے قلت اکثرات مرتکب پر ساتھہ دین کے

اور رقت دیانت پر اور یقیناً اجنبیہ یا اجنبی کا لگا ڑنا ہے اور جیکہ نظر کرنا طرف اجنبیہ و اجنبی کے کبیرہ گنا گیا ہے تو اسکا قبح و مفسدہ تو کہین اوس سے بڑھکر ہے +

باب مہر کا

بیاہ کرنا کسی عورت سے اور جس مین یہ ہے کہ اوسکا مہر نہ دینگا اگر وہ مانگے گی گناہ کبیرہ ہے حدیث مین آیا ہے جس مرد نے بیاہ کیا کسی عورت سے تھوڑے یا بہت مہر پر اور اوسکے جی مین یہ ہے کہ اوسکا حق ادا نکرونگا اور اوسکو دھوکا دیا اور مر گیا اور اوسکا حق نہ دیا تو ملیگا وہ اللہ سے دن قیامت کو اور وہ زانی ہوگا رواہ البزاز بسند صحیح ثقات بیہقی کا لفظ یہ ہے جسنے مقرر کیا مہر عورت کا اور اللہ جانتا ہے کہ وہ ارادہ دینے کا نہین رکھتا ہے اور اوسکو دھوکا دیکر اوسکی شرمگاہ کو بالاعلان حلال کر لیا ہے تو ملیگا اللہ سے اور وہ زانی ہوگا دوسرا لفظ یہ ہے کہ اعظم ذنوب نزدیک اللہ کے وہ مرد ہے جسنے بیاہ کیا ایک عورت سے جب اپنا کام کر لیا تو اوسکو طلاق دیدی اور اوسکا مہر لیگیا ف اسکا کبیرہ گنا صریح حدیث باب ہے بلکہ اس کام مین تین کبائر ہین ضرر و ظلم و استیفاء منافع حر بعوض بغیر منع اوسکا +

باب ولیمہ کا

تصویر بنانا جاندار کی کسی شے پر معلم ہو یا متعلم زمین پر ہو یا کسی شے پر کوئی ایسی صورت ہو جسکا نظیر منہ و جیب پر ہو گھوڑا گناہ کبیرہ ہے قال تعالی ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لھم عذابا مھینا کرمہ سے کہا مراد ان لوگون سے تصویر بنانیوالے ہین شیخین کا لفظ یہ ہے کہ جو لوگ یہ تصویرین بناتے ہین عذاب کئے جاوینگے دن قیامت کو اور اونسے کہا جائیگا کہ زندہ کرو جو تمنے پیدا کیا ہے صحیحین مین عائشہ سے مرفوعاً آیا ہے اشد مردم عذاب مین دن قیامت کو وہ لوگ ہونگے جو یہ صورتین بناتے ہین دوسرا لفظ یہ ہے کہ جس گھر مین

تصویرین ہوتی ہین اوسمین فرشتے داخل نہین ہوتے ابن عباس کا لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا
ہر مصور آگ مین ہے ہر صورت کے عوض ایک نفس بنایا جاویگا جو اوسکو جہنم مین عذاب کریگا
ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کون زیادہ ظالم ہے اوس شخص سے جو لگا پیدا کرنے مثل میرے
خلق کے پھر بنا وے تو ایک ذرہ یا ایک دانہ یا ایک جو مسلم کا لفظ علی سے یہ ہے بھیجا مجکو حضرت نے
کہ نہ چھوڑون مین کوئی صورت مگر مٹا دون اوسکو اور نہ کوئی قبر بلند مگر برابر کر دون مین اوسکو
دوسری حدیث مین آیا ہے کون تم مین سے ایسا ہے جو مدینہ مین جاوے اور کوئی وثن وہان
نہ چھوڑے جسکو توڑ نہ ڈالے اور نہ کوئی قبر جسکو برابر نکر دے اور نہ کوئی صورت جسکو آلودہ نکر دے
ایک آدمی نے کہا مین ہون پھر اوسنے آکر خبر دی کہ مینے ایسا ہی کیا فرمایا اب جو کوئی پھر ایسی چیز
بنائیگا وہ کافر ہوگا قران کا مرداد احمد بسند جید معلوم ہوا کہ تصویر کا مٹانا نابت کا
توڑنا قبر بلند کا برابر کرنا کو مدینہ مین ہو مامور بہ ہے جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سے کہا تھا
ہم اوس گھر مین نہین آتے جسمین کتا یا تصویر ہوتی ہے اس باب مین بہت سی احادیث آئی
ہین سب مین وعیدات شدیدات دربارۂ تصاویر وارد ہین ف تصویر کشی کا کبیرہ ہونا
صریح منطوق ان احادیث کا ہے ایک جماعت نے ساتھہ اسکے جزم کیا ہے شرح مسلم مین
بھی اسی طرح ہے ترجمۃ الباب مین جو حرمت و تکبیر کو عام رکھا ہے وہ اشارہ ہے طرف
ران سب اقسام کے کیونکہ ملحظ سب مین ایک ہی قول فقہار کا کہ تصویر زمین و بساط و ہر ممتہن
پر جائز ہے کچھہ اسکو منافی نہین ہے ذی روح کی تصویر بنانا مطلقاً حرام ہے شرح مسلم مین
کہا ہے کہ تصویر حیوان کی بنانا منجملہ کبائر کے ہے بسبب وعید شدید کے خواہ امتہان کیلئے
بنائے یا اور کام کو اسلئے کہ اسمین مشابہ ہونا ہے ساتھہ خلق خدا کے خواہ بساط پر ہو یا کپڑے
پر یا درہم یا دینار پر یا پیسہ پر یا برتن یا دیوار پر یا تکیہ پر ہان درخت وغیرہ غیر ذی روح
کی تصویر بنانا حرام نہین ہے اسمین کچھہ فرق شئے سایہ دار و غیر سایہ دار کا نہین ہے یہ خلاصہ ہے
مذہب جمہور علمار صحابہ و تابعین و من بعدہم کا جیسے شافعی و مالک و ثوری و ابو حنیفہ وغیرہم سب کا

اجماع کا ہے کہ جس شے کا تصاویر میں سے سایہ ہو اوسکو متغیر کردین قاضی نے کہا ہے مگر لعب
بنات صغار میں رخصت آئی ہے یعنی گڑیان جنسے لڑکیان کھیلتی ہین لیکن مالک نے مکروہ کرنا
گڑیون کا مرد کو اپنی بیٹی کے لئے مکروہ کہا ہے اور بعض علما نے دعوی کیا ہے کہ کھیلنا گڑیون
سے منسوخ ہے خطابی وغیرہ نے کہا ہے فرشتے رحمت و برکت کے نہین آتے خواہ وہ صورت
جاندار کی ہو یا شخص منتصب کی یا منقرش ہو یا سقف یا دیوار مین ہو یا کپڑے مین بھی ہو انتہی ماصلہ
بہرحال شارع کو محو تصاویر مین بڑا اہتمام ہے اور صنع تصویر کشی کا بڑا انتظام لیکن اس زمانہ مین
ایسا عموم صور کا ہوا ہے کہ کوئی شے استعمال کی باقی نہین ہے جسمین صورت حیوان کی نہو یہانتک
کہ اشیاء اکل و شرب مین بھی سو جسکو منظور ہو کہ اوسکے گھر مین رحمت و برکت کے فرشتے آوین
اوسکو چاہیے کہ گھر مین کسی طرح کی تصویر جاندار کی نہ رکھے اور ہو تو اوسکو مٹادے اور جس
صورت مین مطلق تصویر کشی پر وعدہ جہنم و نار کا آیا ہے اور جو تصویر گھر مین ہوتی ہے گو اوسکو
گھر والے نے نہین بنایا ہے لیکن مانع دخول ملائکہ رحمت و برکت ٹھیرتی ہے تو خیال کرنا چاہیے
کہ وہ تصویر جو کسی معبود باطل کی بنائی جاتی ہے جیسے بت وغیرہ اوسکا عذاب کس قدر ہوگا
اوسکے رکھنے والے تو بالکل شرک مین گرفتار ہین بعض لوگ تصاویر اولاد واغزہ کی لطور یادگار کے
اپنے نزدیک رکھتے ہین خصوصاً جب سے کہ رواج فوٹو گراف کا ہوگیا ہے یہ بھی ایک طرح کا شرک
ہے تصویر کا بنوانا کچھ تصویر بنانے سے گناہ و اثم و استحقاق نار مین کم نہین ہے اسلئے کہ یہ عمل
بالکبیرہ ہے کبیرہ کرنا اور کبیرہ کرنا پر راضی ہونا اور اوسکو اپنے لئے حاصل کرنا سب کا ایک حکم
ہے یہ تصویر تو ظاہر کی ہے لیکن یہی حکم بعینہ تصویر باطن کا بھی ہے بلکہ تصویر باطن تکبیر مین
بہ نسبت تصویر ظاہر کے اکبر ہے اسلئے کہ یہ تو کبیرہ ہے اور وہ شرک تک پہنچا دیتی ہے وہ
تصویر باطن تصور شیخ ہے جو بلاد فقرا مین مروج ہے پیر یا شیخ یا کسی ولی کی صورت کا
تصور کرکے عبادت و استعانت کیا کرتے ہین یہ عین عبادت و استعانت ہے غیر اللہ سے صحابہ
و تابعین نے کبھی صورت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور کرکے کوئی عبادت

نہین کی اگر یہ لیاقت مستحسن ہوتا تو سب سے زیادہ استحقاق اس تصویر کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھا دوسرا مسئلہ تصویر انبیاء علیہم السلام کا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دن فتح مکہ کے کعبہ کے اندر تصویر ابوالانبیاء ابراہیم خلیل علیہ السلام اور تصویر اسمعیل علیہ السلام کو دیکھ کر ایک چوبدستی سے جو دست مبارک مین تھی توڑ ڈالا اس سے معلوم ہوا کہ تصویر کو کسی معظم کی کیون نہو کچھ حرمت نہین رکھتی اور اسکا محو کرنا لازم ہے بعض جاہل تصویر خیالی جناب نبوت مسلم کی رکھتے ہین حالانکہ اگر بفرض محال وہ تصویر صحیح اور مطابق شمائل کے بھی کسی جگہ موجود ہو تب بھی اوسکا محو کرنا لازم ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے مٹانے تصاویر و تماثیل ہر قسم مخلوق کے آئے تھے نہ اسلئے کہ سب کی تصویرین باقی رکھین اور اپنی تصویر کا بقا چاہین خدا جانے ان نام کے مسلمانونکی عقل کہان چر گئی ہے جو ایسی کہلی ہوئی بات نہین سمجھتے ایسے ہی مسلمانونکے حق مین اللہ تعالی نے تنصیص شرک کی فرمائی ہے وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون یعنی اکثر ایمان لانیوالے کلمہ اسلام کا پڑھتے ہین نماز روزہ زکوۃ حج بجالاتے ہین لیکن معتقد مشرک ہین شرک مین گرفتار رہتے ہین سو یہ شرک ایسا گناہ ہے کہ اوسمین مغفرت جہل کا مقبول نہین ہے اور شرک کبھی بخشا نہ جائیگا خواہ تھوڑا ہو یا بہت اور خواہ ظاہر ہو یا باطن حدیث مین آیا ہے شرک چونٹی کی چال سے بھی اندھیری رات مین صاف سیاہ پتھر پر زیادہ تر مخفی ہے ۔

فصل

۱

۲

تنفل یعنے غیر کے طعام پر بغیر اذن و رضامندی صاحب طعام کے داخل ہونا اور مہمان کا سیری شکم پر زیادہ کھانا بغیر معلوم کرنے رضامندی میزبان کے اور پیٹ سے زیادہ کھانا گو اپنا ہی کھانا کیون نہو جسکا ضرر ظاہر ہے اور توسع کرنا مآکل و مشارب مین براہ حرص و کبر گناہ کبیرہ ہے ابو حمید ساعدی مرفوعاً کہتے ہین حلال نہین ہے کسی مسلمان کو کہ لیوے لاٹھی اپنے بھائی کی بغیر اوسکی خوشی خاطر کے رواہ ابن حبان یہ اسلئے فرمایا کہ مسلمان کا مال مسلمان پر شدید التحریم ہے صحیحین کا لفظ یہ ہے کہ خطبہ حجۃ الوداع

ہیں فرمایا تمہارے خون اور مال اور تمہاری آبرو حرام ہے تمہارے مثل حرمت اسدن کے اس مہینہ
شہر میں پھر فرمایا الا ھل بلغت ابو داؤد کا لفظ یہ ہے جو داخل ہوا بغیر دعوت کے وہ داخل ہوا چور
بکر نکلا لٹیرا ہو کر شیخین کا لفظ یہ ہے مسلم میں ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنت میں دوسرا
لفظ یہ ہے قیامت کو ایک شخص عظیم طویل اکول شروب کو لائینگے وزن ایک اتنے کے برابر پرشہ کے
بھی نہ ہوگا عائشہ سے ایک دن میں دو بار کھانا کہا اے عائشہ کیا تو یہ چاہتی ہے کہ تجھ کو کوئی شغل
نہ ہو مگر یہی جو تیرا ایک دن میں دو بار کھانا اسراف ہے اللہ مسرفین کو دوست نہیں رکھتا ہے
مداوا البیہقی یہ بھی فرمایا کھاؤ پیو صدقہ دو جب تک کہ اوسمیں خلط ملط اسراف یا مخیلہ کا نہ ہو ابن ابی الدنیا کی حدیث میں اون لوگوں کو جو الوان طعام کھاتے ہیں شرار امت فرمایا ہے ف
ان تینوں کا کبیرہ گناہ ظاہر ہے کیونکہ داخل ہیں اکل مال بالباطل میں اور تیسرے امر میں
اذا رفس ہے وہ کبیرہ ہے مثل امر زنا غیر کے جو بھی بات خیلاء ہے اور خیلاء کبیرہ ہے اور عجب و
تکبر کے کلام سے بھی تفضل کا کبیرہ ہونا نکلتا ہے حدیث ابو ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے بدترین
طعام طعام ولیمہ ہے جسمیں تونگر لوگ بلائے جاویں اور مساکین چھوڑ دیئے جاویں رواہ الشیخان

باب گزران کرنیکا ساتھ عورتوں کے

ایک بی بی کو دوسری بی بی پر ترجیح دینا برا ظلم و عدوان گناہ کبیرہ ہے ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہیں
جسکے پاس دو عورتیں ہوں اور وہ اونمیں برابری نکرے تو آئیگا دن قیامت کو اور آدھا بدن
اوسکا ساقط ہوگا رواہ الترمذی ابو داؤد کا لفظ یہ ہے جسکے پاس دو عورتیں ہیں اور وہ ظلم
ایک کے اونمیں سے جسکا وہ آئیگا دن قیامت کو اور نصف دیکھا اوسکا مائل ہوگا نسائی کا لفظ یہ ہے
واحد شقیہ مائل ابن ماجہ و ابن حبان کا لفظ یہ ہے واحد شقیہ ساقط مراد جھکنے اور
مائل ہونیسے یہ ہے کہ جن امور ظاہرہ میں شارع نے ترجیح کو حرام کیا ہے اونمیں میل طرف ایک
کے کرے نہ میل قلبی کہ وہ اختیار سے باہر ہے مسلم میں آیا ہے اہل عدل عنایہ نور پر جانب دست راست

خدا کے ہونگے حالانکہ اللہ کے دونون ہاتھ راست ہین وہ لوگ ہین جو برابری کرتے ہین اپنے حکم
مین اور اپنے گھر والون مین اور جسکے وہ والی ہوئے ہین گھر والون مین بی بی بیان بطریق اولی داخل
شامل ہین **ف** اسکا کبیرہ ہونا قضیہ اس وعید شدید کا ہے جو ان حدیثون مین آئی ہے اور
حکم ظاہر ہے اگرچہ اوسکا ذکر نہین کیا ہے اسلیئے کہ اسمین ایذاء عظیم ہے جسکا تحمل مشکل ہوتا ہے

فصل

ندینا شوہر کا حق واجب زوجہ کو جیسے مہر و نفقہ اور ادا نکرنا بی بی کا حق شوہر کو جیسے تمتع بغیر
عذر شرعی کے گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی** ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف وللرجال
علیھن درجۃ اس آیت کو اللہ پاک نے بعد اوس آیت کے ذکر کیا ہے وبعولتھن احق
بردھن فی ذلک ان ارادوا اصلاحا اسلیئے کہ جب یہ بات بیان کی کہ مقصود مراجعت سے
اصلاح حال زن ہے نہ ایصال ضرر طرف اوسکے تو یہ بھی بیان فرمادیا کہ ہر واحد کا زوجین سے
دوسرے پر حق ہے ابن عباس کہتے ہین مین تزین کرتا ہون واسطے اپنی بی بی کے جس طرح کہ وہ
میرے لئے تزین کرتی ہے اسی آیت کے سبب سے بعض اہل علم نے کہا ہے مرد پر واجب ہے کہ قیام
بحقوق و مصالح زن کرے اسی طرح زن پر انقیاد و طاعت زوج کی واجب ہے مرد کا درجہ حریت
سے اکمل تر ہے فضل و عقل و دیت و میراث و غنیمت مین مرد لائق امامت و قضاء و شہادت کے
ہوتا ہے اور بی بی پر بی بی اور لونڈی لاسکتا ہے اور قادر ہے طلاق و رجعت پر گو وہ نہ مانے
اور بالعکس اسکے نہین ہوسکتا اور مرد اخص ہے ساتھہ انواع رحمت و اصلاح کے جیسے التزام
مہر و نفقہ اور ذب زوجہ سے اور قیام ساتھہ اوسکے مصالح کے اور روکنا اوسکا مواقع آفات
سے اسلیئے بی بی پر قیام بخدمت شوہر موکد تر ہے بسبب ان حقوق زائدہ کے **کما قال**
تعالی الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضھم علی بعض وبما انفقوا
من اموالھم عورت باندی مین مرد کے اسیر و عاجز ہوتی ہے اسلیئے اگر ایک خادم سے زیادہ اوسکو

درکار ہو تو شوہر پر واجب ہے کہ اوسکو خادم دے قالہ الحق بلی یعنی بسورت وجود مقدرت کے
حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے ایک بی بی سے پوچھا کہ تیرا رشتہ خاوند سے کیسا ہے اوسنے کہا
مین قدرت مین کوتاہی نہین کرتی مگر جس چیز سے کہ عاجز ہون فرمایا فکیف انت لہ فانہ جنتک
ونارک ۔ کشف مین حضرت سے پوچھا تھا کس آدمی کا بڑا حق ہے عورت پر فرمایا شوہر کا کہا مرد پر کسکا
بڑا حق ہے کہا اوسکی ماں کا ۔ دارقطنی بسند حسن و طبرانی و طبرانی و ابن حبان و حاکم مین قصہ بعض
عورتون کا آیا ہے کہ جب وہ نہون نے حقوق شوہرون کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے
سنے کہا والذی بعثک بالحق لا اتزوج ما بقیت الدنیا غرض کہ اطاعت زوجین والے
زوج کے بہت سی حدیثین آئی ہین ہمنے رسالہ صلاح ذات البین مین اس بحث کو بسط سے
لکھا ہے ف انکا کبیرہ گناہ صریح احادیث باب ہے کیونکہ اس باب مین وعیدات شدید ہ
آئی ہین بعض احادیث مین لعنت اور بعض مین سخط خدا و نار اسی شوہر پر وارد ہے ٭

فصل مہاجر و تدابر و تشاحن مسلم گناہ کبیرہ ہے

مہاجرہ یہ ہے کہ تین دن سے زیادہ ہر دو مسلمان کو جدا رکھے بغیر کسی غرض شرعی کے تدابر یہ ہے
کہ جب اوسکے سامنا ہو تو منہ پھیر لے تشاحن یہ ہے کہ دلمین کینہ رکھے احمد و ابو یعلی و طبرانی
کا لفظ مرفوعا یہ ہے حلال نہین ہے کسی مسلمان کو کہ جدا کرے کسی مسلمان کو تین رات سے زیادہ
کہ وہ دونون راہ حق سے مائل ہوتے ہین جب تک کہ اس حال پر رہتے ہین اگر اسی حرام
لینے ہجران و فراق پر مرجائینگے تو دونون کو بھی بہشت مین نہ جائینگے اسکی سند صحیح ہے بزار
کا لفظ بسند صحیح یون ہے جسنے چھوڑا اپنے بھائی کو تین دن وہ آگ مین ہے مگر یہ کہ تدارک
کرے اللہ اوسکا اپنی رحمت سے ابو داؤد و بیہقی کا لفظ یہ ہے جسنے ایک سال چھوڑا یہ مانند
اسکی خونریزی کرنیکے ہے بخاری کا لفظ مرفوعا یہ ہے مکروہ ہے تقاطع و تدابر و تباغض و تحاسد
اور ہو جاؤ اللہ کے بندے ایک دوسرے کے بھائی اور جواز السلام کرنا ہے وہ سابق ہوتا ہے

طرف جنت کے علماء نے اس حدیث سے اخذ کیا ہے کہ سلام رافع اثم ہجرت ہے مسلم کا لفظ یہ ہے کھولے جاتے ہیں دروازے جنت کے ہر دوشنبہ و پنجشنبہ کو اللہ ہر غیر مشرک کو بخشتا ہے مگر اوس شخص کو جسکے درمیان اور اوسکے بھائی کے شحناء ہے یعنی کینہ طبرانی و ابن حبان کا لفظ یہ ہے مگر مشرک و متباغض ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے تین آدمی ہیں جنکی نماز اونکے سر سے اونچی نہیں ہوتی ہے ایک بالشت بھر بھی ایک وہ شخص ہے جو امامت کرتا ہے کسی قوم کی اور وہ قوم اوس سے ناخوش ہے دوسری وہ عورت جو سو رہی اور شوہر اوسکا اوسپر خفا ہے تیسرے دو برادر متصارم زواجر میں اس باب کی احادیث کو جمع کیا ہے ف ان تینوں کا کبیرہ گنانا صریح مفاد احادیث باب ہے کیونکہ عدم دخول جنت اور دخول نار اور سقر و عیدات شدیدات ہیں ہاں اگر عود اس ہجران کا عائد طرف صلاح ماجرہ مہجور کے ہو تو جائز ہے والا لا +

فصل

گھر سے باہر نکلنا عورت کا عطر ملکر اگرچہ باذن شوہر ہو گناہ کبیرہ ہے ابوداؤد کا لفظ یہ ہے کہ ہر آنکھ زانیہ ہے اور عورت جب عطر ملکر مجلس میں آتی ہے تو وہ ایسی ویسی ہے یعنی زانیہ ہے اسکو ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان کا لفظ یہ ہے جس عورت نے عطر لگایا پھر قوم پر گزری تاکہ وہ اوسکی خوشبو پاویں وہ مرادسکار ہے اور ہر آنکھ زناکار ہے والی ہوتی ہے ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے قبول نہیں کرتا اللہ کسی عورت سے جو نکلتی ہے طرف مسجد کے نماز کو اور اوسکی خوشبو اوڑتی ہے یہانتک کہ پھر کر نہادے سر آتا الحاکم وصححہ مراد نہانے سے دھونا خوشبو کا ہے ایک عورت بن ٹھن کر مسجد میں آئی نبی حضرت نے فرمایا اسے لوگو منع کرو اپنی عورتوں کو زینت و تبختر سے مسجد میں بیشک لعنت نہیں کئے گئے بنی اسرائیل یہانتک کہ پہنا اونکی عورتوں نے زینت یعنی زیور کو اور ناز سے چلیں مسجد میں ف اسکا کبیرہ ہونا صریح مفاد احادیث باب ہے یہ جب ہے کہ فتنہ متحقق ہو اور اگر مجرد خوف فتنہ ہے تو مکروہ ہے اور اگر گمان فتنہ کا ہے

حرام ہے نہ کبیرہ یہ تفصیل قاعدہ شافعیہ پر ہے ورنہ حدیث عام ہے ٭

فصل نشوز عورت کا گناہ کبیرہ ہے

نشوز سے یہ ہے کہ گھر سے بغیر اذن یا رضا شوہر کے باہر نکلے بغیر کسی ضرورت شرعیہ کے جیسے واسطے استفتار کے جسکے لئے خاوند اوسکو کافی نہیں ہے یا خوف فجرہ یا اندیشہ اہدام کم قال تعالی واللاتی تخافون نشوزہن فعظوہن واہجروہن فی المضاجع واضربوہن فان اطعنکم فلا تبغوا علیہن سبیلا الدیکھ اس آیت میں مردوں کو حکم دیا ہے کہ وہ قائم ہوں ساتھ اصلاح وتادیب نساء کی اور اونکو نفقہ ومہر دیں اور بری طرح ساتھ اونکے پیش نہ کریں نشوز کہتے ہیں معصیت ومخالفت کو نشوز کے اللہ نے تین درجے مقرر فرمائے ہیں پہلے وعظ ونصیحت پھر علیحدگی بستر اور مارنا قرطبی نے کہا ہے غایت ہجران کی ایک ماہ ہے جسطرح حضرت نے کیا نہایہ نزدیک مالکیہ کے ہے شافعیہ کے نزدیک کوئی غایت اوسکے لئے نہیں ہے جب صلاحیت پر آجاوے تب ہی سہی گو سالہا سال گزر جاویں مارنے سے وہ مار مراد ہے جس سے گوشت نہ پھٹے ہڈی نہ ٹوٹے جیسے لات گھونسا دھپا یا مسواک مارنا لیکن منہ پر نہ مارے اور مارے تو گھر کے اندر مارے یا منديل رومال یا ہاتھ سے مارے کوڑے اور لاٹھی سے نہ مارے غرضکہ جہانتک تخفیف اس باب میں ہوسکے اوسکی مراعات کرے اسی لئے شافعی نے کہا ہے کہ ترک ضرب بالکل افضل ہے علی مرتضی کہتے ہیں پہلے زبان سے ربط کرے اگر نہ مانے الگ سوئے اگر نہ مانے تو مارے اگر مارسے بھی سیدھی ہو تو حکم مقرر کرے اہل علم نے کہا ہے یہ ترتیب وقت خوف نشوز کے مرعی ہوتی ہے اور وقت تحقق نشوز کے جمع بین الکل کرنا بھی لاباس پر ہے کیونکہ بعض انواع نشوز پر وعید سخت آئی ہے جسطرح صحیحین میں آیا ہے کہ جب مرد نے عورت کو اپنے فراش پر بلایا اور وہ نہ آئی اور مرد غصے میں سو رہا تو صبح تک فرشتے اوس عورت پر لعنت کرتے ہیں دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اللہ اوسپر غضبناک

یہانتک کہ راضی ہو اوس سے خاوند اوسکا تیسری حدیث مین آیا ہے کہ اوسکی نماز قبول نہین ہوتی ہے جب تک کہ خاوند خوش نہو حسن کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ سب سے پہلے جو سوال عورت سے دن قیامت کے ہوگا نماز اور خاوند کا ہوگا کیونکہ اطاعت زوج کی واجب ہے یہانتک کہ اگر کسی کو سجدہ کرنیکا حکم ہوتا تو عورت کو ہوتا کہ شوہر کو سجدہ کیا کرے اسی طرح روزہ نفل رکھنا اوسکو جائز نہین ہے مگر اجازت سے شوہر کے اسی طرح عورت کو چاہیے ہے کہ یہ بات پہچان رکھے کہ وہ مثل مملوک کے ہے واسطے شوہر کے کسیطرح کا تصرف اوسکے مال مین نکرے مگر اوسکے اذن سے بلکہ ایک جماعت علما نے کہا ہے کہ اپنے مال مین بھی تصرف نکرے مگر اوسکی اجازت سے اسلیے کہ وہ عورت مثل محجورہ کے ہے واسطے شوہر کے، اور عورت پر لازم ہے کہ حقوق شوہر کو حقوق اقارب پر مقدم رکھے بلکہ بعض صورتین اپنے حقوق پر بھی اور واسطے تمتع زوج کے جہانتک بن سکے مستعد رہے اسباب نظافت وغیرہ سے اور اپنے جمال کا اوسپر فخر نکرے اور کسی امر قبیح کا اوسمین عیب نہ لگائے

حکایت اصمعی نے کہا مین جنگل مین گیا ایک خوبصورت عورت کو دیکھا اوسکا خاوند بدصورت تھا مینے کہا تیرا جی کسطرح چہرا اسکے نیچے رہنے سے خوش ہے کہا اے شخص سن شاید اسنے کوئی اچھا عمل اللہ کا کیا ہے جسکے ثواب مین خدا نے مجھے اوسکو دیا اور مینے کوئی برا کام کیا ہوگا جسکے بدلے مین مجکو یہ ملا ہے عائشہ کہتی ہین اے گروہ عورتون کی اگر تم جانو کہ کیا حق ہین شوہرون کے تمپر تو ہر ایک عورت تم مین سے اپنے رخسار سے غبار کو اوسکے قدم سے دور کرے زواجر مین سہت سے اخبار و آثار بابت حقوق زوجین کے اس جگہ پر لکھے ہین ف

نشوز کو ایک جماعت نے کبیرہ گناہ ہے بلقینی اپنے والد سے ناقل ہین کہ وہ حدیث لعن ملائکہ سے عورت مسخطہ پر استدلال کرتی تھی جواز لعن عاصی معین پر مینے اوسسے اس باب مین بحث کی اور کہا احتمال ہے کہ وہ لعن بالخصوص نہو بلکہ بالعموم ہو مثلاً یون کہتے ہون لعن اللہ من باتت مہاجرۃ فراش زوجہا ٭

باب طلاق کا

طلاق مانگنا عورت کا خاوند سے بغیر کسی کمبخت کے گناہ کبیرہ ہے ثوبان مرفوعاً کہتے ہین جس عورت نے سوال کیا طلاق کا اپنے شوہر سے بغیر کسی بأس کے حرام ہے اوپر اسکے جنت کی ہوا کا ابوداؤد والترمذی وحسنہ وابن ماجہ وحبان بیہقی کا لفظ یہ ہے مختلعات یعنی خلع کرنے والیان سنافقات ہین منین ہے کوئی عورت جو مانگے شوہر سے طلاق بغیر کسی ڈر کے پہر پاوے وہ بو جنت کی ف اسکا کبیرہ ہونا صریح حدیث صحیح مذکور ہے بسبب وعید شدید یہ کے لکن قواعد شافعیہ پر مشکل ہے بدلیل قولہ تعالی فلا جناح علیہما فیما افتدت بہ اور جو شرط قبل اسکے ہے وہ واسطے جواز کے منین ہے بلکہ واسطے نفی کراہت کے ہے وبقولہ صلعم خذ الحدیقۃ وطلقہا تطلیقۃ لکن اسطرح جواب ہو سکتا ہے کہ دلالت حدیث کی تکبیر پر یہ ہے کہ عورت مرد کو بی کرے طرف طلاق کے ایسا کام کرے جس سے وہ عرفاً جازما چار طلاق دینے پر عیار ہو انتہی مین کہتا ہون قران حدیث حدیقہ اور احادیث باب مین کچھ تنافی منین ہے اسلئے کہ محل ہر ایک کا اونمین سے الگ الگ ہے کبیرہ وہ سوال ہے جو بلا بأس ہو مثلاً وہ نفاق ہے جو بغرض نفسانی ہو نہ بوجہ شرعی واللہ اعلم ۱۲

فصل

وبائت قیادت کرنا درمیان مرد عورتون اور طفل بے ریشون کے گناہ کبیرہ ہے حدیث ثم مین مرفوعاً آیا ہے کہ دیوث جنت مین نہ جائیگا ذہبی نے کہا ہے اس حدیث کے اسناد صالح ہے احمد کا لفظ یہ ہے دیوث وہ شخص ہے جو اپنی عورو کو خبث پر برقرار رکھتا ہے دوسرا لفظ احمد ونسائی وبزار وحاکم کا بسند صحیح یہ ہے کہ جنت حرام ہے دیوث پر تیسرا لفظ مرفوع یون ہے دیوث وہ شخص ہے جو پروا نہین کرتا کہ کون اوسکی عورو پر داخل ہوتا ف کبیرہ ہونا ان دونون کا ظاہر ہے علما کہتے ہین دیوث وہ ہے جسکو اپنی جورو

پر غیرت نہین ہے دیاثت کہتے ہین جمع کرنے کو درمیان لوگون کے اور مکروہ و باطل کے سننے کو شافعی نے کہا ہے ایک شخص گانا نہین جانتا ہے اوسکے ہمراہ ایک گانے والا ہے وہ اوسکو پاس لوگون کے لیجاتا ہے وہ فاسق ہے اور یہ کام دیاثت ہے انتہی یہ قول محمول ہے اسپر کہ حالت مذکورہ ملحق بدیاثت ہے لسان العرب مین کہا ہے دیوث وہ ہے جو اپنی جورو کا قرار دہو اور اہلخانہ پر کہ غیرت نکرے تدییث بمعنی قیادت ہے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ یہ عادت تقبیح کی ساتھ رجال و نساء کے نہین ہے بلکہ یہ قیادت درمیان افرد کے اور یہی بدتر اور قبیح تر ہے مراد قیادت سے دلالی ہے ع تحصیل چون پیر شود پیشہ کند دلالی ؛

باب عنت کا

ولی کرنا زن رجعیہ سے قبل ارتجاع کے نزدیک معتمد تحریم کے گناہ کبیرہ ہے اگرچہ اوسمین کوئی حد واجب نہین ہوتی ہے بسبب بمعنی شبہ کے کیونکہ حدود کی بنیاد دفع پر ہے جہانتک کہ سقوط حد کا ممکن ہو ؛

باب ایلاء کا

قسم کھالینا کہ مین پاس بی بی کے نہ جاؤن گا چار ماہ سے زیادہ گناہ کبیرہ ہے اگرچہ معلوم نہین کہ کسینے اسکو ذکر کیا ہو مگر اسلئے بعید نہین ہے کہ اسمین مضرت عظیمہ ہے بی بی کو کیونکہ بعد چار ماہ کے صبر اوسکا مرد سے فنا ہو جاتا ہے جسطرح کہ حفصہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا اور اسپر اونہون نے حکم دیا تھا کہ کوئی مرد اپنی بی بی سے غائب نرہا کرے اس مضرت عظیم کی وجہ سے شارع نے قاضی کو مباح کیا ہے کہ اگر زوج بعد چار ماہ کے وطی نکرے تو ایک طلاق اوسکو دیدے

باب ظہار کا

اللہ تعالی نے فرمایا ہے الذین یظاھرون منکم من نسائھم ما ھن امھاتھم ان امھاتھم

الا الذین تابوا وانهم لیقولون منکرا من القول وزورا الخ منکر بین توبیخ ہے عرب کو اور تعجبین ہے اونکی عادت کی دربارۂ ظہار کیونکہ یہ قسم منجملۂ ایمان جاہلیت کے تھی خامۂ اور ایمان مین یہ عادت نہ تھی ظہار یہ ہے کہ جورو سے یون کہے کہ تو مجھپر مثل پشت مادر کے ہے اللہ نے اس قول کو منکر و زور فرمایا یعنی بہتان و کذب اسلیئے اوسپر کفارہ مقرر کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ظہار کبیرہ ہے ابن عباس کہتے ہین الظہار من الکبائر +

باب لعان کا

قال تعالی والذین یرمون المحصنات ثم لم یاتوا باربعۃ شہداء فاجلدوہم ثمانین جلدۃ ولا تقبلوا لہم شہادۃ ابدا اولئک ہم الفاسقون وقال تعالی ان الذین یرمون المحصنات الغافلات المؤمنات لعنوا فی الدنیا والاخرۃ ولہم عذاب الیم مراد آیت شریف سے باجماع علما تہمت زنا ہے جیسے یون کہنا اے زانیہ اے لبنیہ اے قحبہ یا مرد کو یون کہ اے قحبہ یا ولد القحبہ یا ابن الزانیہ یا بنت الزنا یا ولد الزنا کہنا یا اے منکوحہ اے زانی کہنا یا لوطی ولوطیہ کہنا یا اسی علق کہنا کہ یہ سب داخل ہے قذف مین اور لفظ شامل ہے تہمت لواط کو بھی زواجر مین مسئلہ قذف کی بہت تفصیل کی ہے صغیرہ و مملوک کے قذف کا حکم بیان کیا ہے احادیث و اقوال اہل علم نقل کیے ہین ف قذف کا کبیرہ ہونا منطوق کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے +

فصل

گالی دینا مسلمان کو اور زبان درازی کرنا اوسکی آبرو ریزی مین اور تسبب ہونا لعن و سباب والدین مین اور لعنت کرنا کسی مسلمان پر گناہ کبیرہ ہے قال تعالی والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا واثما مبینا حدیث ابن مسعود

مین مرفوعاً آیا ہے کہ بُرا کہنا اور گالی دینا مسلمان کو فسق ہے اور قتال اوسکا کفر ہے اسکو صحاح ستہ
مین روایت کیا ہے مگر ابوداؤد نے مسلم و ابوداؤد و ترمذی کا لفظ یہ ہے دو گالی دینے والون
مین اوسپر گناہ ہے جسنے پہلے گالی دی یہانتک کہ مظلوم تعدی کرے ابن حبان کا لفظ ابن عباس
سے مرفوعاً یہ ہے کہ المتسابان شیطانان یتهاتران ویتکاذبان جابر بن سلیم سے فرمایا تھا تو
کسی کو گالی نہ دیا کر وہ کہتے ہین اوسدن سے مینے کسی آزاد غلام و شتر و گوسفند کو گالی نہین دی
رواہ الترمذی وحسنہ وابن حبان وابوداؤد دوسرا لفظ یہ ہے لاتسبن شیئاً
ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ منجملہ اکبر کبائر کے یہ ہے کہ لعنت کرے آدمی اپنے والدین کو پوچھا
کیونکر فرمایا گالی دے کسی کے باپ کو وہ اسکے باپ کو گالی دے اور گالی دے کسی کی ماں کو
وہ اسکی ماں کو گالی دے رواہ البخاری دوسرا لفظ یہ ہے کہ لعن کرنا مومن کو مثل اوسکے
قتل کرنیکے ہے سلمہ بن اکوع کہتے ہین ہم جب دیکھتے کہ کوئی شخص کسی اپنے بھائی کو لعن کرتا ہے
تو جانتے کہ اوسنے کبیرہ کیا ہے ابوداؤد کی حدیث مین آیا ہے کہ لعنت پھر کر لاعن پر آتی ہے
اگر ملعون اہل اوسکا نہین ہوتا ہے ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ مومن لعان نہین ہوتا ہے اور نہ طعان
اور نہ فاحش اور نہ بدزبان ابوبکر صدیق نے بعض ممالیک کو لعنت کی منہی فرمایا لعانین وصدیقین
کلا ورب الکعبۃ رواہ البیہقی عن عائشہ ابوبکر نے اوس غلام کو جسے گالی دی منہی زار
کر دیا مسلم کا لفظ یہ ہے لاینبغی لصدیق ان یکون لعانا یعنی کسی صدیق کو لعان ہونا زیبا
نہین ہے اور حدیثون مین لعنت ناقہ و بعیر سے بھی نہی فرمائی ہے بلکہ لعنت مرغ و برغوث و
ریح وغیرہا سے بھی منع کیا ہے ف اسکا کبیرہ گناہ صریح احادیث باب ہے اور لعنت کرنا
دواب پر حرام ہے ذمی پر بھی لعنت کرنا کبیرہ ہے اسلئے کہ حرمت ایذا مین برابر مسلمان کے
ہے جسکی موت کفر پر یقیناً معلوم ہے جیسے فرعون ابی جہل ابولہب وغیرہم اونپر لعنت کرنا جائز ہے
اور جسکی موت کفر پر یقیناً معلوم نہین ہے جیسے یزید بن معاویہ اوسپر لعنت کرنا گو وہ فاسق
فاجر ہو درست نہین ہے بعض نے جو یزید پر لعنت کی ہے یہ تہور ہے کیونکہ وہ مسلمان تھا اور

یہ دعوی کہ وہ کافر تھا اور اوسنے حکم قتل حسین علیہ السلام کا دیا تھا ثابت نہیں ہے اسی لئے غزالی نے اوسکی لعنت کو حرام کہا ہے اگرچہ فاسق سکیر متہور فی الکبائر بلکہ فی الفواحش تھا پس لعنت غیر معین بالشخص اور معین بالوصف جیسے لعن اللہ الکاذب سو اجماع جائز ہے۔ قال تعالی الا لعنۃ اللہ علی الظالمین وقال تعالی ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین اسطرح کی لعن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت آئی ہے ف زواجر میں اسمیکو لعائن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یکجا جمع کیا ہے وہ سب لعائن غیر معین پر ہیں اور اکثر فعل کبائر پر وارد ہوئی ہیں اور جس جگہ کسی معین پر لعنت کی ہے اوسکا مرنا کفر پر حضرت کو معلوم ہو گیا تھا غرضکہ جملہ حیوانات و جمادات پر لعن کرنا مذموم ہے ؛

فصل

تبرا کرنا انسان کا اپنے نسب سے یا والد کے نسب سے اور منسوب ہونا طرف غیر والد کے باوجود معلوم ہونیکے گناہ کبیرہ ہے حدیث سعد بن ابی وقاص میں مرفوعاً آیا ہے جسنے دعوی کیا غیر پدر کا اور وہ جانتا ہے کہ وہ اوسکا باپ نہیں ہے تو جنت اوسپر حرام ہے رواہ الشیخان وابو داؤد ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ جب آیت ملاعنہ اوتری حضرت نے فرمایا جس کسی عورت نے داخل کیا کسی قوم پر اوس شخص کو جو اوسمیں سے نہیں ہے تو وہ اللہ سے کسی شئے میں بھی نہیں ہے وہ جنت میں نہ جائیگی رواہ ابو داؤد والنسائی وابن حبان والبیہقی شیخین کا لفظ یہ ہے دعوی نہیں کرتا کوئی آدمی غیر پدر کا اور وہ جانتا ہے مگر کافر ہو جاتا ہے دوسرا لفظ شیخین کا یہ ہے من ادعی الی غیر ابیہ وانتمی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا یعنی غیر کو باپ بنانا یا غیر کا غلام بننا موجب لعنت و عدم قبول عبادت ہے بخاری کا لفظ یہ ہے لا ترغبوا عن آبائکم فمن رغب عن ابیہ فقد کفر طبرانی کا لفظ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے یہ ہے

کافر ہوا وہ شخص جسنے انکار کیا نسب کا اگرچہ بارِیک ہو یا دعوی کیا نسب کا جسکو پہچانتا نہین ہے دوسرا لفظ طبرانی کا یہ ہے جسنے دعوی کیا نسب کا جسکو نہین پہچانتا ہے اوسنے کفر کیا ساتھہ اللہ کے یا نفی کی نسب سے اگرچہ دقیق ہو وہ کافر ہوا ساتھہ اللہ کے احمد کا لفظ یہ ہے من ادعی الی غیر ابیہ لم یرح رائحۃ الجنۃ ابو داؤد کا لفظ یہ ہے من ادعی الی غیر ابیہ او انتمی الی غیر مولیہ فعلیہ لعنۃ اللہ المتتابعۃ الی یوم القیامۃ ف ان دونون کا کبیرہ گنا صریح منطوق ان احادیث صحیحہ کا ہے اور یہ واضح جلی ہے اگرچہ اسکی تصریح نہین دیکھی ہے بعض نے کہا ہے کہ کفر کے معنی یہ ہین کہ مودی بکفر ہے یا مستحل ہے یا کافر نعمت ہے انتہی لکن اول اولی ہے اسلئے کہ وعیدات مذکورہ نہایت سخت ہین اور ابتلا اسمین عام ہے خصوصاً خاندان امرا و رؤسا مین دونون امر شائع و مروج رہتے ہین اولاد زنا اونکی گلے باندہ دی جاتی ہے اور وہ قبول کر لیتے ہین اور جو اونمین کم نسب ہوتے ہین وہ آپکو شریف بنانیکے لئے سید بنجاتے ہین سید بنتے ہین دو طرح کی تکبیر حاصل ہوتی ہے ایک ادعاء لسبوی غیر والد دوسری تقول کذب جناب رسالت پر بالخصوص حالانکہ حدیث صحیح متواتر مین آیا ہے من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار +

فصل

طعن کرنا نسب پر جو کہ ظاہر شرع مین ثابت ہے گناہ کبیرہ ہے قال تعالی والذین یؤذون المومنین والمومنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا و اثما مبینا مسلم نے ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے دو چیزین ہین لوگون مین اونکا قصد کرنا کفر ہے ایک طعن نسب مین دوسرے نیاحت کرنا میت پر ف اسکا کبیرہ گنا صریح حدیث ہے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ کسیلئے اسکا ذکر نہین کیا ہے +

فصل

داخل کرنا عورت کا کسی قوم برادر سکو جو اونمین سے نہین ہے زنا یا وطی شبہ سے گناہ کبیرہ ہے حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ جب آیت ملاعنہ نازل ہوئی حضرت نے فرمایا جس عورت نے داخل کیا کسی قوم پر اوسکو جو اونمین سے نہین ہے وہ من اللہ سے کسی شے مین اللہ اوسکو جنت مین داخل نہ کریگا اور جس مرد نے انکار کیا اپنے بیٹے کا اور وہ دیکھتا ہے طرف اوسکے یعنی جانتا ہے کہ وہ اوسکا بیٹا ہے پردہ کریگا اللہ اوس سے اور رسوا کریگا اوسکو سامنے سارے خلائق کے اولین و آخرین سے ٭

کتاب عدت کی

خیانت کرنا انقضاء عدت مین گناہ کبیرہ ہے اسکو کبیرہ گناہ کہنے کی ضرورت نہین ہے اسلئے کہ آسمین مسلط کرنا اجنبی کا ہے بضع یعنے شرمگاہ پر بغیر حق کے اور اس مسئلہ کے ضرر عظیم اور مفاسد لاتحصی ہوتے ہین ٭

فصل

نکلنا عدت والے کا مسکن سے جسمین کہ تا انقضاء عدت رہنا لازم تھا بغیر کسی عذر شرعی کے گناہ کبیرہ ہے اسکا ذکر کبائر مین کچھ بعید نہین ہے بلکہ قیاس ہے باہر نکلنے پر عورت کے خانہ شوہر سے بغیر اوسکے اذن کے بلکہ یہ بات حق مین معتدۂ وفات کے بالاولی ہے کیونکہ اوسکے گھر رہنے مین حق موکد خدا ہے جیسے حفظ نسب وغیرہ ٭

فصل سونکرنا منوعنہا کا زوج پر گناہ کبیرہ ہے

کیونکہ ترک احداد پر سبب سے مفاسد مترتب ہوتے ہین اسلئے کبیرہ گنا اسکا غیر بعید ہے

فصل وطی کرنا کنیز سے قبل استبرا کے گناہ کبیرہ ہے

اسکا ذکر کبائر مین اسلئے کیا دور نہین ہے کہ اسپر اختلاط میاہ وضیاع انساب وغیرہ مفاسد مترتب ہوتے ہین پھر دیکھا کہ حدیث مسلم مین صریح یہ بات آئی ہے اگر حاملہ ہو سبب اسکا یہ ہے کہ حضرت کا گزر ایک عورت حاملہ پر باب فسطاط پر ہوا پوچھا یہ کون ہے کہا فلان شخص کی کنیز ہے فرمایا کیا اوسکے ساتھ الم کیا ہے کہا ہان فرمایا لقد ھممت ان العنہ لعنا یدخل معہ فی قبرہ کیف یورثہ وھو لا یحل لہ کیف یستخدمہ وھو لا یحل لہ یہ اسلئے کہ امر ولد کا مشکل ہے احتمال ہے کہ بچہ اسکا ہو یا غیر کا اگر اسکا بچہ ہے تو نفی اوسکی درست نہین ہے اور نہ استرقاق و استخدام اور اگر غیر کا ہے تو اوسکا استلحاق و توریث حلال نہین ہے

کتاب نفقات کی زوجات و اقارب و مماليک پر

فصل

ندینا نفقہ و کسوت کا بی بی کو بغیر مسوغ شرعی کے گناہ کبیرہ ہے یہ ایک طرح کا ظلم ہے بلکہ اقبح ظلم ہے +

فصل

ضائع کرنا عیال کا جیسے اولاد صغار گناہ کبیرہ ہے حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے کافی ہے آدمی کو یہ گناہ کہ ضائع کرے اوسکو جسکو قوت دیتا ہے رواہ ابو داؤد والنسائی حاکم کا

لفظ یہ ہے جو اوسکے عیال ہین ان جہان کا لفظ یہ ہے کہ اللہ سائل ہوگا ہر راعی سے اوسکے
رعیت کا کہ نگاہ رکھا اوسکو یا ضائع کیا یہانتک کہ مسئول ہوگا مرد اپنے گھر والون سے
شیخین کا لفظ یہ ہے کہ مرد راعی ہے اپنے گھر والون مین اور مسئول ہے اپنے رعیت
مین سے اور عورت راعی ہے گھر مین اپنے خاوند کے اور مسئول ہے اپنی رعیت سے الحدیث
ف اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے کیونکہ یہ ظلم بہت بڑا اور بڑا ہے ٭

فصل

نافرمانی کرنا والدین کی یا ایک کی اون دونون مین سے اگرچہ عالی ہون اور گو اونسے زیادہ
کوئی اور قریب موجود ہو گناہ کبیرہ ہے قال تعالی وبالوالدین احسانا ابن عباس
نے کہا مراد یہ ہے کہ نیکی کرنا ہے ماں باپ سے ساتھ لطف و لین جانب کے اونکو جواب سخت نہ دے
تیز نظر سے طرف اونکے نہ دیکھے نہ اپنی آواز اونپر بلند کرے بلکہ سامنے اونکے ایسا ذلیل رہے جیسے
خادم سامنے مالک کے ہوتا ہے وقال تعالی وقضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ
وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اف
ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب
ارحمھما کما ربیانی صغیرا اللہ نے منع کیا ہے اس سے کہ ان باپکو اف کہے یہ کنایہ ہے
ایذا سے کسیطرح کی ایذا ہو یہانتک کہ ادنی انواع کیون نہو اسلیے حضرت نے فرمایا ہے اگر اللہ
کسی شے کو اف سے کمتر جانتا تو اوسی سے منہی کرتا اب خلق جو چاہے سو کرے جنت مین نہ جائے گا
اور نیکو کار جو چاہے سو کرے آگ مین داخل نہوگا بر والدہ پر تین بار حض کیا ہے اور بر والد
پر ایکبار اور والدہ کو اوسکا اولاد جنت فرمایا ہے صحیحین مین آیا ہے کیا خبر مندون مین تمکو اکبر
سے ایک شرک کرنا ہے ساتھ خدا کے دوسرے نافرمانی کرنا ہے ماں باپ کی یعنی بے ادبی
کو اور ترک بر و احسان والدین کو برابر شرک باللہ کے رکھا ہے عیاذا باللہ ایک حدیث مین فرمایا

حرام ہے تیسرا نافرمانی امہات کی مرواہ البخاری حاکم کا لفظ یہ ہے اللہ نظر نہ کریگا دن قیامت کو طرف اوسکے جو نافرمان ہے والدین کا احمد و نسائی و بزار کا لفظ یہ ہے اللہ نے حرام کیا ہے جنت کو عاق والدین پر اسکو حاکم نے صحیح کہا ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ اوسکو جنت کی ہوا بھی نہ لگے گی ابن ابی عاصم کا لفظ بسند حسن یہ ہے کہ قبول نہین کرتا اللہ اوس سے نفل نہ فرض حاکم کا لفظ یہ ہے کہ وہ جنت مین نہ جائیگا **حکایت** ایک شخص حضرت کے پاس آیا کہا مین گواہی دیتا ہون لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ کی اور نماز پنجگانہ پڑہتا ہون اور زکوۃ دیتا ہون اور رمضان کا روزہ رکہتا ہون فرمایا اگر تو اس حال پر مریگا تو ہمراہ انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین کے ہوگا دن قیامت کو اسطرح پہر دو انگلیون سے اشارہ کیا مگر جبکہ تو نے نافرمانی ماں باپ کی نہ کی ہوگی رواہ احمد والطبرانی باسناد صحیح وابن خزیمۃ وابن حبان احمد وغیرہ کا لفظ معاذ بن جبل سے مرفوعا یہ ہے ولا تعقن والدیک وان امراک ان تخرج من اھلک ومالک طبرانی و حاکم کا لفظ یہ ہے ملعون من عق والدیہ ابن حبان کا لفظ یہ ہے لعن اللہ من سب والدیہ حاکم کا لفظ یہ ہے سارے گناہون مین سے جسکو اللہ چاہتا ہے قیامت تک تاخیر دیتا ہے مگر عقوق والدین کہ اللہ عاق کے لئے زندگی مین قبل موت کے جلدی کرتا ہے بیہقی کا لفظ قصہ مین ایک باپ بیٹے کے یہ ہے انت ومالک لابیک اسکو ابن ماجہ نے بہی روایت کیا ہے ابو یعلی کا لفظ ابن عمر سے مرفوعا یہ ہے کہ ایک شخص سے فرمایا اما علمت انک ومالک من کسب ابیک **حکایت** طبرانی مین آیا ہے کہ ایک مرد سے مرتے وقت کلمہ نہ کہا جاتا تہا جب اوسکی ماں سے قصور اوسکا معاف کرایا تب اوسکے منہہ سے کلمہ نکلا حضرت نے فرمایا الحمد للہ الذی انقذہ من النار غرضکہ عقوق و حقوق والدین مین بہت حدیثین آئی ہین **ف** عقوق کا منجملہ کبائر کے ہونا متفق علیہ اہل علم ہے ظاہر کلام ائمہ شافعیہ یہ ہے کہ کچہ فرق اسجگہ درمیان والدین کافر و مسلمان کے نہین ہے یعنی خواہ والدین کافر ہون یا مسلمان عقوق و عصیان مین دونون برابر ہین عقوق کی حکمت یہ ہے کہ ماں باپ مین

کسی کے ساتھ ایسا برتاؤ کرے جو غیر کے ساتھ گناہ صغیرہ ہو تو وہ کام حق مین ماں باپ کے کرنا گناہ کبیرہ ہوتا ہے یا خلاف اونکے امر و نہی کے کرے اوس کام مین جسمین کہ ولد پر خوف فوت نفس یا کسی عضو کا ہو حتی کہ والد اوسمین متہم نہو یا کسی سفر شاق مین جو ولد پر فرض نہین ہے مخالفت کرے یا کسی فضیلت طریقہ مین جسمین نہ کوئی علم نافع ہے اور نہ کوئی کسب ہے یا اوسمین اسکی آبرو جاتی ہو زواجر مین فوائد ان قیود کے بہت بسط سے لکھے ہین +

فصل۔ قطع رحم کرنا گناہ کبیرہ ہے

قال تعالی واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام یعنی قطع رحم سے بچو اور ڈرو وقال تعالی فہل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنہم اللہ فاصمہم واعمی ابصارہم وقال تعالی ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئک ہم الخاسرون وقال تعالی ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل اولئک لہم اللعنۃ ولہم سوء الدار مفسرین کا متفق ہے کہ قاطع رحم جنت مین نہ جاویگا ترمذی کا لفظ بسند حسن صحیح یہ ہے نہین ہے کوئی گناہ کہ لائق اسکے ہو کہ اللہ اوسکی عقوبت مین جلدی کرے دنیا مین علاوہ اوسکے جو آخرت مین ذخیرہ کر رکھا ہے بغی و قطیعت رحم سے وروا ابن ماجۃ والحاکم وقال صحیح الاسناد قطع رحم مین وعیدات شدیدات بکثرت آئی ہین زواجر مین بہت سے حدیثین نقل کی ہین راقم کی تفتیش و تحقیق کا توقف کرنا اسکے کبیرہ ہونے مین باوجود ان احادیث و آیات کے بیجا ہے تفصیل صلہ رحم کی زواجر مین مرقوم ہے اس صلہ مین اولاد اعمام و خالات بھی داخل ہین +

فصل

مالک کو چھوڑ کر کسی اور کا غلام بنا گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین آیا ہے من ادعی الی غیر ابیا

او انتمی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا ابن حبان کا لفظ یہ ہے من تولی الی غیر موالیہ فلیتبوء مقعدہ من النار ابوداؤد کا لفظ یہ ہے فعلیہ لعنۃ اللہ المتتابعۃ الی یوم القیامۃ ف اسکا کبیرہ ہونا صریح احادیث صحیحہ باب ہے اور یہ ظاہر ہے ٭

فصل

فاسد کرنا من یعنے لونڈی غلام کا مالک وسید پر گناہ کبیرہ ہے حضرت نے فرمایا ہے من خبب علی امرء زوجتہ او مملوکتہ فلیس منا رواہ احمد باسناد صحیح والبزار وابن حبان ابوداؤد کا لفظ یہ ہے من خبب امرأۃ علی زوجہا او عبدا علی سیدہ خبب بمعنی افسد وخدع ہے ف اسکا کبیرہ گناہ تصریح احادیث باب ہے کیونکہ نفی اسلام ایک وعید شدید ہوتی ہے جسطرح کہ اوزعی وغیرہ نے ساتھ اسکے تصریح کی ہے پھر معلوم ہوا کہ بعض علما نے اسکو منجملہ کبائر کے شمار کیا ہے ٭

فصل

بھاگنا غلام کا پاس سے سید کے گناہ کبیرہ ہے مسلم نے جریر سے مرفوعا روایت کیا ہے جو غلام بھاگ گیا ذمہ اوس سے بری ہوا دوسرا لفظ یہ ہے کہ جب غلام بھاگ جاتا ہے تو اوسکی نماز قبول نہین ہوتی تیسرا لفظ یہ ہے وہ کافر ہو جاتا ہے یہانتک کہ پھر آوے طبرانی کا لفظ بسند جید یہ ہے دو آدمی ہین جنکی نماز اونکے سر سے تجاوز نہین کرتی ایک غلام جو پاس سے اپنے مولی کے بھاگ گیا یہانتک کہ پھر آوے دوسری عورت جسنے نافرمانی اپنے شوہر کی کی ہے یہانتک کہ رجوع کرے دوسرا لفظ یہ ہے جو غلام کہ مر گیا حالت گریز مین وہ داخل نار ہوگا اگرچہ راہ خدا مین مارا جاوے ابن حبان کا لفظ یہ ہے اگر مر گیا تو حاصی مر ف اسکا کبیرہ ہونا

صریح احادیث باب ہے حدیثین اس باب مین بکثرت آئی ہین اسلئے یہ تکبیہ ظاہر ہے +

فصل

آزاد سے خدمت لینا اور اوسکو غلام بنانا کبیرہ ہے ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین قبول نہین ہوتی ہے نماز اوس شخص کی جسنے غلام بنایا کسی آزاد کو رواہ ابی داؤد وابن ماجۃ خطابی نے کہا ہے استیاد محرر کا کیون ہوتا ہے کہ اوسکو آزاد کردے یہ آزادگی کو مخفی رکھے یا انکار عتق کا کرے یہ اور بھی بدتر ہے یا بعد عتق کے پکڑ رکھے اور خدمت لے انتہی یا غیر کے آزاد کردہ سے خدمت لے یا زبردستی اوسکو غلام بنادے ف اوسکا کبیرہ ہونا صریح حدیث سے اور یہ ظاہر ہے +

فصل

بازار چنالینڈی غلام کا خدمت سیدسے اور نہ دینا سید کا اوسکی مؤنت کو اور کام لینا اوس سے زیادہ اوسکی طاقت سے اور ہمیشہ مار پیٹ کرنا اوسکو یا خصی کرنا کو صغر سن مین ہو یا کسی اور طرح کی تعذیب کرنا یا دابہ کا خصی کرنا بغیر کسی سبب شرعی کے اور ستم پیش کرنا بہائم مین یہ سب کبائر ہین طبرانی کا لفظ علی مرتضی سے مرفوعاً یہ ہے سخت ہے غضب میرا اوسپر جسنے ظلم کیا ایسے شخص پر جسکو سوا میرے کوئی ناصر و مددگار نہین ملتا ہے مسلم کا لفظ ابو مسعود بندری سے یہ ہے مین ایک غلام کو کوڑے مارتا تھا کسی نے پس پشت سے مجھکو پکارا جانے غصہ مین وہ آواز نہ پہچانی جب وہ مجھسے نزدیک ہوا دیکھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین فرمایا اے ابا مسعود تو جان لے کہ اللہ کو تجھپر زیادہ قدرت ہے بہ نسبت تیری قدرت کے اس غلام پر بولے کہا مین آج سے کسی مملوک کو کسی نہ ماروں گا اور بولے اوسکو آزاد کردیا ابوداؤد کا لفظ ابن عمر سے مرفوعاً یہ ہے جسنے طمانچہ مارا مملوک کو یا اوسکو بیٹا تو کفارہ اوسکا یہ ہے کہ اوسکو آزاد کردے

طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے مارا اپنی مملوک کو ظلماً اوسکا بدلا لیا جائیگا دن قیامت کو احمد و ابن ماجہ
کا لفظ ابوبکر صدیق سے مرفوعاً یہ ہے داخل نہوگا جنت مین بدخلق الحدیث یعنی موذی مملوک
کا ابوداؤد کا لفظ یہ ہے ابوذر اپنے غلام کو اپنا سا لباس پہناتے تھے ایکبار اونہون نے بلال
بن رباح موذن رسول خدا صلعم کو عار طرف سے ماں کے دلائے تھے کیونکہ وہ اعجمیہ تھی
بلال نے حضرت سے شکایت کی فرمایا یا اباذر انک امرء فیک جاھلیۃ الحدیث تب سے
وہ غلام کو اپنے برابر رکھتے شیخین و ترمذی کا لفظ یہ ہے جسکے ماتحت اوسکا بھائی ہو اوسکو
وہ کھلاوے پہناوے جو آپ کھاتا پہنتا ہو اور طاقت سے زیادہ کام نہ لے اگر لے تو خود
اوسکی اعانت کرے ابوداؤد کا لفظ یہ ہے اطعموھم مما تاکلون و اکسوھم مما تلبسون
دوسرا لفظ علے مرتفعے سے مرفوعاً یہ ہے کہ آخر کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا یہ تھا الصلوٰۃ الصلوٰۃ و اتقوا اللہ فیما ملکت ایمانکم ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے فما
زال یقولھا حتی ما یفیض لسانہ بخاری مین آیا ہے کہ دوزخ مین گئی ایک عورت
بدلے ایک بلی کے جسکو باندہ رکھا تھا نہ چھوڑا کہ وہ خشاش ارض کو کھاتی یعنے حشرات
زمین کو ابن عباس سے مرسلاً مرفوعاً آیا ہے کہ منع کیا ہے حضرت نے تحریش کرنیسے درمیان
بہائم کے یعنی جانورون کو بھڑکا کر باہم لڑا دینا اسمین لڑانا مرغ و بٹیر و مینڈھے وغیرہ کا
بھی داخل ہے ف ان کا کبیرہ گناہ ظاہر مفاد احادیث ہے تحریش منجملہ تعذیب کے ہے
اور حق نے کہا ہے کہ قتل کرنا گربہ غیر موذی کا منجملہ کبائر کے ہے اسلئے کہ ایک عورت
اسی بلی کے پیچھے آگ مین گئی اسلئے بجواس معنی مین ہے وہ ملحق ہے ساتھہ اوسکے اسکے
قتل کچھہ شرط نہین ہے بلکہ ایذا و شدید کا بھی یہی حکم ہے جیسے ضرب مولم تعبیر علماء نے
تصریح کی ہے کہ تعذیب حیوان کی بلا موجب اور خصی کرنا غلام کا اور عذاب دینا اوسکو براہ
ظلم و بغی منجملہ کبائر کے ہے پھر کہا کہ دست درازی کرنا ضعیف و مملوک و جاریہ و زوجہ و دابہ
پر کبیرہ ہے اللہ نے تو انکے ساتھہ احسان کرنیکا حکم دیا ہے بڑی اسارت انکے حق مین

الکا ہوکا رکنا ہے **حکایت** ابو سلیمان دارانی کہتے ہیں میں ایک بیابان میں
تنہا تھا اوسکو دو یا تین بار مارا اوسے سر اوٹھا کر میری طرف دیکھا میں ابو سلیمان یہ تقصیر
دن قیامت کو چاہیے تو کم کر یا زیادہ یہ سنکے کہا آج سے پھر کبھی میں اوسکو نہ ماروں گا جانور
نسانہ بنانے پر لعنت آئی ہے جانور کو بھوکا پیاسا رکھکر مارنے سے منع فرمائی ہے چڑیوں کے بچے
پکڑنے سے جو مٹیوں کو آگ میں جلانے سے منع کیا ہے +

کتاب الجنایات

قتل کرنا مسلمان یا ذمی معصوم کا عمداً یا بہ شبہ عمد گناہ کبیرہ ہے **قال تعالیٰ** ومن یفعل
ذلک یلق اثاما یضاعف لہ العذاب یوم القیامۃ ویخلد فیہ مہانا الا من تاب
مراد قتل کرنا ہے نفس محترم کا **وقال تعالیٰ** من اجل ذلک کتبنا علی بنی اسرائیل
انہ من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا یکہ
جان کے قتل کرنے کو برابر قتل کرنے سب لوگوں کے ٹھیرایا ہے مراد مبالغہ ہے تعظیم امر قتل
میں ابن عباس کہتے ہیں جسنے کسی نبی یا امام عادل کو قتل کیا اوسنے گویا سارے لوگوں کو
قتل کیا مجاہد نے کہا جسنے ایک جان حرام کو قتل کیا وہ بسبب اوس قتل کے آگ میں گیا سیگا
حسطرح کہ اگر سب کو قتل کرتا تو جہنم میں جاتا اور قتل مومن پر اللہ نے وعدہ خلود نار و غضب
ولعنت وعذاب عظیم کا فرمایا ہے غرض اجر میں بابت اس آیت کے بسط تمام کیا ہے صحاح وسنن
میں مرفوعاً قتل نفس کو اکبر کبائر میں گنا ہے ہمراہ شرک باللہ کے ذکر کیا ہے قاتل کے لئے وعید
نار کا آیا ہے گو مقتول اہل ذمہ ہو **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح مدلول کتاب وسنت صحیحہ ہے
اسی لئے قتل عمد کو بالاجماع کبیرہ کہا ہے اختلاف اسمیں ہے کہ بعد شرک کے اکبر کبائر کیا ہے
صحیح منصوص یہ ہے کہ اکبر کبائر بعد شرک کے یہی قتل نفس ہے یا زنا ہستہ عمد کی تصریح بابت کبیر
کے ہروی و شریح و دیلمی نے کی ہے رافعی بھی اسی طرف گئے ہیں حدیث میں آیا ہے سب

دو مسلمان تلوار کھینچکر آمنے سامنے ہوتے ہین تو قاتل و مقتول دونون جہنم مین جائینگے مقتول
اسلئے کہ وہ بھی حریص تہا قتل پر اپنے صاحب کے ہان قتل کرنا اہل یعنی کا یا دفع کرنا قاتل کا
اپنی جان سے اور اپنے حریم سے داخل اس وعید مین نہین ہے ٭

فصل خودکشی کرنا گناہ کبیرہ ہے

قال تعالی ولا تقتلوا انفسکم الی قولہ ومن یفعل ذالک عدوانا وظلما
فسوف نصلیہ نارا یعنی بعض تمہارے بعض کو قتل نکرین یا مراد نہی ہے خودکشی سے
حقیقۃً اور یہی ظاہر ہے اگرچہ قول اول ابن عباس سے منقول ہے قصہ عمرو بن عاص مین
آیا ہے کہ اونکو غزوہ ذات السلاسل مین احتلام ہوگیا تہا خوف سے سردی کے غسل نہ کیا
تیمم کرکے نماز پڑہائی جب حضرتؐ نے پوچہا تو اسی آیت سے استدلال کیا حضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم ہنس پڑے اور کچہہ نہ فرمایا یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ عمرو نے تاویل اس آیت
کی خودکشی پر کی نہ غیر کشی پر اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر انکار نہ فرمایا صحیحین
مین ابوہریرہ سے آیا ہے جسنے گرایا آپکو پہاڑ پر سے پہر قتل کیا اپنی جان کو وہ نار جہنم مین
ہوگا گرکر کریگا اوسمین ہمیشہ اور جسنے زہر پیکر جان دی وہ زہر اوسکے ہاتہہ مین ہوگا ہمیشہ اوسکو
جہنم مین پیا کریگا اور جسنے اپنی جان کسی لوہے یا تیز چیز سے قتل کی وہ اوسکو ہمیشہ جہنم مین
بہونکا کریگا **حکایت** ایک آدمی کے زخم لگا تہا اوسنے خودکشی کی اللہ نے کہا میرے
بندے نے جلدی کی ساتہہ اپنی جان کے سینے اوسپر جنت کو حرام کردیا شیخین کا لفظ یہ ہے
جسنے ذبح کیا اپنی جان کو وہ معذب ہوگا دن قیامت کے اس باب مین بہت سی حدیثین
آئی ہین **ف** اسکا کبیرہ گناہ صریح آیت و حدیث ہے اگرچہ کسی نے ساتہہ اسکے
تعرض نہین کیا ہے اور یہی ظاہر ہے ٭

فصل

مدد کرنا قتل محرم یا مقدمات قتل پر یا حاضر ہونا وقت قتل کے اور باوجود قدرت کے دفع کرنا اوسکا گناہ کبیرہ ہے ابن ماجہ کا لفظ ابو ہریرہ سے مرفوعاً یہ ہے جسنے اعانت کی قتل مومن پر اگرچہ آدہی بات سے ہو وہ ملیگا اللہ سے اور لکھا ہوگا درمیان اوسکی دونون آنکھون کے کہ ناامید ہے رحمت خدا سے طبرانی و بیہقی کا لفظ بسند حسن یہ ہے کہ اگر اسنو کوئی تم مین اوس جگہ جہان کوئی شخص ظلم سے قتل کیا جاتا ہے کیونکہ لعنت اوترتی ہے وہان کے حاضرین پر اگر وہ نہ ہون اوس سے طبرانی کا لفظ باسناد جید یہ ہے جسنے زخمی کیا پشت کو کسی مسلمان کی ناحق ملیگا وہ اللہ سے اور اللہ اوسپر غضبناک ہوگا **ف** یہ احادیث دلیل ہین کبیرہ ہونے پر اس فعل کے مگر حلیمی اسکو صغیرہ کہتے ہین لکن زواجر ہین تائید تکبیر کی اور تضعیف قول مذکور کی لکھی ہے اور کہا ہے قالوجہ بل الصواب ماذکرتہ +

فصل

مارنا کسی مسلمان و ذمی کا بغیر کسی موجب شرعی کے گناہ کبیرہ ہے بدلیل حدیث طبرانی مذکور دوسرا لفظ یہ ہے ظہر المومن حتی الا یختم مسلم کا لفظ یہ ہے اللہ عذاب کریگا اون لوگون کو جو عذاب کرتے ہین لوگون کو دنیا مین **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ قید مسلم کی آئی ہے لکن کچھ فرق درمیان مسلم و ذمی کے نظر مانا اور یہی نہین ہے اگرچہ حلیمی خدشہ و ضربہ کو صغیرہ کہتے ہین اسلئے اذرعی نے حلیمی پر اعتراض کیا ہے اور یہ کہا ہے ینبغی ان تلحقا بالکبائر انتہی +

فصل

ڈرانا مسلمان کو اور اشارہ کرنا طرف اوسکے ہتھیار وغیرہ سے گناہ کبیرہ ہے عامر بن ربیعہ کہتے ہین ایک آدمی نے ایک شخص کی پاپوش دل لگی سے لیکر چھپا دی اسکا ذکر حضرت سے ہوا فرمایا تم مت ڈراؤ مسلمان کو مسلمان کا ڈرانا ظلم عظیم ہے رواہ البزار والطبرانی وابو الشیخ ابن حبان طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے ڈرایا کسی مومن کو تو حق ہے اللہ پر کہ امن نہ دے اوسکو افزاع یوم القیامت سے ابو الشیخ و طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے نظر کی طرف کسی مسلمان کے ڈراتا ہے اوسکو ناحق تو ڈراویگا اوسکو اللہ دن قیامت کے حکایت ایک آدمی سوتا تھا ایک شخص نے اوسکے سرہانے سے رسی لے لی وہ ڈر کر جاگ پڑا وہ سپر حضرت نے فرمایا لا یحل لمسلم ان یروع مسلما یعنی مسلمان کا مسلمان کو اسطرح ڈرانا حلال نہین ہے رواہ ابو داؤد والطبرانی بسند ثقات مسلم کا لفظ یہ ہے جسنے اشارہ کیا طرف اپنے بھائی کے کسی ہتھیار سے تو لعنت کرتے ہین اوسکو فرشتے یہانتک کہ باز آوے گو اوسکا حقیقی بھائی ہو ایک ماں باپ سے ف الکا کبیرہ ہونا صریح حدیث ہی جب ترویع سے ایسا خوف حاصل ہو جسکا تحمل عادتاً شاق و عادتاً غیر محمول ہے تو ترویع حرام ہوگی اور اگر وہ خوف مؤدی ہے طرف مضرت بدن یا عقل کے تو کبیرہ ہے مگر معلوم نہین کہ کسیے سامنا اسکے تعرض کیا ہو انتہی البعض ترویع ایسی ہوتی ہے جس سے آدمی ڈر کر مر جاتا ہے اوسکو اگر اکبر کبائر کہا جائے تو ہو سکتا ہے اسلئے کہ قتل مسلم کبیرہ شدید ہے واللہ اعلم ٭

فصل

سیکھنا سکھانا جادو کرانا ایسے سحر کا جسمین کفر نہین ہے گناہ کبیرہ ہے قال تعالیٰ ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر الایات ان آیتون مین دلالات ظاہرہ ہین

قبیح سحر پر کہ وہ کفر ہے یا کبیرہ زواجر مین اس جگہ کلام کیا ہے سحر زمانہ سلیمان علیہ السلام پر اور یہ کہ سحر کسکو کہتے ہین اور سحر کی کچھ حقیقت ہے یا نری تخییل ہے پھر کہا ہے کہ سحر کی حقیقت ہوتی ہے گو بعض سحر تخییل ہوتا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک یہودی نے سحر کیا تھا اوسکا اثر ظاہر ہوا پھر سات انواع سحر کے ذکر کرکے یہ بحث کی ہے کہ کون نوع سحر کی کفر ہے اور کون نوع کبیرہ ہے پھر علما کا اختلاف بیان کیا ہے ساحر کی حد قتل کرنا ہمارے ہی سنہ احدیث مین بھی آئی ہے منتحل سحر کو شیطان مرید جہار عنید کہا ہے صحیحین مین سحر کو بمجمل سبع موبقات کے ذکر فرمایا ہے **ف** انکو حلال بلقینی نے کبائر مین گنا ہے یہ کبیرہ صریح آیت وحدیث صحیح ہے بعض اہل علم نے جملہ انواع سحر کو کفر کہا ہے تو اب کبیرہ ہونے مین کیا شک ہے انتہی بے شبہ اکثر انواع سحر کے کفر ہوتے ہین الا ماشاء اللہ تعالی ؛

فصل

کہانت سراوت طیرہ طرق تجیم عیافت انیان کاہن اتیان عراف اتیان طارق اتیان منجم اتیان ذی طیرہ یا ذی عیانت یہ بارہ امور کبائر ہین **قال تعالی** ولا تقف ما لیس لک بہ علم الایہ یعنی جو بات تجھے معلوم نہین ہے تو مت کہہ تیرے حواس سے سوال ہوگا اور فرمایا ہے عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول معلوم ہوا کہ سوا اللہ کے کوئی غیب نہین جانتا ہے زواجر مین کہا ہے فہو المنفرد بعلم المغیبات علی الاطلاق کلہا ؛ جزیجھا دن غیرہ عمران بن حصین مرفوعا کہتے ہین جسنے بدفالی لی یا اوسکے لئے لی گئی یا کہانت کی یا کہانت کی گئی یا جادو کیا یا جادو کیا گیا یا اس کاہن کے آیا وہ کافر ہے اوس چیز کا جو محمد پر اوتری ہے رواہ البزار باسناد حسن طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے تصدیق کی کاہن کی وہ کافر ہوا اسلام کو نفی یہ ہے جو آیا پاس عراف کے اور تصدیق کی اوسکی قبول نہوگی نماز اوسکی چالیس دن دوسرا لفظ یہ ہے کہ مصدق عراف یا ساحر یا کاہن کافر ہے ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ عیافت وطیرہ

وطرق جبت سے ہے ف انکا کبائر گنا صریح احادیث باب ہے اگرچہ تصریح بعض کی نظر نہین آئی اسلئے کہ بلحاظ ان سب مین واحد ہے کاھن وہ ہے جو خبر دیتا ہے بعض مضمرات کی اور زعم رکھتا ہے کہ یہ خبر اوسکو ذریعہ جن کے ملتی ہے یا وہ شخص ہے جو خبر غیب کی زمانہ مستقبل مین بتاتا ہے اور مدعی علم غیب کا ہے عراف وہ ہے جو ادعا معرفت امور کا مقدمات سے کرتا ہے اور اسباب سے استدلال سوانح امور پر لاتا ہے جیسے یہ بتانا کہ مال چوری کا یا جانور گم شدہ فلان جگہ مین ہے طرق کہتے ہین زجر طیر کو کہ اوس سے یمن یا شوم کا استنباط کرین اگر وہ داہنی طرف اوڑا تو مبارک ہے اور جو بائین طرف اوڑا تو نامبارک ہے یا مراد طرق سے ضرب بالحصی ہے تو یہ ایک نوع تکہن کی ہے علم نجوم مین دعوی معرفت حوادث آیندہ کا ہوتا ہے جیسے مجی مطر وقوع ثلج ہبوب ریاح تغیر اسعار وغیرہ اسکو اقتران و افتراق کواکب سے دریافت کرتے ہین سو یہ ایک ایسا علم ہے جو خاص بخدا ہے سوا اوسکے کوئی نہین جانتا جو کوئی اسکا دعوی کرے وہ فاسق ہے بلکہ یہ دعوی اوسکا مؤدی بکفر ہو جاتا ہے ف ان کبائر کا بیان اور شرک و کفر ہونا انکا رسالہ دعایۃ الایمان مین بہ بسط مناسب لکھا گیا ہے شرک و کفر پر اطلاق کبائر کا بطریق تنزل کے ہوتا ہے ورنہ یہ کبائر مثل دیگر سئیات کے نہین ہین جنسے انسان فقط عاصی و آثم ہو جاوے بلکہ یہ کبائر ایسے ہین کہ با وجود ادعا اسلام و ایمان کے آدمی کو حقیقت ایمان و اسلام سے باہر نکال کر دائرہ کفر و شرک مین پہانس کر بالکل جنت و مغفرت سے محروم اور مستحق جہنم کا بنا دیتے ہین کلمہ کہنا اور نماز روزہ وغیرہ ادا کرنا سب برباد جاتا ہے ✦

باب البغاۃ

یعنی یعنے خروج کرنا امام پر اگرچہ جائر ہو ساتھ تاویل کے جسکا بطلان یقینی ہے یا بلا تاویل کے گناہ کبیرہ ہے قال تعالی انما السبیل علی الذین یظلمون الناس ویبغون فی الارض بغیر الحق اولئک لھم عذاب الیم مسلم کا لفظ یہ ہے اللہ نے وحی کی ہے

مجکو یہ کہ تو توانع کردیا یعنی کہ بغی مکرے کوئی شخص کسی شخص پر اور فخر نکرے کوئی کسی شخص پر ترمذی کا لفظ بسند صحیح یہ ہے نہین ہے کوئی گناہ لائق تر ساتھ تعجیل عقوبت کے دنیا مین علاوہ آخرت کے بغی و قطیعت رحم سے اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے بیہقی کا لفظ یہ ہے لیس شئ مما عصی اللہ بہ ھو اعجل عقابا من البغی قال تعالی ان قارون کان من قوم موسی فبغی علیھم اس بغی کی سزا قارون کو یہ ملی تھی کہ زمین مین دھس گیا یہ بغی کبر متایا کفر یا طول یا مہ بقدر ایک بالشت کے یا ظلم کرنا بنی اسرائیل پر بحکم فرعون سے ف بعض نے اسکے کبیرہ ہونے کی تصریح کی ہے کیونکہ اسمین مفاسد لا تحصی ہین اسکا شر مستطیر ہوتا ہے بہت ہوتا ہے تاویل ظلمی البلدان ہے اوسکے لئے ایک طرح کا عذر ہو سکتا ہے اسی لئے اونکے مدبر کو قتل نہین کیا جاتا ہے ؛

فصل

توڑ دینا بیعت امام کا بسبب فوت ہونے کسی غرض دنیوی کے گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین بروایت ابو ہریرہ مرفوعاً آیا ہے ورجل بایع اماما لا یبایعہ الا لدنیا فان اعطاہ منھا وفی وان لم یعطہ منھا لم یف یعنی اگر بیعت سے دنیا ملی تو خیر ورنہ وفا نہین کرتا اسکی سزا حدیث مذکور مین یہ آئی ہے کہ اللہ دن قیامت کو اوس سے بات نکریگا اور نہ اوسکی طرف دیکھیگا اور نہ اوسکو پاک کریگا بلکہ اوسکے لئے تو عذاب الیم ہوگا ابن ابی حاتم کا لفظ علی سے یہ ہے کہ منجملہ کبائر کے ایک نکث بیعت بھی ہے ف اسکا کبیرہ گناہ صریح حدیث و اثر مذکور ہے اسکی تصریح بہت سے متاخرین نے کی ہے کیونکہ اسپر مفاسد کثیرہ مترتب ہوتی ہین ف جو بیعت توبہ یا تہ پر اہل علم و معرفت کے کیجاتی ہے اوسکا توڑنا بھی کبیرہ ہے اسلئے کہ وہ در حقیقت توبہ شکنی ہے اور توبہ شکنی کبیرہ ہوتی ہے لیکن زواجر مین اس بیعت خاص کا ذکر نہین کیا ہے حالانکہ یہ کبیرہ لائق ذکر کے تھا ؛

باب امامت عظمیٰ کا

والی امامت یا امارت ہونا باوجود خیانت نفس یا غرم خیانت کے اور سوال کرنا اسکا اور خرچ کرنا مال کا باوجود علم یا جزم مذکور کے گناہ کبیرہ ہے حدیث حوف بن مالک مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے اگر تم چاہو تو مین تمکو خبر دون امارت سے مینے پکار کر کہا وہ کیا ہے ای رسول خدا فرمایا اول اوسکا ملامت ہے دوسری ندامت ہے تیسرے عذاب ہے دن قیامت کو مگر جسنے عدل کیا اور وہ کیونکر عدل کریگا ساتھ اپنے اقربا کے رواہ البزار والطبرانی بسند صحیح احمد کا لفظ بسند ثقات یہ ہے نہین ہے کوئی آدمی جو والی ہو دس شخص یا زیادہ کا مگر آویگا پاس اللہ کے دن قیامت کو مغلول ہوکر ہاتھ اوسکے گردن سے بندھے ہونگے مسلم کا لفظ یہ ہے ابوذر سے کہا امارت دن قیامت کو رسوائی و پشیمانی ہے مگر جسنے لیا اوسکو حق سے اور ادا کیا حق اوسکا و سر الفظ یہ ہے تو حکم نکرو آدمیون پر بھی مقدام بن معدیکرب سے فرمایا افلحت ان مت ولم تکن امیرا ولا کاتبا ولا عریفا رواہ ابوداؤد طبرانی کا لفظ ابوہریرہ سے یہ ہے اول امارت کا ندامت ہے اوسط اوسکا غرامت ہے آخر اوسکا عذاب یوم القیامت ہے اسکی سند حسن ہے عمر مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی والی ہو اکسی شئے کا امر مسلمین مین سے وہ کھڑا کیا جاویگا دن قیامت کو جسر جہنم پر اگر محسن ہے نجات پائیگا اگر مسیئ ہے تو وہ جسر پھٹ جائیگا اور وہ ستر برس تک گرتا چلا جاویگا رواہ الطبرانی یہ حدیث ابوذر سے بھی مروی ہے ف اسکا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب ہے اگرچہ اوسکی تصریح نہین دیکھی

فصل

والی کرنا کسی جائر یا فاسق کا امور مسلمین پر گناہ کبیرہ ہے ابوبکر صدیق مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی والی ہو اکسی شئے کا امر مسلمین سے پھر امیر کیا اوسنے اوپر کسی کو محابات سے اوسپر لعنت ہے

لعنت ہے اللہ کی قبول نہین کرتا اللہ اوس سے نفل نہ فرض یہانتک کہ داخل کریگا اوسکو جہنم
مین رواہ الحاکم واحمد مراد محابات سے یہ ہے کہ اپنے دوست یا قریب کو حاکم
بنادے ابن عباس کا لفظ یہ ہے جسنے عامل کیا کسی شخص کو ایک جماعت مین سے اور انمین
ایسا شخص ہے جس سے اللہ زیادہ راضی ہے تو اوسنے خیانت کی اللہ و رسول و مومنین
کی رواہ الحاکم ف اسکا کبیرہ ہونا حدیث اول سے جسمین لعنت آئی ہے ظاہر ہے
اسی طرح دوسری حدیث سے بھی اگرچہ تصریح اوسکی نہین دیکھی پھر دیکھا کہ بعض نے
یہ تصریح کی ہے کہ قاضی اور امام کرنا غیر قابل کا اپنے اہل قرابت یا محبت مین سے کبیرہ ہے

فصل

معزول کرنا صالح کا اور والی کرنا کم رتبہ کا گناہ کبیرہ ہے بعض اہل علم نے اسکی طرف اشارہ
کیا ہے اور حدیث فمن ولی علیهم احدا محابات فعلیه لعنة الله سے استدلال فرمایا ہے

فصل

جور و ستم کرنا امام یا امیر یا قاضی کا اور روکنا دینا رعیت کو اور جان چرانا اوسکی تقاضا حوائج
سے جسکی طرف وہ مضطر ہین گناہ کبیرہ ہے خواہ خود احتجاب کرے یا نائب اوسکا حدیث ابن مسعود
مین مرفوعاً آیا ہے کہ اشد و دم عذاب مین دن قیامت کو امام جائر ہوگا رواہ الطبرانی باسناد
ثقات بزار کا لفظ باسناد جید امام ضلالت ہے ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ اللہ دشمن رکھتا ہے
امام جائر کو مسلم کا لفظ ملک کذاب ہے یعنی جھوٹا بادشاہ حاکم کا لفظ طلحہ بن عبید اللہ سے
یہ ہے کہ قبول نہین ہوتی نماز امام جائر کی ابو یعلی و طبرانی و احمد کا لفظ باسناد جید یہ ہے
انس نے کہا حضرت نے در کعبہ پر کھڑے ہو کر فرمایا ائمہ قریش مین سے ہوتے ہین میرا
حق ہے تمپر اور اونکا حق ہے تمپر مثل اسکے جب تک کہ وہ وقت طلب رحم کے رحم کرین

اور عہد کو وفا کرین اور حکم مین عدل کرین پھر جو کوئی یہ نکرے اوسپر لعنت ہے اللہ و ملائکہ اور سارے خلق کی اس باب مین بہت سی وعیدات شدیدات آئی ہین جنکا ذکر زواجر مین کیا ہے

فصل ان تینون کا کبائر ہونا صریح احادیث باب ہے اگرچہ بتصریح اونکی نہین دیکھی صحیحین مین آیا ہے ما من عبد یسترعیہ اللہ رعیۃ یموت یوم یموت وھو غاش لرعیتہ الا حرم اللہ علیہ الجنۃ یعنی حاکم خائن پر جنت حرام ہے بعض نے جور حکام اور اونکے غش و احتجاب کو اہل حاجات و مسکنت سے کبائر گنا ہے +

فصل

ظلم کرنا سلاطین و امراء و قضاۃ کا کسی مسلمان یا ذمی پر جیسے مال کہا جانا مارنا گالی دینا مظلوم کی مدد باوجود قدرت کے نکرنا ظالمون کے پاس جانا اونکے ظلم سے راضی رہنا اونکی رد ظلم پر کرنا سعایت باطلہ اونکے پاس لیجانا یہ سب امور کبائر ذنوب ہین قال تعالی ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون انما یؤخرھم لیوم تشخص فیہ الابصار وقال تعالی وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون وقال تعالی ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار مراد رکون سے سکون و میل کرنا ہے طرف ظالم کے محبت سے ابن عباس نے کہا ہے تم اونکی طرف نہ جھکو محبت و نرم گفتگو و مودت سے سدی و ابن زید نے کہا ہے کہ مداہنت نکرو عکرمہ نے کہا ہے اونکے مطیع و دوستدار نہ بنو ابو العالیہ نے کہا ہے اونکے اعمال سے راضی نہو ظاہر یہ ہے کہ مراد آیت شریف سے یہ سب معنی ہین وقال تعالی احشروا الذین ظلموا وازواجھم مراد ازواج سے اشباہ و اتباع ظلمہ ہین جو ظالمون کے ہم پیالہ ہم نوالہ ہم مقالہ رہتے ہین صحیحین مین ابن عمر سے مرفوعا آیا ہے الظلم ظلمات یوم القیامۃ مسلم مین اللہ پاک سے آیا ہے کہ اے بندو میرے مینے حرام کیا ہے ظلم کو اپنی ذات پر اور حرام کیا ہے اوسکو درمیان تمہارے سو ظلم نکرو تم ایک دوسرے پر الحدیث

طرانی کا لفظ لسند نقات یہ ہے دو گروہ ہین میری امت کے اونکو میری شفاعت نہ پہنچیگی امام مظلوم مشوم اور ہر فاجر سارق مسلم کا لفظ یہ ہے تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے کہا جسکے پاس درہم و متاع نہو فرمایا مفلس میری امت مین وہ ہے جو آویگا دن قیامت کو نماز روزہ زکوۃ لیکر کسی کو اوسنے گالی دی ہے کسی پر تہمت لگائی ہے کسی کا مال کھالیا ہے کسی کا خون بہایا ہے کسیکو مارا پیٹا ہے اسکے حسنات اونکو دینگے اگر حسنات نرہینگے تو اونکے خطایا اسپر ڈالینگے پھر وہ جہنم مین پھینکدیا جاویگا ف زواجر مین احادیث ظلم و ذم ظلمہ و امارت سفہاء وغیرہم کو مطلق ترجمۃ الباب کے جمع کیا ہے پھر کہا ہے کہ ان پانچون امر کا کبائر ہونا صریح آیات و احادیث باب ہے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ بجز امر اول وغیرہ کے اور امور کی تصریح ہمنے نہین دیکھی ہے پھر ہر ایک امر کا کبیرہ ہونا ثابت کیا ہے +

فصل جملہ دینا مال حادث کو گناہ کبیرہ ہے

مراد محدثین سے وہ لوگ ہین جو کوئی مفسدہ برپا کرتے ہین جسکے سبب سے اونکو امر شرعی لازم آتا ہے ف اسکے کبیرہ ہونے کی تصریح جلال بلقینی نے بحدیث علی مرتضیٰ جو نزدیک مسلم کے ہے کی ہے +

کتاب الردۃ

کسی مسلمان کو کافر یا عدو اللہ کہنا للمور دشنام دہی کے نہ اسلئے کہ اسلام کا نام کفر کیا ہے گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین آیا ہے جسنے پکارا کسی شخص کو یا کافر کے یا عدو اللہ کہا تو یہ کہنا اوسی پر پھر کر آتا ہے دوسری روایت یہ ہے من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ف یہ وعید سخت ہے یعنے رجوع کفر کا قائل پر اور برابر ہونا اوسکا ساتھ قتل کے اگر یہ کہنا اسلئے ہے کہ اوسکو بسبب اسلام کے موصوف بکفر کیا ہے اور مقتضی عداوت

خدا کا ٹھیرایا ہے تو کفر ہے اور اگر نری گالی دی ہے تو کبیرہ ہے بعض علمانے نری مسلم بکفر کو کبائر مین شمار کیا ہے بعض متاخرین کے نزدیک سلبہ اللہ الایمان اور مثل اسکے کہنا کفر ہے +

کتاب الحدود

سفارش کرنا کسی حد مین حدود خدا سے گناہ کبیرہ ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین حائل ہوئی جسکی شفاعت کسی حد مین حدود خدا سے اوسنے ضد باندہی اللہ سے رواہ ابو داؤد والطبرانی بسند جید وسر الفظ طبرانی کا یہ ہے وہ ہمیشہ غضب خدا مین ہے یہانتک کہ باز رہے یہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے جنکو زواجر مین ذکر کیا ہے ف اسکا کبیرہ گناہ صریح حدیث باب سے اگرچہ کسی نے ذکر اسکا نہین کیا ہے کیونکہ ترک اقامت حدین مفاسد عظیمہ ہین +

فصل

کسی مسلمان کی ہتک حرمت کرنا اور اوسکے عیبون کی جستجو کرنا لوگون مین اوسے ذلیل کرنیکو گناہ کبیرہ ہے ابن ماجہ نے بسند حسن ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے جسنے ظاہر کیا عیب اپنے بھائی مسلمان کا ظاہر کریگا اللہ عیب اوسکا یہانتک کہ رسوا کریگا اوسکو اندر اوسکے گھر کے ترمذی کا لفظ ابن عمر سے یہ ہے مت ایذا دو مسلمانون کو جستجو نکرو اونکے عیبون کی جو کوئی تلاش کریگا عیب اپنے بھائی کا تلاش کریگا اللہ عیب اوسکا اور جسکے عیب اللہ نے تلاش کئے قریب ہے کہ رسوا کریگا اوسکو اندر اوسکی منزل کے ابن حبان کا لفظ یہ ہے لا تؤذوا المسلمین ولا تعیروھم ولا تتبعوا عثراتھم الحدیث ابو داؤد کا لفظ معاویہ سے مرفوعاً یہ ہے تو اگر جستجو کریگا عیب لوگون کے تو تو اونکو بگاڑ دیگا یا قریب افساد کے کر دیگا ف اسکا کبیرہ گناہ ظاہر احادیث باب ہے شافعیہ کہتے ہین زانی اور ہر مرتکب معصیت کو مستحب ہے کہ اپنے گناہ کو چھپاوے ظاہر نکرے کہ حد و تعزیر تک نوبت پہنچے بدلیل حدیث حاکم و بیہقی کے باسناد جید

رائی شیئا من هذه القاذورات فلیستتر بستر الله تعالی فان من ابدی لنا صفحته قمنا علیه الحد یہ بات حقوق مذا ہین ہے سو نہ تو قتل یا قذف کے گواہ سے اقرار کرنا لازم ہے نہ استغفار حق آدمی کا جاتا رہے بخلاف تکذیب بہ سبب کے جو بطور تفکہ و مجاہرت کے کیجاتی ہے لہذا قطعًا حرام ہے بدلیل احبار صحیحہ **ف** گواہ کو ستر کرنا درست ہے یعنے اگر ترک شہادت مین معصیت دیکھے تو گواہی نہ دے اور نہ دیکھے تو گواہی دے یہ ترک اولیٰ و عدم ندب ہے بلکہ غیر پر حد واجب ہوتی ہو تو نہ کہین سے گواہی زنا کی دینی ہے اور جو متعا تو قف کریگا تو اسکو گواہی دینا لازم آوے گا ۱۲

فصل

اطہار زینت صلحاء کا ملاہین اور انتہاک محارم کا کو صغائر سہون خلاہین گناہ کبیرہ ہے تو ہان کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے مین جانتا ہون اون قومون کو اپنی امت مین سے جو آوینگے دن قیامت کو اعمال لیکر برابر جبال تہامہ کے چمکتے ہوئے اللہ اونکو بیاد ہشور کردیگا ثوبان نے کہا بیان فرمائیے وہ کون لوگ ہین فرمایا تمہارے بہائی تمہارے ہی گوشت پوست ہین راتکو تمہارے ہی طرح کام کرتے ہین لیکن جب تنہا ہوتے ہین ساتھ محارم خدا کے تو ہتک کرتے ہین رواہ ابن ماجۃ بسند رواۃ الثقات ۵

واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند	چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

بزار و بیہقی کا لفظ یہ ہے کہ مہر پایہ عرش سے لٹکتی ہے سو جب کسی حرمت کا ہتک ہوتا ہے یا معاصی عمل مین آتے ہین اور اللہ پر جرات کیجاتی ہے تو اللہ اوس مہر کو بھیجکر اوس شخص کے دل پر لگا دیتا ہے پھر وہ شخص بعد اوسکے کچھ نہین سمجھتا دوسرا لفظ بزار کا یہ ہے کہ پکڑے ہوں تمہاری کمر کو اور کہتا ہون سچ تم جہنم سے اور بچو تم حدود سے جب مین مر جاؤنگا تو تمکو چھوڑ جاؤنگا الحدیث شیخین کا لفظ یہ ہے اللہ غیرت دار ہے اللہ کی غیرت یہ ہے کہ

وہ کام کرے جو اللہ نے اوسپر حرام کیا ہے ف اسکا کبیرہ گنا ظاہر حدیث ہے اگرچہ اسکا ذکر نہین دیکھا کیونکہ جسکی عادت یہ ہے کہ حسن ظاہر سے قبیح کو چھپاتا ہے تو اوسکا ضرر عظیم ہوتا ہے وہ مسلمانون کو گویا اغوا کرتا ہے خوف و تقوی کی رسی اوسکی گردن سے کھل گئی ٭

فصل

مداہنت کرنا اقامت مین کسی حد کی حدود سے کبیرہ ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے ایک حد جو زمین پر قائم کیجاتی ہے بہتر ہی واسطے اہل ارض کے تیس دن پانی برسنے سے احمد وابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ یا ران چہل روز سے بھی بہتر ہے صحاح ستہ مین قصہ سفارش کرنے اسامہ بن زید کا شان مخزومیہ مین آیا ہے حضرت نے اسامہ سے کہا اتشفع فی حد من حدود اللہ پھر خطبہ پڑہا اور کہا تمسے پہلے کے لوگ اسی طرح ہلاک ہوئے کہ اونمین جب کوئی شریف چوری کرتا اوسکو چھوڑ دیتے جب کوئی وضیع چوراتا تو اوسپر حد قایم کرتے واللہ اگر فاطمہ چوری کرے تو مین اوسکا ہاتھہ بھی کاٹ ڈالون ف اسکا کبیرہ ہونا ظاہر حدیث اخیر ہے اگرچہ اسکا ذکر نہین دیکھا سو جبکہ شفاعت کرنا حد مین کبیرہ ہے تو پھر اوس حاکم کا کیا حال ہوگا جو براہ مداہنت و استہلال کسی حد شرعی کو ترک کردیگا

فصل زنا گناہ کبیرہ ہے

اعاذنا اللہ منہ قال تعالی ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا ف قال تعالی واللاتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم فاشہدوا علیہن اربعۃ منکم الی قولہ واللذان یاتیانہا منکم فاٰذوہما وقال تعالی ولا تنکحوا ما نکح اٰباؤکم من النساء الایہ پہلے زنا کو فقط فاحشہ و بد راہ کہا تھا پھر پہلے زنا کو مقت بھی فرمایا اسلئے کہ یہ فحش و اقبح ہے کیونکہ باپ کی جورو مثل ماں کے ہوتی ہے اور ماں سے نکاح کرنا کس

کی تیاری و قباحت ہے حتے کہ اہل جاہلیت بھی اوسکو اقبح معاصی جانتے تھے مراتب قبح کے تین ہوتے ہین عقلی شرعی عادی فاحشہ اشارہ ہے طرف نوع اول کے مقت طرف نوع ثانی کے سار سبیلہٗ طرف نوع ثالث کے سو جس کسی مین یہ سب قبائح جمع ہوئے وہ نہایت درجہ قبح کو پہنچ گیا مراد فاحشہ سے اس جگہ بالاجماع زنا ہے زنا مین چار گواہ اسلئے رکھے ہین کہ مدعی پہ تغلیظ اور عباد پر ستر و یہی حکم توریت و انجیل مین بھی ہے حدیث مین آیا ہے جب مرد پاس مرد کے گیا تو وہ دونون زانی ہین اور جب عورت پاس عورت کے گئی تو وہ دونون زانیہ ہین شیب مرحوم ہے اور بکر مجلود زنا مین چھ باتین ہین دنیا مین رونق چہرہ کی جاتی رہتی ہے محتاجی آتی ہے عمر کم ہوتی ہے آخرت مین اللہ کا غصہ اور سوء حساب اور عذاب نار ہے زن ہمسایہ سے زنا کرنا اور بھی زیادہ مدتر ہے اس بارہ مین تغلیظ شدید آئی ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ اللہ طرف شیخ زانی اور چھوکرے زانیہ کے نظر نکریگا بزار کا لفظ باسناد جید یہ ہے کہ تین زانی جنت مین نہ جائینگے شیخین کا لفظ یہ ہے زانی وقت زنا کے مومن نہین ہوتا ہے صحاح و سنن کا لفظ یہ ہے کہ حلال نہین ہے خون کسی مسلمان کا مگر تین زانی کا الخ طبرانی کا لفظ یہ ہے زانیون کے منہ آگ سے بھرے ہونگے حضرت نے مرد و عورت زناۃ و زوانی کو تنور آگ مین برہنہ دیکھا تھا یہ قصہ حدیث مین مفصل آیا ہے زنا کو ہمراہ شرک کے ذکر کیا ہے حدیث ابو موسی مین آیا ہے مدمن خمر کو نہر خبال سے پانی پلائینگے پوچھا نہر خبال کیا ہے فرمایا ایک نہر ہے جو بہتر مگاہ زنان موسمات سے جاری ہوگی اہل نار اوسکی بدبو سے ایذا پائینگے موسمات کہتے ہین کسبیون کو خزائلی کا لفظ یہ ہے سقیم زنا ہر مثل بت پرست کے ہے اسمین شک نہین کہ زنا نزدیک اللہ پاک کے اشد و اعظم ہے شرب خمر سے بیہقی کا لفظ یہ ہے جس رات مین معراج مین گیا میرا گزر کچھ مردون پر ہوا جنکی کھال آگ کی قینچیون سے کتری جاتی تھی مینے کہا یہ کون لوگ ہین جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ وہ لوگ ہین جو زنا کرنیکے لئے بنتے سنورتے تھے پھر مین ایک کنوئین پر گزرا اوس سے بہت بری بدبو آتی تھی وہان سخت آوازین سنین پوچھا یہ کون ہین کہا یہ وہ عورتین ہین جو

واسطے زنا کے آرایش کرتی تہین اور اونکے وہ فعل تھے جو اونکو حلال نہ تھے احمد کا لفظ بسند حسن یہ ہے میری امت ہمیشہ خیریت سے رہیگی جب تک کہ اونمین رواج زنا کا نہوگا جب رواج ہوگا تو قریب ہے کہ اللہ اون سب کو عذاب کرے ف اسکا کبیرہ ہونا مجمع علیہ ہے مطلق زنا فعل سے بڑھکر ہوتا ہے چہ جائے زنا بزن ہمسایہ کے کہ وہ اقبح انواع فاحشہ ہے احیاء العلوم مین زنا کو لواط سے بھی اکبر کہا ہے کیونکہ زنا مین شہوت جانبین سے داعی ہوتی ہے اس وجہ سے زنا کثیر الوقوع عظیم الضرر ہوتا ہے انساب مین اختلاط پڑتا ہے اور لواط مین داعیہ شہوت کا جانبین سے نہین ہوتا ہے انتہی زنا ہر چند ساتھہ زن ہمسایہ کے اور ساتھہ ذات رحم اور اجنبیہ کے کبیرہ ہے لکن ماہ رمضان اور بلد حرام مین فاحشہ عظیمہ ہے اور اعظم زنا علی الاطلاق زنا ساتھہ محارم کے ہے حاکم کا لفظ مرفوع یہ ہے جو کوئی واقع ہو ذات محرم پر اوسکو قتل کرو زنا کے مراتب ہین زنا ساتھہ اجنبیہ کے جسکا شوہر نہین ہے عظیم ہے اس سے اعظم تر وہ زنا ہے جو شوہر والی سے کیا جاتا ہے اوس سے بڑھکر وہ زنا ہے جو محرم کے ساتھہ ہوتا ہے زنا شیب کا اقبح تر ہے زنای بکر سے بالکل اختلاف حدود کے اور زنا شیخ کا بوجہ کمال عقل کے اقبح تر ہوتا ہے زنای شاب سے اور زنا آزاد و عالم کا اقبح تر ہے زنای قن و جاہل سے ٭

فصل

لواطکرنا اور بہیمہ کے پاس جانا اور عورت اجنبیہ کے دبر مین آنا گناہ کبیرہ ہے جابر بن عبد اللہ مرفوعاً کہتے ہین بڑا ڈر مجکو اپنی امت پر عمل قوم لوط کا ہے رواہ ابن ماجۃ والترمذی وقال حسن غریب والحاکم وصححہ طبرانی کا لفظ یہ ہے جب کثرت سے لوطیت ہوگی تو اللہ اپنا ہاتھہ خلق سے اوٹھا لیگا پروا نکریگا کہ کس جنگل مین وہ ہلاک ہوتے دوسرا لفظ طبرانی کا بسند صحیح یہ ہے ملعون ہے وہ جو قوم لوط کا سا کام کرے تین بار یون ہی فرمایا ابن حبان و بیہقی کا لفظ یہ ہے لعنت کرے اللہ اوسپر جو عمل کرتا ہے قوم لوط کا ساتین بار اسیطرح کہا

دوسرا لفظ طبرانی و بیہقی کا یہ ہے چار آدمی ہیں جو صبح و شام کرتے ہیں اللہ کے غضب و سخط میں اونمیں ایک وہ ہے جو یاس بہیمہ کے آتا ہے اور یاس مردون کے جاتا ہے یعنی فاعل بہیمہ اور لوطی ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ و بیہقی کا لفظ بسند صحیح یہ ہے جسکو تم پاؤ کہ وہ عمل قوم لوط کا کرتا ہے تو قتل کرو فاعل مفعول دونون کو ابوداؤد وغیرہ کا لفظ یہ ہے من اتی بہیمۃ فاقتلوہ واقتلوھا معہ طبرانی کا لفظ یہ ہے تین آدمی ہیں جنکی شہادت لا الہ الا اللہ قبول نہیں ہوتی ہے راکب مرکوب راکبہ مرکوبہ امام جائر ترمذی و نسائی و ابن حبان کا لفظ یہ ہے نظر نہیں کرتا اللہ طرف اوس مرد کے جو آتا ہے پاس مرد یا عورت کے اوسکی دبر میں احمد و بزار کا لفظ بسند صحیح یہ ہے کہ یہ لوطیت صغری ہے یعنی مرد کا پاس عورت کے اوسکی دبر میں جانا ابو یعلی کا لفظ باسناد جید یہ ہے تم شرماؤ اللہ بیان حق سے نہیں شرم کرتا مت آؤ پاس عورتون کے اونکی ادبار میں طبرانی کا لفظ بسند ثقات یہ ہے ملعون عن محاش النساء دارقطنی کا لفظ یہ ہے لا یحل ما تاک فی حشوتھن طبرانی کا لفظ یہ ہے لعن اللہ الذین یاتون النساء فی محاشھن دوسرا لفظ طبرانی کا بسند ثقات یہ ہے من اتی النساء فی اعجازھن فقد کفر ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے لا ینظر اللہ الی رجل جامع امراۃ فی دبرھا احمد کا لفظ یہ ہے ملعون من اتی امراۃ فی دبرھا اسکے سوا اور بہت حدیثیں اس باب میں آئی ہیں ۔

فائدہ ان تینون کا کبائر ہونا مجمع علیہ ہے اللہ نے انکا نام فاحشہ و خبیثہ رکھا ہے اکلی امتون پر جو عقوبت اس گناہ پر کی تھی اوسکا ذکر فرمایا ہے صحابہ کا اجماع ہے قتل فاعل پر گو کیفیت قتل میں اختلاف ہے ابوہریرہ نے کہا ہے من اتی صبیا فقد کفر ابن عباس نے کہا ہے لوطی جب بغیر توبہ کے مرجاتا ہے تو قبر میں مسخ ہوکر سور ہوجاتا ہے کہا ہے کہ لوطی تین طرح کے ہوتے ہیں ایک فقط نظر باز ہیں دوسرے مصافحہ کرتے ہیں تیسرے یہ کام کرتے ہیں حسن بن ذکوان نے کہا ہے تو اولاد اغنیا پر کے پاس مت بیٹھ اونکی صورتیں مثل کواری لڑکیون کے ہیں اور فتنہ عورتون کے فتنے سے سخت تر ہے بہت سے علما نے

خلوت کو سا تھ امرد کے گھر دکان مین حرام کہا ہے ۱۰

فصل مساحقت کرنا عورتون کا گناہ کبیرہ ہے

مساحقت یہ ہے کہ عورت عورت سے ویسا کام کرے جیسا کہ مرد مرد سے کرتا ہے اسکو بعض اہل علم نے ذکر کیا ہے بدلیل حدیث السحاق زنا النساء بینھن و بدلیل حدیث راکبہ و مرکوبہ +

فصل

وطی کرنا شریک کنیز کا کنیز مشترکہ سے یا زوج کا زوجہ مردہ سے یا وطی کرنا نکاح مین بلا ولی و شہود کے یا نکاح متعہ مین یا وطی کرنا مستاجرہ سے یا روکنا کسی عورت کا واسطے کسی مرد زانی کے یہ پانچون امر کبائر ہین اگرچہ ذکر انکا نہین دیکھا ہے لیکن یہ سب ظاہر ہین گو یہ بات ہو کہ اسکا نام زنا نہ کہا جاوے اس وجہ سے کہ اوپر جلد و رجم نزدیک بعض ائمہ کے نہین ہے حاصل یہ ہے کہ جو شبہ مقتضی اباحت نہین ہے وہ مفید نہین ہوتا ہے مگر رفع حد کو نہ زوال اسم کبیرہ کو اسلئے کہ یہ امر معنی نظر بحیثیت حرمت مغلظہ زنا ہے اوسپر ترتیب فحش شنیع و اختلاط انساب کی ہوتی ہے ابن عبد السلام نے کہا ہے جسنے کسی عورت کو ایسے شخص کے لئے روک رکھا ہے جو اوس سے زنا کریگا تو کچھ شک نہین ہے کہ اسکا مفسدہ اکل مال یتیم کے مفسدہ سے بھی اعظم ہے زنا باکراہ سے زنا مباح نہین ہوتا ہے لیکن اس شبہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے +

فصل چوری کرنا گناہ کبیرہ ہے

قال تعالی والسارق والسارقة فاقطعوا ایدیھما جزاء بما کسبا نکالا من اللہ حدیث مین آیا ہے لا یسرق السارق حین یسرق وھو مومن من رواہ الستة دوسری حدیث مین آیا ہے لعن اللہ السارق یسرق البیضة فتقطع یدہ الحدیث ف سرقہ کا

کبیرہ ہونا متفق علیہ اہل علم ہے صریح مخالفت آیت و حدیث ہے جلیمی نے کہا ہے سرقہ کبیرہ ہے لیتا مال کو راہ روی سے خاصہ ہے چوری سے تاخذ کا صغیرہ ہے ناحق مال لینا لوگون کا کبیرہ ہے بالکراہ وقہر لینا خاصہ ہے اسیطرح قمار سے مال لینا حرام ہے سارق و غاصب و قمار باز کو بات اوس مال کے جو ناحق لیا ہے توبہ کرنا نفع نہین دیتا ہے ہان اگر مال ماخوذ پھیر دے تو توبہ نافع ہوگی +

فصل

راہ زنی یعنے راہ کو چوفساد کرنا کو کسی کو قتل نکرے اور کسی کا مال نہ لے گناہ کبیرہ ہے **قال اللہ تعالی** انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض ذلک لھم خزی فی الدنیا ولھم فی الاخرۃ عذاب عظیم الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیھم اس آیت مین ذکر محاربہ کا ساتھہ اللہ و رسول کے کیا ہے یہی حکم محاربہ کا ساتھہ جملہ مسلمین کے بھی ہے یہ آیت حق مین قطاع الطریق کے اوتری ہے اور کی سزا جزا کو وارین مین مشتمل ہے عام ہے حق مین ہر راہ زن صحراو شہر کے اوزاعی و مالک ولیث و شافعی کا یہی قول ہے بلکہ شہر مین راہزنی کرنے کا گناہ بڑھکر ہے اختلاف مکان سے یہ حد مختلف نہین ہوتی ہے جسطرح کہ سائر حدود کا مال بھی اسیطرح ہے محمد و ابو حنیفہ کہتے ہین شہر کے راہزن قطاع نہین ہوتے ہین قول اول اولی ہے ف اسکو ایک جماعت نے کبیرہ کہا ہے لکن بدون اوس غایت کے جو ترجمہ فصل مین مذکور ہے مگر آیت نص ہے ترجمہ پر اسلئے کہ اللہ پاک نے ہر نوع پر انواع سابقہ سے حکم لگایا ہے نسبت اخافت طریق کو مقرر کیا ہے پھر معلوم ہوا کہ بعض علما کے تصریح کی اس بات کی کہ مجرد قطع طریق و اخافت سبیل ارتکاب کبیرہ ہے پھر مال کا لینا یا قتل و مقتول کرنا تو بالاولی

کبیرہ شمیر لیکا حالانکہ غالب قطاع تارک نماز ہوتے ہین مال ماخوذ کو خمر و زنا وغیر ذالک مین خصر کرتے ہین

فصل

پینا شراب کا مطلقاً اور دیگر مسکرات کا اگرچہ ایک ہی قطرہ کیون نہو اگر شافعی مذہب ہے اور عصر و اعتصار خمر کا اور مسکر کا اور لادنا لدانیا واسطے شرب و سقی کے اور بیع و شرا کرنا اور اوسکی قیمت کھانا اور واسطے پینے کے طلب کرنا اور خمر یا مسکر کا کر کہ چھوڑنا یہ سب کبائر ہین یہ سب بارہ کبیرہ ہوئے خمر مین اور سارے مسکرات مین سوای خمر کے یہی کبائر جاری ہوتے ہین قال تعالی قل فیھما اثم کبیر و منافع للناس واثمھما اکبر من نفعھما اعمر نے کہا ہے خمر وہ ہے جو عقل کو چھپا وے اسی لئے حدیث شیخین و اہل سنن مین آیا ہے ہر مسکر خمر ہے ہر مسکر حرام ہے احمد و ابو یعلی کا لفظ یہ ہے کل مسکر خمر و کل خمر حرام دوسری حدیث مین آیا ہے ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام تیسرا لفظ یہ ہے ما اسکر الفرق منہ فملء الکف منہ حرام ابو داؤد کا لفظ یہ ہے نہی کی ہے حضرت نے ہر مسکر و مفتر سے خطابی نے کہا ہے مفتر ہر وہ شراب ہے جو مورث فتور و خدر ہو اعضا مین سو یہ علت سواری آیندہ مین موجود ہوتی ہے وہ سب اسکے مظان ہین تحریم خمر مین چار آیتین آئی ہین مفاسد خمر کے بیشمار ہین حکایت ابن ابی الدنیا کہتے ہین میر اگزرا ایک مست پر ہوا وہ اپنے ہاتھ پر پیشاب کر کے مثل وضو کے اپنے منھ ہاتھ کو اوس بول سے دھوتا تھا اور کہتا تھا الحمد للہ الذی جعل الاسلام نورا والماء طھورا صحیحین مین ابو ہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے لا یشرب الخمر حین یشرب وھو مؤمن ابو داؤد کا لفظ یہ ہے لعنت کرے اللہ خمر و شارب و ساقی و مبتاع و بائع و عاصر و معتصر و حامل و محمول الیہ خمر پر ابن ماجہ نے اکل ثمن اور زیادہ کیا ہے منذری کی روایت مین بسند ثقات دربارہ خمر دس آدمی پر لعنت آئی ہے ایک اونمین مشتری ہے بمعنی مبتاع ابو داؤد کا لفظ یہ ہے جو خمر بیچے اوسکو چاہیے کہ خنزیر کو بھی حلال کر لے یعنی حرمت دائم مین یہ دونون برابر ہین جیسے شراب پینا ویسے شور کھانا احمد کا لفظ

لسند صحیح وابن حبان وحاکم کا لفظ باسناد صحیح یہ ہے کہ میرے پاس جبریل نے آکر کہا اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بیشک اللہ نے لعنت کی ہے خمر پر اور عاصر و معتصر و شارب و حامل و محمولہ الیہ و
بائع و مبتاع و ساقی و مستقی پر دوسرا لفظ احمد ابن ابی الدنیا کا یہ ہے رات کریگی ایک قوم اس امت
سے طعم و شرب و لہو لعب پر صبح کو مسخ ہوکر بندر و خنزیر بنجائینگی الحدیث للبلوا اشاعہ لاشتراط الساعہ
میں اس حدیث کا مصداق بتقدیر سنہ دسال ذکر کیا ہے حاکم کا لفظ یہ ہے جو زنا کرتا ہے اور شراب
پیتا ہے تو اللہ لیتا ہے اللہ اوس سے ایمان کو جیسے انسان اپنا پیرہن سر سے اوتار لیتا ہے
طبرانی میں آیا ہے مسلمان اوس دسترخوان پر نہ بیٹھے جسپر کہ دور خمر کا ہوتا ہے ابن حبان کا لفظ
یہ ہے مدمن خمر جنت میں نہ جائیگا حاکم کا لفظ یہ ہے کہ نہر غوطہ سے پانی پلایا جائیگا وہ ایک نہر ہے
جو شرمگاہ سے حرامکار عورتوں کے جاری ہوگی اہل نار اوسکی بدبو سے ایذا پائینگے احمد کا لفظ
بسند صحیح یہ ہے کہ مدمن خمر اگر مر جائیگا تو اللہ سے مانند بت پرست کے ملیگا صحابہ شراب کو برابر
شرک کے رکھتے تھے حدیث ابو الدرداء میں خمر کو مفتاح ہر شر فرمایا ہے رواہ ابن ماجہ و ا
زواجر میں احادیث ذم خمر کو جمع کیا ہے **ف** ان سب کا کبائر ہونا صریح احادیث باب ہے
خاص خمر کا ایک قطرہ پینا بالاجماع کبیرہ ہے ساری مسکرات اس مادہ میں حق بخمر ہیں خمر کا نام
اکبر الکبائر ام الخبائث بھی آیا ہے ام الفواحش بھی فرمایا ہے **حکایت** فضیل بن عیاض
کہتے ہیں کہ میں نزدیک ایک اپنے شاگرد کے وقت احتضار کے گیا تھا اوسکو تلقین شہادت کرتا تھا
اوسکی زبان نہ کھلتی تھی جب مکرر کیا تو اوسنے کہا میں اس کلمہ کو نہیں کہتا میں اس سے بری ہوں
وہ مرگیا پھر روتے ہوئے باہر آئے بعد ایک مدت کے اوسکو خواب میں دیکھا کہ آگ میں گھسٹ رہا ہے
کہا ہی مسکین تجھے معرفت کس طرح چھین لیگئی کہا اے استاد میں بیمار تھا ایک طبیب نے مجھ سے
کہا تھا ہر سال ایک پیالہ شراب کا پی لیا کر اگر تو ایسا کریگا تو بیماری تیری باقی رہیگی میں ہر سال بطور
دوا کے ایک پیالہ پی لیا کرتا تھا انتہی اسوجہ سے اہتمام شرب کا واسطے تداوی کے یہ ہوا تو حال شارب
کا خدا جانے کیا ہوگا نسأل اللہ العافیۃ من کل بلاء و محنۃ **حکایت** بعض

تابعین سے سبب توبہ کا پوچھا کہا مین نباش قبور تھا مینے قبور مین ایسے لوگ دیکھے جنکے منھ قبلہ سے پھرے تھے مینے اونکے گھر والون سے پوچھا اونھون نے کہا وہ لوگ دنیا مین شراب پیتے تھے بغیر توبہ کے مرگئے **حکایت** بعض صلحا نے کہا ہے کہ میرا بیٹا مرگیا مینے بعد ایک مدت کے اسکو خواب مین دیکھا سر سفید ہوگیا تھا مینے کہا اے بیٹے مینے تجکو کم عمر کا دفن کیا تھا تو کس طرح بوڑھا ہوگیا کہا ای باپ جب تو نے مجھکو دفن کیا تو میرے پہلو مین ایک شرابی مدفون ہوا اوسپر آگ نے ایک ایسی چیخ ماری جس سے کوئی طفل نہ بچا کہ بوڑھا نہین ہوگیا **حکایت** ایک جوان نزدیک عبدالملک بن مروان کے غمگین اور روتا ہوا آیا کہا ای امیر المومنین مینے ایک گناہ عظیم کیا ہے میری توبہ قبول ہوسکتی ہے کہا تیرا کیا گناہ ہے کہا بہت بڑا گناہ ہے کہا توبہ کر اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے اور سیئات کو معاف کردیتا ہے کہا مین نباش قبور تھا عجائب امور مینے دیکھے پوچھا کیا دیکھا کہا مینے ایک قبر کو کھودا مردہ کا منھ قبلہ سے پھرا ہوا تھا مین ڈر کر باہر نکلا ایک شخص نے قبر کے اندر سے مجھے پکار کر کہا تو نہین پوچھتا کہ اسکا منھ قبلہ سے کیون پھرا ہے مینے کہا اچھا بتا کیون پھرا ہے کہا یہ نماز کا استخفاف کرتا تھا یہ اوسکی جزا ہے دوسری قبر کھودی اوسکا منھ سور کا ہوگیا تھا وہ طوق زنجیرون مین گرفتار تھا مین ڈر کر بھاگا کسی نے مجھسے کہا تو اسکے عمل سے سوال نہین کرتا مینے کہا اسکو کیون عذاب ہوا کہا یہ شرابخوار تھا بے توبہ مرگیا تیسری قبر کھودی وہ زمین مین آگ کی میخون سے بندھا تھا زبان پشت کی طرف سے باہر نکلی تھی مین ڈر کر پھرا کہا اسکا حال نہین پوچھتا ہے مینے کہا کیا حال تھا کہا پیشاب سے احتراز نہین کرتا تھا اور چغلخور تھا چوتھی قبر کھودی وہ شعلۂ آگ مین پڑا ہوا تھا مین ڈر کر بھاگا کسیںنے کہا تو اسکا حال نہین دریافت کرتا مینے کہا کیا حال ہے کہا یہ تارک نماز تھا پھر ایک پانچوین قبر کو کھودا دیکھا مدت سے کشادہ ہے نور چمک رہا ہے مردہ ایک پلنگ پر آرام سے سو رہا ہے اچھے کپڑے پہنے ہوئے ہے اسپر نور مہور رہا ہے مجکو اوس سے ڈر لگا مینے نکلنا چاہا مجھسے کہا گیا تو اسکے حال سے سوال نہین کرتا کہ یہ اکرام اسکا کس سبب سے ہوا مینے کہا کہو کہا یہ ایک جوان طالع تھا طاعت و عبادت مین

اسنے نشو ونما پایا احبد الملک نے یہ عمل سنکر کہا ان فی ذلک لعبرۃ للعاصین وبشارۃ للمطیعین
جعلنا اللہ ممن اطاعہ فرضی عنہ برحمتہ وکرمہ آمین ؛

فصل

جملہ کرنا معصوم پر بارادۂ قتل یا خذلان یا انتہاک حرمت بیع یا بارادہ ترویع وتخویف کے گناہ کبیرہ ہے
مسلم عن ابوہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے من اشار الی اخیہ بحدیدۃ فان الملائکۃ تلعنہ
حتی یدعہ وان کان اخاہ لابیہ وامہ شیخین کا لفظ ابوبکر صدیق سے ہے جب متوجہ
ہوتے ہیں دو مسلمان اپنی تلوارین لیکر تو قاتل ومقتول دونوں آگ میں ہیں دوسرا لفظ یہ ہے
دو مسلمانوں میں جب ایک اپنے بھائی پر ہتھیار لیکر حملہ کرتا ہے تو وہ دونوں کنارۂ جہنم پر ہوتے
ہیں پھر جب ایک نے دوسرے کو قتل کر ڈالا تو دونوں جہنم میں جاتے ہیں ابوداؤد کا لفظ اسند
صحیح یہ ہے حلال نہیں ہے کسی مسلمان یا مومن کو کہ ڈرادے کسی مسلمان کو بزار وطبرانی وابن حبان
کا لفظ یہ ہے لا ترعوا المسلم فان روعۃ المسلم ظلم عظیم طبرانی وابوالشیخ کا لفظ یہ ہے
من نظر الی مومن ان مسلم نظرۃ یخیفہ فیہا بغیر حق اخافہ اللہ یوم القیامۃ
ف ان سب کا کبائر ہونا صریح احادیث باب سے ہے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ اسکا ذکر نہیں وکیا
لکن ائمہ شافعیہ نے خون صائل علی الشئی کو انہیں سے بدر کیا ہے کبھی اوسکے خون کو واسطے
مصول علیہ کے مباح کہا ہے اور کبھی دفع کرنا صائل کا اوپر واجب بتایا ہے دفع احق ناحق
کرے جب بغیر مارے نہ ہٹے تو بقتل دفع کرے اس صورت میں خون اوسکا ہدر ہوگا مصول علیہ
پر قصاص نہ آویگا نہ دیت نہ کفارہ یہ اجمالاً مصرح ہے فسق میں اسلئے کہ سیال جب مہدور ہوا تو
فسق بالاولی ہوگا یہ جب تھا کہ احادیث نہ آتی اب تو اس بارہ میں احادیث بھی آچکی ہیں
بلکہ حدیث مسلم نص ہے اس بارہ میں ایک شخص نے کہا ای رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بتاؤ اگر کوئی آدمی میرا مال لینا چاہے تو میں کیا کروں فرمایا مت دے کہا اگر وہ مجھے

مقاتلہ کرے کہا تو بھی اوس سے قتال کر کہا اگر وہ مجکو مار ڈالے فرمایا تو شہید ہے کہا اگر مین اوسکو مار ڈالون فرمایا وہ آگ مین ہے نسائی کا لفظ یہ ہے فان قتلت ففی الجنۃ وان قتلت ففی النار یہ بھی حدیث مین آیا ہے من قتل دون مالہ فھو شھید ومن قتل دون دمہ فھو شھید ومن قتل دون دینہ فھو شھید ومن قتل دون اھلہ فھو شھید یعنی جو کوئی مارا گیا مال خون بی بی کے بچانے مین وہ شہید ہے بعض متاخرین شافعیہ نے ہتھیار سے ڈرانے کو کبیرہ گنا ہے +

فصل

مانگنا کسی گھر مین روزن وغیرہ سے بغیر اوسکے اذن کے اوسکی حرم کو گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین ابو ہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے جسنے جھانکا گھر مین کسی قوم کے بغیر اونکے اذن کے تو حلال ہے اونکو کہ اوسکی آنکھین پھوڑ ڈالین ابو داؤد کا لفظ یہ ہے کہ اگر آنکھ پھوڑ ڈالی ہے تو ہدر ہے یعنی اوسکا قصاص نہین ہے نسائی کا لفظ یہ ہے فلا دیۃ ولا قصاص احمد کا لفظ بسند صحیح یہ ہے جس آدمی نے پردہ اوٹھا کر اپنی نظر داخل کی قبل اذن کے اوسنے حد کا کام کیا اوسکو حلال نہین کہ اب وہ آوے اور اگر کسیںنے اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالی تو وہ رائگان گئی ہان اگر ایک آدمی کا گزر دروازۂ خانہ پر ہوا اور وہ در بے پردہ تھا اوسنے اوس گھر کی عورت کو دیکھ لیا تو یہ خطا اوسپر نہین ہے گھر والون کی خطا ہے صحیحین مین ہے کہ ایک شخص نے حضرت کے حجرہ مین جھانکا آپ سر مین کنگھی کر رہے تھے فرمایا اگر مین جانتا کہ تو دیکھتا ہے تو مین اس سے تیری آنکھ کو زخمی کرتا استیذان اسی بصر کے لئے مقرر کیا گیا ہے ف اسکا کبیرہ گنا صریح احادیث سے ہے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ ذکر اوسکا نہین دیکھا کیونکہ ہر رشیم صریح دلیل ہے اس فعل کے فسق ہونے پر گویا یہ فعل حد ہے اوسکے جرم کی اور حد امارات کبیرہ سے ہے +

فصل

مسلمانوں کا جس پر لوگ مطلع ہونے کو مکروہ رکھتے ہیں گناہ کبیرہ ہے بخاری میں ابن عباس سے مرفوعاً آیا ہے من استمع الی حدیث قوم وھم لہ کارھون صب فی اذنیہ الآنک یوم القیامۃ ف یہ حدیث صریح ہے کبیرہ ہونے میں اس کام کے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ ذکر اوسکا سہیں دیکھا کیونکہ کہاں میں گرم سیسا ڈالنا وعید شدید ہے پھر معلوم ہوا کہ بعض نے اسکا ذکر کیا ہے حدیث میں لا تجسسوا و لا تحسسوا آیا ہے معنی تجسس و تحسس کے طلب معرفت اخبار ہے کسیلئے کہا تجسس یہ ہے کہ اپنی ذات سے سنے تحسس یہ ہے کہ دوسرے سے پوچھے غرضکہ انسان کو استراق سمع کرنا غائر غیر سے ممنوع و مذموم ہے۔

فصل

ترک کرنا ختان مرد یا عورت کا بعد بلوغ کے گناہ کبیرہ ہے بعض نے اسکا ذکر کیا ہے کیونکہ اسمیں مفاسد بہت ہیں ازانجملہ ایک ترک نماز ہے اسلیے کہ غیر مختون کا استنجا بغیر غسل حشفہ کے صحیح نہیں ہوتا ہے اور غیر مختون اسمیں تساہل کرتے ہیں تو اونکی نماز صحیح نہیں ہوتی گو بالکل نہ پڑھنے کبیرہ ہی بات ہے ہاں ترک ختان کا حق میں اسکی کبیرہ کے ملا وجہ ہے بعض شراح منہاج نے کہا ہے کہ ختان واجب ہے ترک کرنا اوسکا لا عذر کبیرہ ہے استثنا اس سے معلوم ہوا کہ یہ حکم حتمی نہیں کرسکے سے ہے نہ استثنی کے فقط۔

کتاب الجہاد

ترک کرنا جہاد کا وقت تعین کے اس طرح پر کہ اہل حرب دارالاسلام میں گھس آویں یا کسی مسلمان کو گرفتار کرلیں اور اوسکا چھڑانا ممکن ہو اور ترک کرنا لوگوں کا جہاد کو سرے سے اور ترک کرنا اہل اقلیم

کا تحصین ہر حدات کو اسطرح پر کہ خوف استیلا کفار کا ہو گناہ کبیرہ ہے قال تعالیٰ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ ابن عباس و جمہور و بخاری کا مذہب یہ ہے کہ مراد ترک نفقہ ہے جہاد مین یہانتک کہ اعدا مستولی ہو جائین اور انکو ہلاک کر دین بعض نے کہا ہے مراد اسراف ہے نفقہ مین بعض نے کہا مراد سفر الی الجہاد ہے بلا نفقہ بعض نے کہا مراد تنہا جہاد کرنا ہے جس سے تعرض بہ ہلاک ہو یا گھس پڑنا حرب مین بغیر حصول کسی نکایت عدو کے کہ یہ قاتل نفس بنا ہے بعض نے کہا احباط انفاق ہے جہاد مین ریا و سمعہ سے کسی نے کہا قنوط ہے کہ گناہ کر کے نا امید ہو جائے خیال کرے کہ اب کوئی عمل نافع نہو گا اسلئے معاصی مین منہمک ہو جائے یا انفاق خبیث کرے الی غیر ذلک طبری نے کہا یہ آیت عام ہے ان سب معانی مین کیونکہ لفظ سب کو محتمل ہے ترمذی مین قصہ ابو ایوب کا مدینہ روم مین آیا ہے کہ اونہون نے کہا تہا مراد تہلکہ سے اقامت ہے اموال اور اوسکی اصلاح پر اور ترک کرنا غزو کا ابو داؤد و ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے من لم یغز ولم یجہز غازیا او یخلف غازیا فی اہلہ بخیر اصابہ اللہ تعالیٰ بقارعۃ قبل یوم القیامۃ ترمذی و ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے من لقی اللہ بغیر اثر من جہاد لقی اللہ وفیہ ثلمۃ طبرانی کا لفظ بسند حسن یہ ہے ما ترک قوم الجہاد الا عمہم اللہ تعالیٰ بالعذاب ف کبیرہ ہونا ان تینون کا ظاہر ہے اسلئے کہ ہر ایک امر سے ان امور مین سے فساد عائد علی الاسلام و علی اہل الاسلام حاصل ہوتا ہے جسکا تدارک نہین ہو سکتا اسی پر وعید شدید آیت و احادیث محمول ہے فتامل ذلک فانی لم ار احدا تعرض لعد ذلک مع ظہورہ انتہی کلام الزواجر۔

فصل

ترک کرنا امر بمعروف نہی عن المنکر کا باوجود قدرت کے یعنی حصول امن کے نفس و مال پر اور مخالفت قول کی فعل سے گناہ کبیرہ ہے قال تعالیٰ والمؤمنون والمؤمنات بعضہم اولیاء بعض

یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر تو الی نے کہا ہے اس آیت سے یہ بات سمجھائی کہ
ہجرت ان دونوں کے حق ہے مرد مومنین سے ہوجاتا ہے قرطبی نے کہا ہے یہ فرض کفایہ ہے
اللہ نے درمیان مومنین و منافقین کے ترک التعاون سے اثم پر اور اس سے منع
کیا ہے حق میں بنی اسرائیل کے فرمایا ہے لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان
داؤد وعیسی بن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون کانوا لا یتناھون
عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون بہ نہایت درجہ کی تہدید و تشدید ہے مسلم میں بروایت
ابو سعید خدری سے مرفوعا آیا ہے جو کوئی دیکھے تم میں کسی منکر کو تو چاہیئے کہ تغییر کرے اسکو
اپنے ہاتھ سے اگر نہ کرسکے تو اپنی زبان سے اور یہ بھی نہ کرسکے تو دل سے یہ اضعف ایمان ہے
اسی کے ایک ہمنگ نسائی نے بھی روایت کیا ہے ابو داؤد و ترمذی کا لفظ یہ ہے افضل جہاد
کلمہ حق ہے نزد یک سلطان جائر کے ترمذی میں آیا ہے کہ جب بنی اسرائیل معاصی میں گرنے
تو علما نے انکو منع کیا جب انہوں نے نہ مانا تو انکے ساتھ مجالس میں بیٹھنے لگے ہم نوالہ
ہم پیالہ ہوگئے اللہ نے بعض کے دل بعض پر مارے زبان داؤد و عیسی بن مریم پر انکو لعنت
کی نسائی کا لفظ ابو بکر صدیق سے یہ ہے لوگ جب ظالم کو دیکھیں اور اوسکا ہاتھ نہ پکڑیں
تو قریب ہے کہ اللہ ان سب پر اپنا عقاب کرے دوسرا لفظ نسائی کا یہ ہے الفوم اذا
رأوا المنکر فلم یغیروہ عمھم اللہ بعقاب زواجر میں اس باب کی احادیث کو جمع کیا ہے
ف ان تینوں کا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب ہے جو بوعید و عیدات شدیدات زواجر میں مذکور ہیں
امر و نہی اور عبور کبائر و صغائر کو بسبب سے ذکر کیا ہے پھر کہا ہے کہ وجوب امر و نہی کا شائع
ہے ہر آزاد و قن و ذکر و انثی کو لکن یہ وجوب علی الکفایہ ہے لقولہ تعالی ولتکن
منکم امۃ اگر فرض عین ہوتا تو لتکونوا فرمایا جاتا پھر کبھی فرض عین بھی ہوجاتا ہے جبکہ
ایسی جگہ ہو کہ سوا اسکے دوسرا اوسکو نہیں جانتا ہے یا اوسپر غیر اسکا قدرت نہیں رکھتا ہے

فصل

سلام کا جواب نہ دینا گناہ کبیرہ ہے جسطرح کہ بعض نے ذکر کیا ہے اور بعض ائمہ نے صغیرہ بتایا ہے یہی نتیجہ ہے ہان اگر اس ترک مین اخافت وایذای شدید متصور ہو تو اسکا کبیرہ ہونا کچھ دور نہین ہے

فصل

دوست رکھنا انسان کا اس بات کو کہ لوگ اوسکے لئے کھڑے ہو جائین تحقیقاً و افتخاراً کبیرہ ہے ابوداؤد کا لفظ باسناد صحیح و ترمذی کا لفظ باسناد حسن معاویہ سے مرفوعاً یون ہے من احب ان یتمثل له الرجال قیاما فلیتبوء مقعده من النار دوسرا لفظ ابوداؤد و ابن ماجہ کا باسناد حسن ابوامامہ باہلی سے مرفوعاً یہ ہے لا تقوموا کما تقوم الاعاجم یعظم بعضهم بعضا +

ف اسکا کبیرہ گناہ صریح حدیث اول ہے شافعیہ کہتے ہین حرام ہے شخص داخل پر محبت قیام کی اپنے لئے بدلیل حدیث مذکور مراد تمثل سے یہ ہے کہ لوگ اوسکے سامنے مثل عادت جبابرہ کے کھڑے رہا کرین بیہقی نے اسطرف اشارہ کیا ہے بعض نے اونکے قول سے تعداد کبائر مین یہ اخذ کیا ہے کہ آدمی اسبات کو دوست رکھے کہ وہ تو بیٹھا رہے اور لوگ اوسکے سامنے کھڑے رہین یہی حال اوس قیام کا ہے جسکی محبت براہ تفاخر و تطاول علی الاقران کے ہووے ہان اگر یہ محبت براہ اکرام ہے نہ بروجہ مذکور تو تحریم اوسکی متجہ نہین ہے اسلئے کہ اس زمانہ مین یہ ایک شعار تحصیل مودت کا ہو گیا ہے ابن العماد نے اسپر تنبیہ کی ہے یہ کچھ منافی حدیث ثانی کے نہین ہے اسلئے شافعیہ نے کہا ہے کہ قیام کرنا واسطے اہل علم و صلاح و شرف یا ولادت یا رحم یا ولایت منصوب یا صداقت یا نحو ہا کے مستحب ہے کیونکہ اونہون نے اس قیام کو مقید ساتھ برو اکرام و اکرام کے کیا ہے نہ وہ قیام جو واسطے ریا و تفخیم کے ہوتا ہے حضرت نے جو قیام سے نہی فرمائی ہے وہ یہی قیام ریا و فخامت ہے اسلئے اس قیام مقید کو مندوب کہتے ہین نووی نے اس باب

ہین ایک خبر تصنیف کیا ہے اوسمین منکر ندب قیام پر انکا لکھا ہے اور شق نے کہا اس زمانہ مین واجب معلوم ہوتا ہے واسطے دفع عداوت و تقاطع کے جسطرح کہ اس علیہ السلام نے بھی اسطرف اشارہ کیا ہے اس بنیاد پر یہ قیام مابہ فوز و صفا سے ہے انتہی کلام الروا و شوکانی نے کہا ہے کہ قیام تعظیمی نماز ہے اور قیام محبت مثل جسطرح کہ حضرت واسطے فاطمہ علیہا السلام کے اور فاطمہ واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قیام فرماتی تھیں انتہی لکن عمل صوافق ظاہر حدیث باب کے اول ہے کسی کے حق سے اندیشہ دولت اوسکی تعظیم کرنا اور بات ہے لکن جہان تک ممکن ہو احتراز اس کبیرہ سے احوط ہے +

فصل

مراد کبائر سے یعنے کام یا کفار سے جو دو چند سے زیادہ نہین ہین گناہ کبیرہ ہے مگر واسطے تحرف کے طرف قتال کے یا متحیز ہونیکی طرف اپنے گروہ کے **قال اللہ تعالی** ومن یولہم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ ومأواہ جہنم وبئس المصیر حدیث صحیحین مین ابوہریرہ سے مرفوعا منجملہ سبع موبقات کے ایک فرار زحف سے بھی آیا ہے روایت احمد و نسائی مین فرار یوم الزحف کو ہمراہ شرک باللہ و قتل نفس مسلم کے کبائر مین گنا ہے اسکا کبیرہ ہونا احادیث متعددہ مین بصراحت تمام آیا ہے جس کسی حدیث مین کبائر کو سات یا نو عدد کیا ہے وہان اسکا ذکر بھی موجود ہے **ف** علماے اسکے کبیرہ ہونیکی تصریح کی ہے شافعی نے کہا ہے مسلمان جب غراکرین اور اعدا کو آپسے دو چند دیکھین تو اوپر گریز کرنا حرام ہے مگر گرتے یا اپنی گروہ سے جاہ پکڑنے کو وہان اگر مشرکین اسکے دو چند عدد سے بھی زیادہ ہون تو پھیر نا مضائقہ نہین رکھتا یہی مذہب ابن عباس کا بھی ہے +

فصل بھاگنا طاعون سے گناہ کبیرہ ہے

قال تعالی الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم وھم الوف حذر الموت فقال لھم اللہ موتوا ثم احیاھم اللہ پاک کی عادت ہے کہ بعد بیان احکام کے ذکر قصص کا واسطے اعتبار سامع کے فرمایا کرتا ہے مفسرین نے کہا ہے کہ یہ ایک قریہ تھا قریب واسط کے وہان طاعون آیا عامۂ اہل قریہ نکل بھاگے ایک گروہ باقی رہگیا وہ تھوڑے سے بیمار لوگ تھے جب طاعون جاتا رہا بھگوڑے صحیح سلامت پھر آئے بیماروں نے کہا ہے تو یہی زیادہ ہوشیار نکلے کاش ہم بھی ایسا ہی کرتے تو نجات پاتے اب اگر کبھی پھر طاعون آیا تو ہم بھی ایسی زمین کی طرف نکل جاوینگے جہان وبا نہوگی اتفاقاً سال آیندہ مین پھر طاعون پڑا سارے اہل قریہ نکل گئے وہ کچھ اوپر تیس ہزار یا ستر ہزار یا تین ہزار تھے راوی نے کہا کسی نے تین ہزار سے کم اور ستر ہزار سے زیادہ نہین بتائے ہین لفظ یہ چاہتا ہے کہ وہ دس ہزار سے زیادہ ہون اسلئے کہ دس اور دس سے کم مین الوف نہین بولتے ہین مگر نادراً غرضکہ وہ ایک وادی خوش ہوا ہین جاکر اوترے اور خیال کیا کہ ہم بچگئے ایک فرشتے نے اسفل وادی سے اور دوسرے نے اعلائے وادی سے پکارا کہ مر جاؤ سب مر کر رہگئے بدن اونکے گل سڑ گئے حزقیل علیہ السلام ثالث خلفاء بنی اسرائیل کا بعد موسی علیہ السلام کے اوپر گذرہوا بڑے خلیفہ اونکے یوشع تھے پھر کالب پھر حزقیل اسلئے کہ یہ خلیفہ کالب کے تھے انکو ابن العجوز کہتے تھے اسلئے کہ انکی ماں نے بڑی عمر مین اللہ سے بیٹا مانگا تھا حسن و مقاتل کہتے ہین وہ ذوالکفل تھے بہرحال جب گذرے حزقیل کا ہوا تو وہ اون موتی پر متفکرانہ متعجبانہ کھڑے ہوئے اللہ نے وحی کی کہ تو کوئی نشانی دیکھنا چاہتا ہے کہا ہان فرمایا پکارا ای ہڈیو اللہ تمکو حکم کرتا ہے کہ تم جمع ہو جاؤ وہ اوڑ کر بعضی بعض سے ملگئین یہانتک کہ سب پوری ہوگئین پھر اللہ نے وحی کی کہ اب یون پکارا ے ہڈیو اللہ تمکو حکم دیتا ہے کہ تم گوشت و خون پہن لو پھر تیسرے بار پکارا کہ کھڑے ہو جاؤ وہ سب زندہ ہوکر سبحانک ربنا وبحمدک

لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے پھر اپنی قوم کی طرف پھر آئے اور پھر اسلام سونپ کے اونٹ
چرون اور بدلون پر ظاہر تھے یہانتک کہ اپنی اجل پر پہنچکر مرے حدیث عبد الرحمن بن عوف میں آیا ہے
کہ جب تم کسی زمین میں وبا کو سنو تو وہان نہ جاؤ اور جس زمین میں ہو وہان سے مت بھاگو ف
طاعون کہتے ہین وبا کو قالہ المجد ری لکن صحیح یہ ہے کہ وبا نام ہے مرگ عام کا اور طاعون کہتے ہین
چھوٹی چھوٹی پھڑیون کو جو بدن میں نکلتی ہین اور بغل میں ہو جاتی ہین حدیث عائشہ میں مرفوعاً
آیا ہے کہ طاعون غدہ ہے مثل غدہ شتر کے جو مراق و آباطین ہوتا ہے احمد کا لفظ بسند حسن
جابر سے مرفوعاً یہ ہے کہ بھاگنے والا طاعون سے مثل فار کے زحف سے ہے اور جو اوسمین صبر کرے
اوسکو اجر برابر شہید کے ہے رواہ البزار والطبرانی والترمذی وحسنہ مہا بن حبان
ایضاً ف اسکا کبیرہ گناہ ظاہر ہے آیت و حدیث دونون سے ثابت ہوتا ہے کیونکہ مشابہ فرار من الزحف
کے ہے گو تشبیہ مقتضی مساوی کل کے نہو سکتا ہے وبا کو رجز و عذاب فرمایا ہے بعض امم
کا بقیہ بتایا ہے ۔

فصل

غلول یعنے خیانت کرنا غنیمت مین سے اور چھپانا اوسکا گناہ کبیرہ ہے قال تعالیٰ
ومن یغلل یات بما غل یوم القیامۃ بخاری مین ابن عمر وسے آیا ہے کہ حضرت کے رسالہ
عیست پر ایک آدمی تھا کہ کرہ نام بکسر ہر دو کاف یا بفتح ہر دو وہ مر گیا حضرت نے فرمایا وہ
نار مین ہے لوگون نے جا کر دیکھا اوسنے ایک عبا کو خیانت کیا تھا غرضکہ نار ہی ہونا غال کا بہت
حدیثون مین آیا ہے ف علماء نے اس کبیرہ کی تصریح کی ہے یہ خیانت کچھ مخصوص بہ غنیمت
نہین ہے بلکہ اموال مشترکہ مین المسلمین اور بیت المال اور زکوٰۃ وغیرہا کا بھی حکم یہی ہے
اور بعض نے مارے طبرانی کی حدیث مین منجملہ کبائر کے غلول کو بھی شمار کیا ہے ۔

باب الامان

قتل کرنا یا عہد توڑنا یا ظلم کرنا اہل امان یا ذمہ یا عہد والے پر گناہ کبیرہ ہے قال تعالیٰ اوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا و قال تعالیٰ اوفوا بالعقود مراد عقود سے عہود ہین اسمین وہ عہد وامان بھی داخل ہے جو درمیان ہمارے اور مشرکین کے ہوا ہے کما قالہ بعض ائمۃ التفسیر صحیحین مین آیا ہے کہ چار خصلتین نفاق کی ہین جسمین ہونگی وہ منافق خالص ہے اونمین ایک عہد شکنی ہے حدیث مسلم مین عہد شکن پر لعنت آئی ہے اللہ و ملائکہ و سارے لوگونکی یہ بھی فرمایا ہے کہ نہ اوسکا فرض مقبول ہے نہ نفل احمد و بزار و طبرانی کا لفظ انس سے مرفوعاً یہ ہے لا دین لمن لا عہد لہ یعنی بے عہد بے دین ہوتا ہے ابوداؤد و نسائی و ابن حبان کا لفظ یہ ہے جسنے قتل کیا کسی معاہد کو ناحق وہ جنت کی ہوا تک نہ پائیگا الحدیث ف ان تینون کا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب ہے اور یہ ظاہر ہے بعض نے اسکی تصریح بھی کی ہے فقط

فصل ولالت کرنا عیب مسلمین پر گناہ کبیرہ ہے

دلیل اسکی حدیث صحیح حاطب بن بلتعہ ہے کہ اونہون نے اہل مکہ کو حال روانگی حضرت کا لکھکر بھیجا تہا اوسپر عمر نے کہا مجکو حکم دو تو مین اسکی گردن ماردون لیکن حضرت نے بسبب اہل بدر ہونیکے منع فرمادیا ف اس دلالت پر اگر دین اسلام یا اہل اسلام یا قتل یا قید یا منہب مرتب ہو تو پھر وہ اعظم کبائر و اقبح معاصی ٹہیریگی کیونکہ سعی ہے زمین مین ساتھ فساد کے اور اہلاک حرث و نسل ہے جسکا انجام جہنم و بئس المہاد ہے +

باب مسابقت و مناضلت کا

گھوڑا پالنا واسطے تکبر کے یا واسطے گھوڑ دوڑ کے بطور ریا ن یا مقامرت اور تیر اندازی

ترک کرنا تیراندازی کا علم لشکر کے لیے رغبتی ہے اس طرح پر کہ سودی طرف غلبہ عدو اور ہستیاں اہل اسلام ہو گناہ کبیرہ ہے صحیحین میں آیا ہے گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہیں ایک مندیعنے کن دفرمایا مندرہ ہے جسکو واسطے ریا و فخر و ضرار یعنی عداوت اہل اسلام کے پالا ہے ابن خزیمہ کا لفظ یہ ہے وزر وہ گھوڑا ہے جسکو واسطے اشر و بطر و تبخ کے باندھا ہے یعنی کبر کے لئے تاکہ ضعفاء مسلمین پر تعاظم و استکبار کرے طبرانی کا لفظ یہ ہے گھوڑے تین طرح ہیں ایک گھوڑا رحمن کا دوسرا انسان کا تیسرا شیطان کا شیطان کا وہ ہے جسکو واسطے رہان و مقامرت کے پالا ہے مسلم کا لفظ یہ ہے جسے میکی تیراندازی پھر ترک کر دیا اور مکروہ ہم میں سے نہیں ہے یا وہ عاصی ہے ف ان تینوں کا کبیرہ گناہ ظاہر حدیث و قیاس ہے ۔

کتاب الایمان

یمین غموس یعنی کاذبہ کو عموس سنوا اور صحت کثرت سے قسم کھانا کو یہ بھی قسم ہو گناہ کبیرہ ہے قال تعالیٰ ان الذین یشترون بعهد الله وایمانهم ثمنا قلیلا اولئك لا خلاق لهم فی الآخرة ولا یکلمهم الله ولا ینظر الیهم یوم القیامة ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم متفق علیہ کا لفظ ابن مسعود سے مرفوعاً یہ ہے جسنے حلف کیا مال پر کسی مرد مسلمان کے فاجر وہ ملیگا اللہ سے اور اللہ اوسپر غضبناک ہوگا حدیث ابوداؤد میں ایسے حالف کو اہم فرمایا ہے یہ لفظ حدیث ابن ماجہ میں بھی آیا ہے بخاری میں یمین غموس کو منجملہ کبائر کے شمار کیا ہے یمین غموس یہ ہے کہ کسی مسلمان کا مال ہوتی قسم کھا کر مار لیوے ابن حیان میں اوسکو منجملہ اکبر کبائر کے لکھا ہے مگر برابر ایک پرپشہ کے حلف کیوں نکرے وہ ایک داغ ہوگا اوسکے دل میں دن قیامت کو طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ اکبر کبائر شرک باللہ اور یمین غموس ہے بیہقی کا لفظ یہ ہے کہ یمین فاجرہ گھروں کو ویران کر دیتی ہے اس باب میں بہت احادیث آئی ہیں جنکا ترجمہ میں کرکرا ہے ف انکا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب سے ۔

فصل

حلف کرنا ساتھ امانت یا صنم کے یا یوں کہنا کہ اگر یوں کروں تو کافر ہوں یا اسلام سے بری ہوں یا قسم کھانا کسی نبی کی گناہ کبیرہ ہے بعض نے ان تینوں کی طرف اشارہ کیا ہے اور حلف بغیر اللہ کے مثال میں حلف بہ نبی وکعبہ و ملائکہ و سماء و آبا و حیات و امانت و روح و راس و حیات سلطان و نعمت سلطان و تربت فلان کو ذکر کر کے سوق ادلہ کیا ہے احادیث نہی و وعید کو لکھا ہے جیسے ان اللہ ینھاکم ان تحلفوا بآبائکم حدیث لا تحلفوا بالطواغی و حدیث من حلفت بالامانۃ فلیس منا و حدیث من حلف بغیر اللہ فقد اشرک حاکم کا لفظ یہ ہے من حلف فقال انی بریئ من الاسلام فان کان کاذبا فھو کما قال وان کان صادقا فلن یرجع الی الاسلام سالما و سر الفظ یہ ہے من حلف علی یمین فھو کما حلف ان قال ھو یھودی فھو یھودی وان قال ھو نصرانی فھو نصرانی الحدیث اس باب میں احادیث متعددہ آئی ہیں ٭

فصل

جھوٹی قسم کھانا ملت غیر اسلام کی گناہ کبیرہ ہے جسطرح بعض حنبلہ کہتے ہیں کہ اگر یوں کروں تو یہودی یا نصرانی ہو جاؤں ٭

فصل وفا نہ کرنا نذر کا گناہ کبیرہ ہے

خواہ نذر قربت ہو یا نذر لجاج اسکا کبیرہ گناہ ظاہر ہے کیونکہ باز رہنا ہے ادا حق لازم علی الفور سے جیسے کوئی شخص ادا زکوٰۃ سے باز رہے ٭

فصل

تولیۃ قضا کی اور قبول رسوائی دنیا باوجود علم خیانت نفس یا چور کے اوپر حکم کرنا جہل وحمق کی دلیل ہے قال تعالیٰ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون دوسری آیت میں ظالمون تیسری آیت میں فاسقون فرمایا ہے ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہیں جو والی ہوا قضا کا یا قاضی کیا گیا درمیان لوگوں کے گویا بے چھری ذبح ہوا رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ وابن ماجۃ والحاکم دوسرا لفظ ابوداؤد وترمذی کا یہ ہے قاضی تین ہیں ایک جنت میں دو آگ میں جسنے حق پہچانکر حکم دیا وہ جنت میں ہے اور جسنے حق پہچانکر جور کیا وہ نار میں ہے اور جسنے بلا علم حکم دیا وہ بھی نار میں ہے حدیث ابویعلی وابن حبان میں مرفوعاً آیا ہے من کان قاضیا فقضی بجہل کان من اھل النار اس باب میں حدیثیں بکثرت آئی ہیں زواجر میں سب کو جمع کر دیا ہے ف ان پانچوں کا کبیرہ ہونا صریح احادیث سے ثابت ہے باب ہے فضیل بن عیاض نے کہا ہے قاضی کو چاہیے ایکدن قضا میں رہے اور ایک دن چھوڑ دے میں اپنی جان پر محمد بن واسع نے کہا ہے سب سے پہلے واسطے حساب کے یحیی قضاۃ یا لائے ماوردی نے کہا ہے اگر مجھکو اختیار دیا جاوے درمیان قضا اور گردن مارنے کے تو میں ضرب عنق اختیار کروں نہ قضا مالک بن مغول نے محمد بن واسع کو قضا بصرہ پر مقرر کرنا چاہا تھا اونہوں نے نہ مانا پھر کہا تم بیشمار میں تو میں تمکو پیٹونگا اونہوں نے کہا تم بادشاہ ہو جو چاہو کرو دنیا کا ذلیل آخرت کے ذلیل سے بہتر ہے زواجر میں کہا ہے والحاصل ان ھذا المنصب اخطر المناصب لقطع المتاوالتالف قد افردت قضایا السوء بتالیف مستقل سمیتہ جمع الفضائل من تولی القضاء وحکمت میہ من احوالھم القبیحۃ واعمالھم السنیعۃ ما تجل الاسماع وتستنکرہ الطباع لما ان مجرأۃ علی بعضہ توجب القطع والیقین بانھم لیسوا من المتقین بل ولا من المسلمین نسال اللہ العافیۃ انتھی اس مادہ میں ایک رسالہ میرا بھی ہے

ظفر اللاضحی بصایجب فی القضا القاضی شتمل احکام تقاضا و قضاۃ پر وہ بھی لایق ملاحظہ اہل علم واستفادہ اہل دین کے ہے ٭

فصل

اعانت و مساعدت کرنا کسی مبطل کی گناہ کبیرہ ہے حاکم نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے جسنے اعانت کی کسی خصومت پر ناحق وہ اللہ کے غصے و خفگی مین ہے جبتک کہ باز نہ آوے ابوداؤد کا لفظ یہ ہے فقد باء بغضب من اللہ ابن حبان کا لفظ یہ ہی جسنے اعانت کی اپنی قوم کی ناحق پر وہ مثل اونٹ کے ہے جو کنوئین مین گر پڑا ہے وہ دمیں اپنی دم ہلا رہا ہی یعنی نکلنا چاہتا ہے مگر نکل نہین سکتا و بلفظ طبرانی کا یہ ہے جو آدمی غصہ ناک ہو کسی مسلمان پر خصومت مین جسکا علم اوسکو نہین ہی وہ اللہ کے حق کا سامنا ہوا اور اوسنے اللہ کے سخط پر حرص کی اوسپر لعنت ہے اللہ کی ہیا پے قیامت تک اصبہانی و طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے اعانت کی کسی ظالم کی تاکہ وہ باوے کسی حق کو وہ بری ہوا اللہ و رسول کے ذمہ سے اور جو شخص چلا بسا تھہ کسی ظالم کے اوسکی مدد کو اور وہ جانتا ہے کہ وہ شخص ظالم ہے تو نکل گیا اسلام سے ف اسکا کبیرہ گناہ صریح احادیث باب ہے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ اوسکو نہین دیکھا ٭

فصل

راضی کرنا قاضی وغیرہ کا ساتھہ سخط خدا کے گناہ کبیرہ ہے ابن حبان مین عائشہ سے مرفوعاً آیا ہے جسنے تلاش کیا لوگونکی رضامندی کو اللہ کی سخط سے اللہ اوسپر غصہ کریگا اور ناراض کر دیگا اوسکو جسے اسنے راضی رکھا ہے حاکم کا لفظ یہ ہے جسنے راضی کیا پادشاہ کو جس سے اللہ خفا ہے وہ نکل گیا دین سے اللہ کے اس باب مین اور حدیثین بھی آئی ہین ف اسکا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب ہے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ اسکو نہین دیکھا

فصل

لینا رشوت کا اگر بہ حق سے ہو اور دینا رشوت کا باطل سے اور سعی کرنا درمیان راشی و مرتشی کے اور لینا مال کا تو لیت حکم پر اور دینا مال کا باوجود عدم تعین قضا کے اس شخص پر جو بان بدل مال اسکو لازم نہیں ہے گناہ کبیرہ ہے قال تعالیٰ ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بہا الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون مفسرین نے کہا ہے کہ مراد کبیرہ خاص اکل سے نہیں ہے ذکر اکل کا اسلئے ہے کہ مقصود اعظم تحصیل اموال سے یہی اکل ہوتا ہے لفظ اکل شامل ہے سائر وجوہ تصرفات کو جیسے سکر و موزونی و مغصوب و مسروق و مصرف فی المعصیۃ وغیرہا انوار سے مراد دفع رشوت ہے طرف حکام کے بعض مفسرین نے کہا ہے کہ آیت ہذا اقرب الی الآیۃ ہے یعنی حکام کو مال رشوت دیکر اپنے موافق نکروکر میرا حق کھا جاؤ ابن عمر کہتے ہیں لعنت کی ہے حضرت نے راشی و مرتشی پر رواہ ابو داؤد والترمذی وقال حسن صحیح ابن ماجہ وابن حبان کا لفظ یہ ہے لعنۃ اللہ علی الراشی والمرتشی وبحم الحاکم طبرانی کا لفظ یہ ہے لعنۃ اللہ الراشی والمرتشی فی النار احمد کا لفظ یہ ہی نہیں ہے کوئی قوم آنشا وجواہ تین رشوت کی بھی ورثاتی ہے رشوت میں ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے لعن رسول اللہ صلعم الراشی والمرتشی فی الحکم رواہ الترمذی وحسنہ وابن ماجۃ وابن حبان حاکم نے آنشا اور زیادہ کیا ہے والمرائش الذی یمشی بینہما احمد و بزار و طبرانی کا لفظ ثوبان سے یہ ہے لعنت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راشی و مرتشی و رائش پر مراد رائش وہ ہے درمیان میں دونوں کے طبرانی کا لفظ باشارہ صحیح ہے ابن مسعود سے کہا رشوت لینا حکم میں کفر ہے اور یہ رشوت درمیان لوگوں کے منجملہ سحت ہے

ف اسکا کبیرہ گناہ صریح آیت و احادیث باب ہے بلال تبیینی نے کہا ہے لینا رشوت کا احکام پر حرام و حکم باطل کرنے یا حکم حق کیساتھ ہے استثنی جو قاضی قضا ہے رشوت لے اسکی قضا مردود ہے

فصل ہدیہ لینا سفارش پر گناہ کبیرہ ہے

ابو داؤد کا لفظ یہ ہے جسنے کسی کی سفارش کی اور اوسنے اسکو ہدیہ بھیجا اور اسنے لے لیا تو یہ ایک بڑے دروازے پر ابواب کبار سے آیا اسکو ابن مسعود نے سحت کہا ہے اور قرطبی نے مالک سے نقل کیا ہے ف بعض ائمہ نے اسکی تصریح کی ہے لکن صاحب زواجر کہتے ہین کہ یہ بات ہمارے قواعد پر ٹھیک نہین ہے کیونکہ ہمارے یہان اگر محبوس نے کسیکو کچھ دیا کہ وہ اوسکے رہائی مین گفتگو کرے تو یہ جعالہ جائز ہے اسلئے مستحب یہ ہے کہ یہ قبول کرنا ہدیہ کا جب کبیرہ ہوگا کہ بمقابلہ سفارش محرم کے ہو فقط ٭

فصل

خصومت باطل یا بغیر علم مثل وکلاء قاضی کے اور طلب حق باظہار کذب و کذب واسطے ایذاء خصم و تسلط کے خصم پر اور خصومت براہ عناد محض بقصد قہر خصم و کسر خصم اور مراء و جدال مذموم گناہ کبیرہ ہے قال تعالیٰ ومن الناس من یعجبك قولہ فی الحیاۃ الدنیا ویشھد اللہ علی ما فی قلبہ وھو الد الخصام واذا تولی سعی فی الارض لیفسد فیھا ویھلك الحرث والنسل واللہ لا یحب الفساد واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جھنم ولبئس المھاد ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے کفی بك ان لا تزال مخاصما یعنے تجکو اتنی ہی معصیت کافی ہے کہ تو رات دن جھگڑتا ہے رواہ الترمذی وقال غریب بخاری کا لفظ یہ ہے ابغض الرجال الی اللہ الالد الخصام بڑا دشمن لوگون مین خدا کو وہ شخص ہے جو بڑا جھگڑالو ہو اکا ہے ایک حدیث مین یون آیا ہے من جادل فی خصومۃ بغیر علم لم یزل فی سخط اللہ حتی ینزع ف اسکا کبیرہ گناہ صریح حدیث بخاری سے ہے اور یہ ظاہر ہے بعض علماء نے جھوٹ کو مخاصمت مین کبیرہ گناہ ہے اور مراء و جدال کو کبیرہ صغیرہ بتایا ہے نووی نے بعض اہل علم سے نقل کیا ہے کہ

ما رایت شیئا انصب للدین ولا اهدم للمروۃ ولا اسرع الذۃ ولا اشغل للقلب من الخصومۃ مذموم وہ خصومت ہے جو باطل یا بغیر علم کے بطریق وکیل قاضی کے یا دن دیہات اس امر کے کہ حق کسکے جانب ہے وکالت کرنے کو طیار ہو جاتا ہے بلکہ جو طالب حق ہے وہ بھی داخل مذموم ہوتا ہے اگر قدر واجب پر اقتصار کرے اور اظہار لدہ وکذب بغیر من ایذا یا تسلط علی الخصم کی کرے اسی طرح وہ مخاصم جسکو حامل خصومت پر محض عناد بغیر من قدر و کسر خصم ہے یا وہ شخص جو خصومت مین کلمات موذیہ کا غلط بلا ضرورت کے کرتا ہے اس طرح کی خصومت مذموم ہوتی ہے بخلاف اوس خصومت کے جو بطریق شرع نصرت اپنی حجت کے بغیر لدہ و اسراف و زیادت لحاج بغیر قصد عناد و ایذا کے کرتا ہے کہ یہ گو مذموم و حرام نہیں ہے لیکن جب تک ممکن ہو اسکا ترک کرنا بھی اولی ہے کیونکہ نرمی کرنا انسان کا خصومت مین حد اعتدال پر بہت مشکل ہوتا ہے غزالی نے کہا ہے مراد کہتے ہین کسی کی بات مین طعن کرنے کو واسطے اظہار فضل کے اوس کلام مین بغیر کسی غرض کے سوا تحقیر قائل اور اظہار مرتبہ اپنے کے اور سیر جدال وہ ہے جسکا تعلق اظہار و تقریر مراہب سے ہو اور خصومت کہتے ہین لحاج کرنے کو کلام مین نووی نے کہا جدال کبھی حق سے ہوتا ہے تاکہ اظہار و تقریر حق پر وقوف حاصل ہو اور کبھی باطل سے ہوتا ہے کہ مدافعت حق کرے یا بغیر علم کے جہل سے قال تعالی ولا تجادلوا اهل الکتاب الا بالتی هی احسن وقال تعالی وجادلهم بالتی هی احسن وقال تعالی ما یجادل فی آیات الله الا الذین کفروا جو نصوص مدح و ذم جدال وغیرہ مین آئے ہین وہ اسی پر محمول ہین صاحب صدہ نے کثرت خصومات کو اگر یہ شخص متحقق ہو سخط معاصی کے شمار کیا ہے +

باب قسمت کا

مورد کرنا قاسم کا قسمت مین اور مقوم کا تقویم مین گناہ کبیرہ ہے حدیث ابو سعید خدری مین مرفوعا آیا ہے باب حیل الامر فی قریش ما اذا استرحموا رحموا واذا حکموا عدلوا واذا اقسموا

اقسطوا ومن لم یفعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین رواہ الطبرانی بسند صحیح ف دیکھا نہین کہ کسینے اسکو کبیرہ گناہ ہو لکن اسکا کبیرہ ہونا صریح حدیث باب ہے اور دوسرا امر قیاس کیا گیا ہے پہلے امر پر اسلیئے کہ جور قسمت مین شامل ہے جور کو انصاف و قسمت مین ۱۲

کتاب الشہادات

جھوٹی گواہی دینا اور اوسکا قبول کرنا گناہ کبیرہ ہے حدیث ابی بکرہ مین قول زور و شہادت زور کو سنجملہ اکبر کبائر کے گنا ہے رواہ الشیخان بخاری مین یمین غموس کو کبائر مین ذکر کیا ہے صحیحین مین قول زور و شہادت زور کو اکبر کبائر ٹھیرایا ہے ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے کہ تین بار فرمایا عدلت شہادۃ الزور الاشراک باللہ یعنی جھوٹی گواہی برابر شرک کے ہے پھر یہ آیت پڑھی فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء للہ غیر مشرکین بہ ابن ماجہ وحاکم کا لفظ صحیح یہ ہے لن تزولا قدما شاھد الزور حتی یوجب اللہ لہ النار طبرانی کا لفظ یہ ہے لا یفارق قدماہ الارض حتی یقذف بہ فی النار دوسرا لفظ یہ ہے جسنے پوشیدہ رکھا گواہی کو وقت طلب کے وہ مثل شاہد زور کے ہے ف ان دونون کا کبیرہ ہونا صریح حدیث باب ہے شہادت زور یہ ہے کہ بلا تحقق کے شاہد ہو جاوے ابن عبدالسلام کہتے ہین تکبیر اسکی مال خطیر مین ظاہر ہے اور اگر مال قلیل مین ہو جیسے ایک منقی یا ایک دانہ کھجور کا تو مشکل ہے لکن اوسکو بھی کبیرہ ٹھیرانا جائز ہو سکتا ہے جسطرح کہ ایک قطرہ خمر کا پینا کبیرہ ہے اگرچہ مفسدہ متحقق نہو غرضکہ حکم شہادت زور کا قلیل کثیر مین یکسان ہے اسلیئے اوسکو عدیل شرک فرمایا ہے ۱۲

فصل چھپانا گواہی کا بلا عذر گناہ کبیرہ ہے

قال تعالی ومن یکتمھا فانہ آثم قلبہ طبرانی کا لفظ یہ ہے من کتم شہادۃ اذا دعی الیھا کان کمن شھد بالزور اس حدیث کی روایت سے بخاری نے احتجاج کیا ہے ف اسکا کبیرہ ہونا

اس حدیث اور تصریح اہل علم سے ثابت ہے ۔

فصل ۵ جھوٹ جسمین حد یا حرج ہو کبیرہ ہے

قال تعالی لا لعنۃ اللہ علی الکاذبین ابن مسعود کا لفظ مرفوعہ یہ ہے تم پر کذب سے کذب راہ دکھاتا ہے فجور کی فجور راہ دکھاتا ہے نار کی بندہ ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور ارادہ جھوٹ کا کرتا ہے یہانتک کہ نزدیک اللہ کے بہت بڑا لکھ لیا جاتا ہے رواہ ابو داؤد والترمذی وصححہ احمد کا لفظ یہ ہے حضرت سے پوچھا عمل بار کا کیا ہے فرمایا کذب ہے بندہ جب جھوٹ بولتا ہے فاجر ہو جاتا ہے جب فجور کرتا ہے کافر ہو جاتا ہے جب کافر ہوا آگ میں گیا صحیحین میں ہے جھوٹی بات کو علامت نفاق کی فرمایا ہے طبرانی و احمد کا لفظ یہ ہے بندہ مومن کامل نہیں ہوتا یہانتک کہ مزاح و مراء میں جھوٹ بولنا ترک کر دے اگرچہ سچا ہو بیہقی و ابو یعلی و طبرانی کا لفظ یہ ہے یطبع المومن علی کل خلۃ غیر الخیانۃ والکذب اسکی سند صحیح ہے ذم کذب میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں بزار کا لفظ سند جید یہ ہے داخل نہ ہوگا جنت میں بادشاہ کذاب ف اسکے کبیرہ ہونیکی تصریح کی ہے گو بعض سنر نے ذمی سے کہا ہے کبھی ایک ہی کذب کبیرہ ہوتا ہے شافعی نے کتاب الام میں کہا ہے کہ منکشف الکذب مظہر الکذب غیر مستتر کی گواہی درست نہیں ہے انتہی کذب خواہ تھوڑا ہو یا بہت سب کا ایک ہی حکم ہے شافعی نے رسالہ میں کہا ہے کہ بعض کذب خفی ہوتا ہے جسطرح کہ کوئی شخص کسی شخص سے کوئی خبر روایت کرے اور وہ شخص نہیں جانتا ہے کہ وہ سچا ہے یا جھوٹا ہے انتہی زواجر میں انواع کذب و تورید کو بسط سے لکھا ہے ف سچا کذات کے ایک حرف تابع نگاری و اخبار یہی ہے حدیث میں آیا ہے کبھی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع صاحب زواجر نے اسکا ذکر اسواسطے نہیں کیا کہ یہ مرتبہ اونکے عہد میں مروج نہ تھی اس مسئلہ کی تفصیل کتاب دلیل الطالبین میں مفصل مرقوم ہے ۔

فصل

بیٹھنا پاس شراب خوار و فساق وغیرہم کے بطور ایناس کے گناہ کبیرہ ہے اسکو اذرعی نے نقل کیا ہے زواجر کا لفظ یہ ہے کہ مجلوس ہمراہ مینخواران و دیگر اہل فسوق و ملاہی محرمہ کے باوجود قدرت کے منہی پر یا مفارقت کے وقت عجز کے ازالۂ منکر سے کبیرہ ہے خصوصاً جبکہ اونکے پاس نشست کرکے اونکا موافق بنے +

فصل

ہمنشینی کرنا قراء و فقراء فسقہ کے ساتھ کبیرہ ہے بعض اہل علم نے اسکا ذکر کیا ہے ظاہر یہ ہے کہ خواہ یہ نشست حالت مباشرت فسق مین ہو یا حالت مجانبت مین بلا فرق کبیرہ ہے غزالی نے دوستی فجار و مجالست اشرار کو منجملہ ذنوب کے شمار کیا ہے بلکہ نری دوستی حرام ہے گو مجالست نہو +

فصل

قمار بازی کرنا خواہ مستقل طور پر ہو خواہ مقترن بلعب مکروہ جیسے شطرنج یا لعب محرم جیسے نرد گناہ کبیرہ ہے **قال تعالیٰ** انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون الآیہ میسر سے مراد قمار ہے کسی طرح کا ہو جوا کیسلئے سے اسلئے منع کیا ہے کہ اسمین اکل مال بباطل ہوتا ہے **قال تعالیٰ** ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل یہ قمار اس حدیث مین بھی داخل ہے ان رجالا یتخوضون فی مال اللہ بغیر حق فلھم النار بخاری مین آیا ہے جسنے کہا اپنے دوست سے آؤ جوا کھیلین وہ صدقہ دے سو جبکہ نری بات کہنے پر یہ کفارہ ہے تو فعل و مباشرت کا کیا کہنا اسکا کبیرہ گناہ صریح آیت شریف ہے و للہ اعلم +

فصل لعب نرد کبیرہ ہے

ابو موسیٰ کا لفظ مرفوع یہ ہے جسنے لعب کیا نرد یا نرد شیر سے وہ عاصی ہے اللہ و رسول کا رواہ ابن داؤد وصححہ ابن حبان والحاکم مسلم والو داؤد وابن ماجہ کا لفظ یہ ہے گویا غوطہ دیا اوسنے اپنے ہاتھ کو گوشت خون خوک میں اسیطرح احمد و ابو یعلی و بیہقی میں آیا ہے کہ اوسکی نماز قبول نہیں ہوتی ابو داؤد کا لفظ یہ ہے تین چیزیں منجملہ میسر کے ہیں قمار ضرب بکعاب صغیر کعوب ف اسکا کبیرہ ہونا ظاہر حدیث باب ہے اور کبیرہ وعید سخت قبول نماز ہی کافی تھی کتاب الام میں نص کی ہے حرمت قمار پر اور قمار کو فاسق مردود الشہادۃ کہا ہے امام الحرمین و اذرعی نے کہا ہے قمار کبائر میں ہے ہے نرد شیر منسوب ہے طرف اول ملوک فرس کے اسلئے کہ اول واضع اوسکا وہی تھا بیہقی نے کہا ہے سب سے پہلے اوسکو سابور بن اردشیر ثانی ملوک ساسان نے نکالا ہے اسی لئے اوسکا نام نرد شیر ہوا

فصل

شطرنج کھیلنا نزدیک قائل تحریم شطرنج کے گناہ کبیرہ ہے اکثر علما قائل تحریم لعب مذکور کے ہیں اور جو قائل حل ہے وہ وقت اقتران قمار یا خروج وقت نماز وغیرہ اسباب کے کبیرہ کہتا ہے ابو بکر ارزم اور ابو بکر آجری نے اپنی اپنی سند سے ذکر شطرنج کا مرفوعاً حدیث واثلہ بن الاسقع سے روایت کیا ہے کہا اللہ ہر دن تین سو ساٹھ بار طرف اپنی خلق کے نظر کرتا ہے مگر صاحب شاہ کا اور سمین کو حصہ نہیں ہے صاحب شاہ کو ترجمہ کیا ہے ساٹھ لاحب شطرنج کے اسلئے کہ اور سمین شاہ ہوتا ہے دوسری حدیث میں سلام کرنیسے شطرنج باز پر منع فرمایا ہے ایک لفظ میں یوں آیا ہے اشد الناس ھذا یوم القیامۃ صاحب الشطرنج الا لاتراہ یقول قتلنہ واللہ مات واللہ انتراء وکذبا علی اللہ علی مرتضیٰ نے کہا ہے شطرنج جوا ہے اعاجم کا الکیبار اولکا اہل شطرنج پر گزرے ہو اسکو کہا ملھذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون تم اگر چکاری کو لو یہانتک کہ بجھ جائے بہتر ہے

اس سے کہ تم اسکو ہاتھ لگاؤ پھر کہا واللہ لغیر ھذا خلقتم یہ بھی کہا ہے کہ سب سے زیادہ جھوٹا شطرنج باز ہوتا ہے کہتا ہے قتل کیا حالانکہ نہین کیا کہتا ہے مات ہوا حالانکہ نہین ہوا ابو موسی اشعری کہتے ہین لاعب شطرنج خاطی ہے یعنی خاسی ابن راہویہ سے کسی نے پوچھا تھا شطرنج کھیلنے مین کچھ ڈر ہے کہا سارا ڈر اسی مین تو ہے کہا سرحد والے حرب کے لئے کھیلا کرتے ہین کہا یہ فجور ہے ابن عمر نے کہا یہ میسر سے بھی بدتر ہے مالک نے کہا شطرنج نرد ہے اور اکثر علما کے نزدیک کبیرہ ہے ابن عباس نے ایک یتیم کے مال مین شطرنج پاکر آگ سے جلا دی نخعی نے لاعب شطرنج کو ملعون کہا ہے **حکایت** ایک آدمی مرنے لگا اوس سے کہا کلمہ کہہ اوسنے کہا شاھلک پھر مرگیا اوسکی زبان کو یہی عادت پڑی تھی مرتے دم حوض کلمہ اخلاص کے سخفہ سے ذکر شاہ کا نکلا اسی طرح کی ایک دوسری حکایت ہے ایک شرابی سے مرتے وقت کہا تھا کلمہ پڑھ اوسنے کہا اشرب واسقنی پھر مرگیا لاحول ولاقوۃ الا باللہ حدیث مین آیا ہے یموت کل انسان علی ما عاش علیہ ویبعث علی ما مات علیہ نووی نے فتاوی مین شطرنج کو نزدیک اکثر علما کے حرام لکھا ہے زواجر مین دربارۂ حکم شطرنج بہت بسط کیا ہے پھر کہا ہے کہ لعب مسمی بطاب دوک ولعب گنجفہ ولعب خاتم سب ممنوع وحرام ہین زرکشی کا لفظ یہ ہے ویلحق باللعب بالنرد اللعب بالاربعۃ عشر وبالھدر والسلفدر والثواقیل واللعاب والرباریب والذرانات پھر کہا ہے وکل من لعب بھذا الجنس فتخیف مردود الشھادۃ قمار اوغیرہ انتھی اذرعی نے کہا ہم بعض اشیاء کو انمین سے نہین پہچانتے ہین انتھی **ف** احادیث مذکورہ لائق نظر ولحاظ کے ہین معلوم نہین کہ اسانید کا کیا حال ہے مگر آثار صحابہ مؤید ومصدق تحریم وتکبیر کے ہین اسمین شک نہین ہے کہ نفس ملاعیب ملاہی علی الاطلاق حرام ہین مگر وہ ایک دو لعب جسکو شارع نے مباح رکھا ہے جیسے مسابقت افراس وتلاعب شوہر بزن وغیرہ جبکہ انواع میسر واقسام قمار سے جدا ہون اس بنیاد پر خواہ لعب شطرنج ہو یا اور کوئی لعب ولہو حرام ٹھیریگا حرمت مقتضی تکبیر کی ہے اسجگہ ادلۂ عامہ بھی کفایت کرتی ہین اگر کوئی دلیل خاص واسطے کسی لعب خاص کے میسر نہ آوے ٭

فصل

مشاریسیا نا یا اور کوئی مزمار اور استماع کرنا اور تار کو بجانے سے مارنا گناہ کبیرہ ہے **قال تعالیٰ** ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم ویتخذھا ھزوا اولئک لھم عذاب مھین ابن عباس وحسن نے تفسیر لھو الحدیث کی ملاہی کی ہے **وقال تعالیٰ** واستفزز من استطعت منھم بصوتک مجاہد نے اسکی تفسیر غنا و مزامیر سے کی ہے حدیث مین آیا ہے اللہ ہر مذنب کو بخشتا ہے مگر صاحب عرطبہ یا عرطابہ یا کوبہ کو عرطبہ عود کو کہتے ہین **ف** ان ہر شش امور کو بہ بنصیت اکثر مین کبائر مین شمار کیا گیا ہے اہل عراق یقینا انکو منجملہ کبائر کے بتاتے ہین کتاب شامل مین کہا ہے جسے استماع کیا کسی ایک شئے کا ان محرمات مین سے وہ فاسق مردود الشہادۃ ہوا اسمین کہ تکرار سماع شرط نہین ہے اتنی صاحب زوایہ کہتے ہین ضرب و استماع ہر مطرب کا حرام ہے جیسے طنبور و عود و رباب و چنگ و مزمار و ربیح و صنج و مزمار عراقی و یراع یعنے شبابہ کوبہ وغیرہ اور مزمار عنیہ جمع ہے مزمر کی اصوات قیان کو کہتے ہین جبکہ ہمراہ عود ہو ورنہ معزفہ نہین کہینگے بعض نے کہا ہے ہر باجا جسمین تار ہو معزفہ ہے اسلئے کہ وہ آلات شرب سے ہے حدیث ابو عامر مین نزدیک اہل سنن کے آیا ہے میری امت مین ایک قوم ہوگی جو حریر یعنی فرج و حریر و خمر و معازف کو حلال کرلینگے یہ حدیث تحریم جمیع آلات لہو و طرب مین صریح ظاہر ہے ابن حزم کا اس حدیث کو موضوع و کذب کہنا غلط ہے اسلئے کہ بخاری نے اوسکو تعلیقا اور اسمعیلی نے موصولا اور احمد و ابن ماجہ و ابو نعیم و ابو داؤد نے باسانید صحیحہ جنمین کوئی مطعن نہین ہے روایت کیا ہے اور ایک جماعت ائمہ نے اوسکی تصحیح فرمائی ہے زواجر مین کئی ورق تک آلات لہو پر نام بنام مشتمل کلام فقہاء اسلام سبط کیا ہے حاصل یہ مضمر کہ استعمال و استماع جملہ آلات طاہی و معازف کا حرام ہے اور جملہ ملابس و اعواد و اوتار و مزامیر وغیرہ کبائر مین داخل ہین اگرچہ بعض مین خفیف اختلاف فقہاء کا ہے ٭

فصل

اشعار و منظومات مین تشبیب کرنا ساتھہ غلام کے ہر چند کہ معین نہو ہمراہ ذکر عشق کے یا ساتھہ کسی عورت اجنبیہ کے اگرچہ ذکر اوسکا فحش سے نکرے یا ساتھہ کسی عورت معینہ کے جسکا ذکر فحش سے کرے اور پڑہنا اوس تشبیب کا گناہ کبیرہ ہے پہلی بات کو رویانی نے کبیرہ کہا ہے اور یون لکہا ہے ولو کان یشبب بغلام ویذکر انہ یعشقہ فسق وان لم یعینہ لان النظر الی الذکور بالشہوۃ حرام بکل حال انتہی لکن تہذیب مین اعتبار تعیین کا کیا ہے اذرعی کہتے ہین یہی اقرب ہے اور قول اول ضعیف ہے اسلیے کہ شاعر حقیقت مین کچہہ عاشق نہین ہوتا ہے بلکہ اظہار صنعت کا واسطے ترقیق شعر کے کرتا ہے اسلیے محض تشبیب مجہول سے فاسق نہین ہوگا شافعی نے اپنی غزل مین کہا ہے ؎

لوان عینی الیاک الدہر ناظرۃ		+ جاءت وفاتی ولم اشبع من النظر

پہر کہا ہے کہ اس شعر مین کچہہ تصریح غلام کی نہین ہے جائز ہے کہ امام رضی اللہ عنہ نے یہ شعر حق مین اپنی بی بی یا کنیز کے کہا ہو انتہی مین کہتا ہون کہ شاعر کو مقصود شعر سے صرف مضمون بندی ہوتی ہے بلاغت معنی و فصاحت لفظ پر نظر رہتی ہے نہ وہان کوئی غلام ہوتا ہے نہ کوئی عورت حلال یا حرام رہا کبیرہ ہونا دوسری تیسری بات کا سو اوسکا ذکر شریح نے روضۃ الحکام مین کیا ہے اذا شبب بامرأۃ وذکرہا بفحش فہو فاسق وان ذکرہا بطول او قصر انتہی اور روضہ کا لفظ یہ ہے التشبیب بالنساء والغلمان من غیر تعیین لا یخل بالعدالۃ وان اکثر منہ لان التشبیب صفۃ وعرض من الشاعر تحسین الکلام لا لتحقیق المذکور انتہی کعب بن زہیر نے حضرت کے سامنے تشبیب بسعاد کی بہی انکار نفرمایا بعض نے کہا ہے کہ وہ اوسکے چچا کی بیٹی اور ربیبی تہی وہ مدت سے غائب تہا اسی جنس کی یہ بات ہے کہ شعراء ذکر لیلی و سعدی و دعد و ہند و سلمی و لبنی کا کیا کرتے ہین ابن عبدالبر نے کہا ہے وہ کنایہ الحسن

من انشد بعد من اهل العلم وکان من اولی النهی ولیس احد من کبار الصحابة واهل العلم مواضع القدوة الا وقد قال الشعر او تمثل ببعضه فربما کان حکمة او مما حاو لم یکن فیه فحش ولا خنا والا لم یسمه الذی وکان عبد الله بن عتبة بن مسعود احد فقهاء المدینة السبعة شاعرا مجیدا انتهی *

فصل

شعر مشتمل ہو مسلم پر کہنا اگرچہ سچی ہو یا فحش و کذب پر مشتمل ہو اور اوس ہجو کا پڑھنا مشہور کرنا گناہ کبیرہ ہے ف انکا کبیرہ ہونا بموجب تصریح جرجانی وغیرہ کے ہے انشاد و انشاد شعر سے کوئی مرد و دم مشہادۃ نہین ہوتا ہے جب تک کہ ہجو کسی مسلمان کی یا فحش یا کذب فاحش نہو ندا ہجو مین بابت ہجو مسلم و ذمی وغیرہ کے مبہت بسط کیا ہے قول فیصل اس بارہ مین یہ ہے کہ شعر ایک کلام ہے حسن اوسکا حسن اور قبیح اوسکا قبیح ہے *

فصل

شعر مین ایسا مبالغہ کرنا جسکی عادت نہین ہے جیسے کسی جاہل یا فاسق کو عالم شہیر یا عادل کہنا اور شعر کے ذریعہ سے کمائی کرنا اور بہت سا وقت شعر گوئی مین صرف کرنا اور جب حمد نہ سنے تو ذم و فحش مین مبالغہ کرنا گناہ کبیرہ ہے ف ان دونون کا کبائر ہونا مدلول اقوال اہل علم ہے عمدہ مین کہا ہے ممدوح کو مانند شیر یا بدر کے کہنا قادح عدالت اور موجب رد شہادت نہین ہے یا کاتب کا یون کہنا کہ انا فی ذکرک اناء اللیل والنہار وانا فی مجلسا من ذکرک فی وانت احب الی من نفسی کہ یہ بھی قادح نہین ہے کیونکہ مقصود اس سے تزئین کلام ہے نہ کذب گویا بمنزلہ لغو یعنی کے ہے بیان کسی فاسق جاہل بخیل کو اعلم اعدل اکرم کہنا جو بدلالت حسن کذب سے بے شبہ طرح جلباب حیا دریدہ ہے اسی طرح مبرع کو محدث شہیر اور اکثر

وقت اوسمین ضائع کرنا مذموم وگناہ ہے جب شعر آفات مرجبہ فضل سے خالی ہو تو اوسکا انشاد و انشاء
لاباس ہے حضرت کے شعراء تھے جیسے حسان اور عبداللہ بن رواحہ وکعب بن مالک اور حضرت نے
سو شعر امیہ بن الصلت کے سُنے تھے اور فرمایش کرکے انشاد کرائے تھے اور ایک خلائق نے
صحابہ وتابعین ومن بعدہم سے انشاد اشعار کیا ہے اصمعی کہتے ہین میں نے شعر ہذلیین کے امام
شافعی کو سنائے بلکہ حفظ دواوین عرب مین بڑی معونت ہے معرفت کتاب وسنت پر بخاری کا لفظ
یہ ہے ان من الشعر لحکمۃ شافعی کا لفظ مرفوعاً یہ ہے الشعر کلام حسنہ حسن وقبیحہ قبیح
زواجر مین کہا ہے اسمین شک نہین ہے کہ جو شعر طاعت خدا واتباع سنت واجتناب بدعت
وحذر معصیت پر آمادہ کرے وہ قربت ہے یا مدح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ہو
شاعر کا ہجو کرنا صحیح ہو یا دروغ حرام اور موجب رد شہادت ہے اسیطرح اشعار فاحشہ وقذف
وغیرہ کا حکم ہے ٭

فصل

ادمان صغیرہ یا صغائر کا اس طرح کہ معصیت طاعت پر غالب آجاوے گناہ کبیرہ ہے علماء نے
اسکی تصریح کی ہے رافعی نے کہا ہے کہ اصرار صغیرہ پر مثل ارتکاب کبیرہ کی ہے جمہور کہتے ہین
جسکے معاصی طاعت پر غالب ہین وہ مردود الشہادۃ ہے حاصل یہ ہے کہ معتمد باتفاق متاخرین
مثل اذرعی وبلقینی وزرکشی وابن العماد وغیرہم کے یہ بات ہے کہ مداومت کسی صغیرہ پر یا
انواع صغائر پر خواہ اوسپر مقیم ہو یا مکثر بصورت غلبہ طاعات کے معاصی پر مضر نہین ہوتی ہے
ورنہ سفر ہے ولم یصروا علی ما فعلوا کی تفسیر یہ کی ہے کہ لم یعزموا علی ان لا یعودوا الیہ
مطلب یہ ٹھیرا کہ اصرار کہتے ہین عزم کو عود پر بترک عزم عدم عود ابن الصلاح کا لفظ یہ ہے کہ اصرار تلبس
ہے ساتھ ضد توبہ کے اس طرح پر کہ عزم عود کا مستمر ہو اور مدام اوس کام کو کرتا رہے یہانتک کہ صغیرہ
کبیرہ ہو جانے مین داخل ہو اسکے لیئے کوئی زمانہ اور عدد محصور نہین ہے غرضکہ غلبہ طاعات یا معاصی پر ہے

فصل

ترک کرنا توبہ کا کبیرہ سے گناہ کبیرہ ہے اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگر چہ ذکر اوسکا نہیں دیکھا قال تعالے وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہا المومنون لعلکم تفلحون اسی طرف اشارہ ہے یعنے عدم توبہ خسارہ ہے اسلیئے توبہ کرنا کبیرہ سے واجب عین ہے فوراً نص کتاب وسنت واجماع امت یا قلانی کہتے ہین واجب ہے توبہ تاخیر توبہ سے بلکہ ابوالحسن اشعری نے کہا ہے کہ توبہ کرنا صغیرہ سے بھی فوراً واجب عین ہے جسطرح سے کہ کبیرہ سے واجب ہے بلکہ امام الحرمین نے اسپر اجماع نقل کیا ہے ف اسمین اختلاف ہے کہ قبول ہونا توبہ کا قطعی ہے یا ظنی نووی نے کہا ہے قبول ہونا توبہ کافر کا اسلام سے قطعی ہے اور قبول ہونا توبہ غیر کافر کا وقت وجود شروط کے ظنی ہے امام نے کہا ہے وزر کفر کا ایمان لانیسے اور کفر پر ندامت ہونیسے بالاجماع ساقط ہوجاتا ہے اسکے سوا جوارح توبہ کے ہین اونکا قبول ہونا مظنون ہے بیہقی نے شعب الایمان مین کہا ہے حدیث مین حدود کو کفارہ ٹھیرایا ہے جبکہ توبہ کرے کیونکہ سابق سے بعد قطع کے فرمایا ہے تاب الی اللہ ف وہ توبہ جو ماضی الشم ہوتی ہے دو طرح پر ہے ایک یہ کہ متعلق حق آدمی نہ ہو دوسرے وہ جو اوس سے متعلق ہو اول جیسے وطی اجنبیہ یا دون فرج مین اور شرب خمر حدیث مین آیا ہے الندم توبۃ یا رسول اللہ فی الحال اور عدم عود پر موقوف ہے ندامت کا کچھ شرط نہین ہے مگر تاج سبکی نے کہا ہے متحقق ندم کا نہین ہوتا مگر بقیہ امور سے وہ تین یا پانچ امر ہین ایک ندامت دوسرے عزم عدم عود تیسرے فی الحال یا رہنا گناہ سے چوتھے استغفار کرنا زبان سے یا پانچوین وقوع توبہ کا قبل غرغرہ ومعائنہ کے بعض نے کہا پانچ سے بھی زیادہ ہین جیسے سونا توبہ کا اضطراً بظہور آیات جیسے نکلنا سورج کا مغرب سے اور جیسے چھوڑ دینا امکان معصیت کا اور جیسے تجدید توبہ کی معصیت سے جبکہ بعد توبہ کے یاد آئے اور جیسے عود نکرنا طرف اوس معصیت کے اور جیسے تمکین دینا حاکم کو اقامت حد پر اور جیسے تدارک کرنا اوسکا باداء یا قضاء دوسری قسم

توبہ کی جو متعلق حق آدمی ہے اوسمین بھی یہی شروط ہین بلکہ یہ شرط زیادہ ہے کہ اوس حق کو اپنے ذمہ سے ساقط کرے اگر مال ہو تو واپس کردے اور اگر اور کچھ ہو تو اوسکا ویسا تدارک کرے قاضی حسین نے کہا ہے کما یحرم فعل الحرام یحرم الفکر فیہ **لقولہ تعالے** ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض فمنع من التمنی کما منع من النظر الی ما لا یحل **لقولہ** قل للمومنین یغضوا من ابصارھم انتھی اگر یہ نیت کی ہے کہ کل مین کافر ہوجاؤنگا تو وہ آج ہی کافر ہوگیا علے الاصح زواجر مین بحث مسائل توبہ کو سات ورق مین بسط سے لکھا ہے مذاہب فقہا و اہل علم کو مع خلاف کے ذکر کیا ہے ٭

فصل

انصار سے بغض رکھنا اور کسی صحابی کو برا کہنا گناہ کبیرہ ہے بخاری مین آیا ہے علامت ایمان کی حب انصار اور علامت نفاق کی بغض انصار ہے دوسرا لفظ صحیحین کا یہ ہے لا یحبھم الا مومن و لا یبغضھم الا منافق من احبھم احبہ اللہ و من ابغضھم ابغضہ اللہ مراد انصار سے اوس و خزرج ہین اگرچہ بعض حنابلہ نے کہا ہے کہ مراد انصار خدا اور رسول و دین اسلام ہین اور وہ قیامت تک باقی ہین شیخین کا لفظ یہ ہے لا تسبوا اصحابی فو الذی نفسی بیدہ لو انفق احدکم مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم و لا نصیفہ نہی واسطے تحریم کے آتی ہے یہ حدیث شامل ہے جملہ مہاجرین و انصار وغیرہم کو ترمذی کا لفظ یہ ہے تم ڈرو اللہ سے حق مین میرے اصحاب کے مت نشانہ بناؤ اونکو بعد میرے جو کوئی اونکو دوست رکھیگا وہ میری محبت سے اور جو کوئی اونکو دشمن رکھیگا وہ میرے بغض سے جسنے اونکو ایذا دی اوسنے مجکو ایذا دی اور جسنے مجکو ایذا دی اوسنے اللہ کو ایذا دی جسنے اللہ کو ایذا دی قریب ہے کہ اللہ اوسکو پکڑ لے اس بارہ مین بہت حدیثین آئی ہین کتب سنت مین باب فضائل و مناقب صحابہ کا مستقل منعقد ہے صاحب زواجر کہتے ہین و قد استوفیتھا و ما یتعلق بھا فی کتاب حافل لم یصنف فی

هذا ایاب یتا الی مثله ومن ثم سمیته الصواعق المحرقة لاحوال النسابین اهل الابتداع والضلال والزندقة فالمتدبر اذا شئت لتری ما فیه من محاسن الصحابة وثناء اهل البیت علیهم لاسیما الشیخان ومن افتضاح السبعة والرافضة فی کذبهم وقولهم وافترائهم علیهم بما هم بریئون منه رضوان الله علیهم اجمعین ف ان دلیل کے کبیرہ ہونے کی تصریح سب سے علمانے کی ہے شیخین وغیرہما نے کہا ہے کہ سب صحابہ کبیرہ ہے بیضاوی نے کہا ہے داخل ہے تحقیق مفارقت جماعت کے جیسے سب صحابہ کیا وہ بلا نزاع مرتکب کبیرہ ہوا اکثر علمانے کہا ہے کہ سب ابوبکر و عمر کفر ہے اسلئے کہ ایک حدیث مین آیا ہے من سب ابا بکر فقد کفر سو جبکہ حدیث صحیح مین یون آیا ہے من قال لاخیه یا کافر فقد باء بها احدهما تو بے شبہہ سب ابی بکر و ذریت ابی بکر قطعاً کافر ہوگا اللہ پاک نے قرآن مین کئی جگہ بغض کی ہے کہ وہ صحابہ سے راضی ہے سو اب جو کوئی کسی ایک صحابی کو برا کہیگا وہ گویا اللہ سے محاربہ کرتا ہے حضرت نے صحابہ کی محبت و بغض کو اپنی محبت و بغض ٹھیرایا ہے فضائل صحابہ کے بے گنتی ہین اونکے آثار حمیدہ اسلام مین مشہور ہین اگر صحابہ نہوتے ہم تک علم قرآن و حدیث کا کچھ نہ پہنچتا شرائع اسلام کا ظہور ہوتا علی الخصوص خلفاء راشدین خاصۃً عشرہ مبشرہ و بہر درجہ تا آخر صحابی سب کی محبت و تعظیم کرنا امت پر واجب ہے جو لوگ اونکو برا کہتے ہین یہ سب دلیل ہے اونکے خبث باطن پر **حکایت** کمال ابن قدیم نے تاریخ حلب مین لکھا ہے کہ حبیب ابن منیر مر گیا ایک جماعت جوانان حلب کی سیر کرنے کو نکلی تھی بعض نے بعض سے کہا ہمنے سنا ہے کہ کوئی ساب ابوبکر و عمر نہین مرتا ہے لیکن اللہ اوسکو قبر مین سور کی صورت کر دیتا ہے اسمین شک نہین ہے کہ ابن منیر ساب شیخین تھا سب کی رائے یہ ہوئی کہ اوسکی قبر پر جاکر اوسکی صورت دیکھین چنانچہ قبر کو کھودا دیکھا کہ سور ہو گیا ہے منھ اوسکا قبلہ سے اور طرف کو پھرا ہے اوسکو نکال کر کنارہ قبر پر ڈالدیا کہ لوگ دیکھین پھر سب کی سمجھ مین یہ آیا کہ اوسکو آگ سے جلا دین چنانچہ منھ جھلس کر قبر مین ڈالدیا اور مٹی ڈال کر چلے آئے شعبی اکابر تابعین سے تھے وہ کہتے ہین

رافضہ یہود ہین اس امت کے اسلئے کہ مثل یہود کے بعض اسلام رکھتے ہین پھر مطابقت اونکے عقائد
واعمال کی ساتھہ یہود کے ذکر کی پھر کہا کہ یہود ونصاری کو اوپر فریت حاصل ہے پھر وجہ فریت کی
بیان کی جسکا ذکر مع دیگر حکایات کے زواجر مین مذکور ہے **ف** علمانے کہا ہے سب عائشہ
بفاحشہ بالاجماع کفر ہے اسلئے کہ اس سب مین تکذیب ہر قرآن کی اسیطرح انکار صحبت ابوبکر کا بالاجماع کفر ہے کیونکہ
اسمین بھی تکذیب قرآن کی ہے **قال تعالی** اذیقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا بہت سے علمانے فتوی دیا ہے کہ سب
عائشہ کو قتل کرنا چاہیے حسن بن یزید کے سامنے ایک شخص نے عائشہ کو برا کہا تھا غلام سے کہا اوٹھہ اسکا کاٹ لے
چنانچہ اوسنے سر اوسکا کاٹ لیا عائشہ کے مناقب بہت ہین ستر ہزار محابہ مین صرف کئے اور خود پیوند لگائے
ہوئے تھین انھون نے جبرئیل کو دیکھا تھا حضرت نے کہا اسی عائشہ سلام کر پھر کہا یہ جبرئیل ہین
شکر سلام کرتے ہین زواجر مین اسجگہ بہت سے فضائل وخصائص عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کئے ہین ✦

فصل

جھوٹا دعوی کرنا کسی شخص کا باوجود علم کے گناہ کبیرہ ہے حدیث مین آیا ہے من ادعی بما لیس لہ
فلیتبوء مقعدہ من النار یہ وعید بہت سخت ہے اس وعید کی وجہ سے اسکا کبیرہ گناہ متحقق
ہے اگرچہ کسیکی تصریح اس باب مین ہمنے نہین دیکھی ہے ✦

کتاب العتق

غلام بنانا مرد آزاد کا بغیر کسی مستوغ شرعی کے مثلاً باطن مین آزاد کر دیا ہے اور ظاہر مین اوس سے
خدمت لیتا ہے استمرار اگناہ کبیرہ ہے اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ اسکی تصریح نہین دیکھی جو وعید
شدید غلام بنانے مین کسی آزاد کے آئی ہے وہ اس کبیرہ کو بھی شامل ہے زواجر مین خاتمہ
تعداد کبائر کا اسی کتاب العتق پر کیا ہے عتق کہتے ہین آزاد کرنے کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

کا لقب عتیق تھا اسلئے کہ اللہ نے اونکو آگ جہنم سے آزاد کر دیا تھا میرا نام بھی صدیق ہے اگرچہ مجکو
بھر شارکت اسمی کے کوئی مناسبت اونسے نہین ہے لیکن اللہ کی رحمت اوسکے غضب پر سابق
ہے اگر مجکو بھی وہ اپنے فضل وکرم سے عذاب وعقاب اخروی سے آزاد کردے تو کیجو دور نہین ہے
الحمد للہ تعالی کہ اتمام کبائر کا بیان آزادی نار پر ہوا اعتقنا اللہ من النار وجعلنا من اولیائہ
المصطفین الاخیار ۔

خاتمہ بیان مین فضائل ومتعلقات توبہ کے

اس باب مین آیات واحادیث کثیرہ مشہورہ وارد ہین قال تعالی وتوبوا الی اللہ
جمیعا ایہا المومنون لعلکم تفلحون وقال تعالی الا من تاب وامن وعمل
صالحا فاولئک یبدل اللہ سیاتہم حسنات وکان اللہ غفورا رحیما وقال تعالی
ومن تاب وعمل صالحا فانہ یتوب الی اللہ متابا مسلم کا لفظ مرفوعا یہ ہے بیشک اللہ
بڑھاتا ہے ہاتھ اپنا رات کو تاکہ توبہ کرے گنہگار دن کا اور بڑھاتا ہے ہاتھ اپنا دن کو تاکہ توبہ کرے
گنہگار رات کا یہانتک کہ نکلے سورج مغرب سے ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ مغرب کی طرف ایک دروازہ
ہے جسکا عرض یا الیس یا ستر برس کا رستہ ہے کھول رکھا ہے اللہ نے اوسکو اوس دن سے
جب سے کہ آسمانون اور زمین کو پیدا کیا ہے اوسکو بند نہ کریگا یہانتک کہ نکلے سورج اوس طرف سے
وذلک قولہ تعالی یوم یاتی بعض آیات ربک لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن
ترمذی نے صحیح کہا ہے طبرانی کا لفظ بسند جید یہ ہے جنت کے آٹھ دروازے ہین مسافت بندہین
ایک دروازے توبہ کے کھلا ہے یہان تک کہ اوس طرف سے سورج نکلے ابن ماجہ کا لفظ بسند جید یہ ہے
اگر خطا کرو تم یہانتک کہ پہنچین خطائین تمہاری آسمان کو پھر توبہ کرو تم تو قبول کریگا اللہ توبہ تمہاری
ترمذی وابن ماجہ کا لفظ یہ ہے سارے بنی آدم خطاوار ہین اور بہتر خطاوار وہین ہیں توبہ کرنیوالے
ہین اسکو حاکم نے صحیح کہا ہے ترمذی کا لفظ بسند حسن یہ ہے اللہ قبول کرتا ہے توبہ بندہ کی جب تک

کہ غرغرہ نہین لگا ہے یعنی جان حلق تک نہین پہنچی ہے طبرانی کا لفظ بسند صحیح یہ ہے کہ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ لکن اسکی سند مین انقطاع ہے مگر بیہقی نے اسکو دوسرے طریق سے روایت کیا ہے۔ ابن حبان و حاکم کا لفظ یہ ہے اللہ ارحم بتوبۃ اسکو حاکم نے صحیح کہا ہے مسلم وغیرہ کا لفظ یہ ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان میری اگر تم گناہ نکرتے اور استغفار نہ کرتے تو اللہ تمکو لیجاتا اور ایک دوسری قوم کو سوا تمہارے لاتا جو گناہ کرتی اور استغفار کرتی پھر اونکو بخشتا مسلم مین یہ قصہ آیا ہے کہ ایک عورت نے حرام کا بچہ جنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو رجم کیا اور اوسپر نماز جنازہ پڑہی پھر فرمایا لقد تابت توبۃ لو قسمت بین سبعین من اھل المدینۃ لوسعتھم وھل وجدت افضل ممن جادت بنفسھا للہ عزوجل ابن عمر کہتے ہین مینے ایک حدیث حضرت سے سنی نہ ایکبار دوبار بلکہ سات بار فرماتے تھے کفل بنی اسرائیل مین تھا کسی گناہ سے پرہیز نکرتا تہا اوسکے پاس ایک عورت آئی اوسکو ساٹھہ دینار دیئے وطی کرنے پر پھر جب بیٹھا جیسے مرد عورت پر بیٹھتا ہے تو وہ عورت کانپی اور روئی کہا کیون روتی ہے کہا مینے تجھپر زبردستی کی نہ کہا نہین لیکن یہ ایک ایسا کام ہے جو مینے کبھی نہین کیا اور مجھکو اس کام پر آمادہ نہین کیا ہے مگر حاجت نے کہا تو یہ کام کرتی ہے جو تو نے کبھی نہین کیا تو جا یہ دینار مینے تجھکو دیئے اور قسم ہے اللہ کی کہ مین بھی اب کبھی اللہ کی معصیت نکرونگا پھر وہ اوسی رات مرگیا صبح کو اوسکے دروازے پر یہ لکھا ہوا پایا ان اللہ قد غفر للکفل یعنی اللہ نے کفل کو بخشدیا صحیحین مین قصہ ایک شخص کا آیا ہے جسنے ننانوے خون کیئے تھے جب وہ اوس زمین معصیت سے نکل کر چلا راہ مین مرگیا ملائکہ رحمت و عذاب مین جھگڑا ہوا آخر اوسکو دوسری زمین سے قریب پایا ملائکہ رحمت لیگئے اس قصہ کو طبرانی نے بھی بسند جید روایت کیا ہے زواجر مین دونون روایات کو بطور لف نقل کیا ہے مسلم کا لفظ یہ ہے اللہ فرماتا ہے مین پاس گمان اپنے بندے کے ہون مین اوسکے ساتھہ ہون جب وہ مجھکو یاد کرتا ہے واللہ کہ اللہ بہت خوش ہوتا ہے توبہ سے اپنے بندے کی جتنا کہ کوئی تم مین سے اپنے گم کردہ جانور کی جنگل مین پانے سے خوش نہین ہوتا جو کوئی مجھسے ایک بالشت قریب

ہوتا ہے مین اوس سے ایک گز قریب ہوتا ہون اور جو کوئی مجھسے ایک گز قریب ہوتا ہے مین اوس سے
ایک باع قریب ہوتا ہون اور جب وہ میری طرف متوجہ ہوکر چلتا ہے تو مین اوسکی طرف دوڑکر
آتا ہون اسکو بخاری نے بھی روایت کیا ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے اچھا کام کیا آیندہ بھی کیا
اور بُرا کام گزشتہ اور جسنے بُرا کام کیا آیندہ وہ پکڑا گیا گزشتہ و آیندہ پر مسلم مین آیا ہے کہ ایک
شخص نے سوا جماع کے سب کام ایک عورت سے کیے تھے حضرتؐ سے آکر کہا کچھ جواب نہ دیا جب
وہ چلا گیا اوسکو بلاکر یہ آیت پڑہی واقم الصلوٰۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات
یذھبن السیات ذالک ذکری للذاکرین ایک شخص نے قوم مین سے کہا ای رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یہ خاص اسکے لئے ہے فرمایا نہین بلکہ سب لوگون کے لئے ہے بزار و طبرانی کا لفظ
بسند جید یہ ہے کہ ایک آدمی نے آکر حضرت سے کہا سمجھا بتاؤ کہ جسنے سارے گناہ کیے ہین اور کوئی
شے نہین چھوڑی اور اسنے اس حال مین کسی حاجہ داجہ کو ترک نہین کیا وہ بھی توبہ کرسکتا ہے
فرمایا تو مسلمان ہوچکا ہے کہا ہان مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ لا الٰہ الا اللہ وانک رسول اللہ
فرمایا تو حسنات کر سیات کو چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اون سبکو تیرے لئے خیرات کردیگا
اوسنے کہا بھلا میرے غدرات فجرات بھی خیرات ہوجاوینگے فرمایا ہان اوسنے کہا اللہ اکبر پس تکبیر
کہتا ہوا چلا گیا یہانتک کہ آنکھ سے اوجھل ہوگیا حاجہ وہ شخص ہے جو حاجیون کی راہ زنی وقت
توجہ کے طرف حج کے کرے داجہ وہ شخص ہے جو پھرتے وقت حاجیون کو لوٹنے راہنمائی کرے
اگلی حدیث دلیل ہے تکفیر سیئات صغائر پر کہ نماز پڑہنے سے چھوٹے گناہ معاف ہوجاتے ہین
دوسری حدیث دلیل ہے تکفیر کبائر پر کہ توبہ کرنے سے اور حسنات بجالانے سے زمانہ آیندہ مین
گو وہ کیسے ہی بڑے گناہ کیون نہون مبدل بہ خیرات ہوجاتے ہین وللہ الحمد ای اللہ تیرے غدرات و فجرات کو بھی اپنی رحمت سے خیرات کردے اور مجکو توفیق فعل حسنات و ترک
سیئات کی باقی عمر مین لطف فرما تیری رحمت واسعہ کے سامنے ایک مشت خاشاک کا پاک کردینا
کچھ بڑی بات نہین ہے صحیحین مین آیا ہے ایک آدمی اپنی جان پر اسراف کرتا تھا اوسکو جب

موت آئی اپنے بیٹون سے کہا جب مین مرجاؤن مجکو جلاکر پیس کر ہوا مین اوڑا دینا واللہ اگر اللہ مجھپر قدرت پائیگا یعنی ارادہ کریگا تو مجھے ایسا عذاب کریگا جو کسی کو نہ کیا ہوگا جب وہ مرگیا تو اوسکے ساتھہ ایسا ہی کیا گیا اللہ نے زمین کو حکم دیا کہ جو کچھہ تجھہ مین ہے اوسکو جمع کردے زمین نے ایسا ہی کیا وہ کھڑا ہوگیا اللہ نے پوچھا تجکو اس کام پر کسنے آمادہ کیا اوسنے کہا خشیتك یارب یا یون کہا مخافتك اللہ نے اوسکو بخشدیا ترمذی کا لفظ بسند حسن وغریب یون ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے نکالو آگ سے اوس شخص کو جسنے یاد کیا مجکو ایک دن یا ڈرا مجھسے کسی جگہہ مین صحیحین کا لفظ یہ ہے اللہ تعالی کہتا ہے جب ارادہ کرتا ہے بندہ میرا اس بات کا کہ کوئی سیئہ کرے تو تم اوسکو نہ لکھو جب تک کہ عمل مین نہ لائے پھر اگر عمل مین لائے تو اوسکو مثل اوسکے لکھو یعنی ایک ہی سیئہ اور اگر اوسکو میرے سبب سے چھوڑ دے تو تم ایک حسنہ لکھو الحدیث ابن حبان کا لفظ یہ ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے مجکو قسم ہے میری عزت کی جمع نکرونگا مین اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن جب وہ مجھسے دنیا مین ڈریگا تو امن دونگا مین اوسکو قیامت مین اور جب امن مین رہیگا وہ دنیا مین تو ڈراؤن گا اوسکو قیامت مین ابن عباس کہتے ہین جب یہ آیت اوتری یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم واہلیکم نارا وقودہا الناس والحجارۃ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب پر تلاوت کی ایک جوان بیہوش ہوکر گر پڑا حضرتؐ نے اوسکے دل پر ہاتھہ رکھا وہ متحرک ہوا فرمایا اے جوان لا الہ الا اللہ کہہ اوسنے کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو بشارت جنت کی دی اصحاب نے کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا یہ بشارت ہمارے درمیان مین ہے فرمایا تمنے یہ قول اللہ تعالی کا نہین سنا ہے ذالك لمن خاف مقامی وخاف وعید رواہ الحاکم وصححہ غرضکہ خوف بڑی نعمت ہے خوف سے جنت ملتی ہے پھر جو کوئی خوف سے اللہ کے کوئی گناہ ترک کردیتا ہے اوسکو تو ضرور ہی بہشت نصیب ہوتی ہے قرآن پاک مین فرمایا ہے فاما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی المادی یہ اللہ کا وعدہ ہے اوسکے وعدے مین تخلف نہین ہوسکتا ہے بلکہ

خائف کے لئے دو جنتوں کا وعدہ بھی فرمایا ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان گویا دار مدار
حصول نعیم جنت کا خوف وخشیت پر ہے اور کیون نہو کہ جسکو خشیت نہین ہے اوسکو معاصی و
آثام وسیئات صغائر وکبائر پر جرأت ہوتی ہے جسکو خوف دامنگیر حال ہوتا ہے وہ بہ نسبت
غیر خائف کے گناہ سے زیادہ بچتا ہے یہ خوف بہ نسبت عموم خلائق کے اہل علم کو زیادہ ہوتا
انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء مراد علماء سے اس جگہ وہ لوگ ہین جو عارف اسماء
وصفات الٰہی واحکام تشریعی اور تابع کتاب وسنت ہین اعتقاد وعمل مین گویا خوف کو انہین
مین منحصر فرمایا ہے یہی وجہ ہے کہ جو لوگ غلط اور سو ہین باتباع رائے مجرد وداس خشیت سے
بے بہرہ محض ہوتے ہین بلکہ جو رعونت وجرأت گناہون پر انکو ہوتی ہے وہ غیر کو بلکہ جاہل
عوام کو نہین ہوتی ہے سو جبکہ یہ خشیت مخصوص باہل علم ٹھہری تو اب معلوم ہوا کہ جنت بھی
خاص انہین کا حصہ ہے اسلئے کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے ذلک لمن خشی ربہ یعنے جنت
اسلئے اہل خشیت کے ہے اور اہل خشیت یہی اہل علم ہین تو جنت انہین کی میراث ٹھیری یا اوسکی ہو کہ
انکے حکم مین ہے اہل تقوی وزہد واعمال صالحہ سے گو علم وعمل مین برابر انکے نہو اسلئے کہ دوستدار
صلحاء واہل علم کا بھی درجہ آخرت مین ہمنشان انکا ہوگا حدیث مین آیا ہے المرء مع من احب دوسرا
لفظ یہ ہے انت مع من احببت اسی اللہ مین ایک ادنی مسلمان عاصی ہون نہ عالم ہون نہ خائف
ہون مجھسے رات دن صدور معاصی کا یون ہوتا ہے جیسے میضہ برستا ہو مین ہر چند چاہتا ہون
کہ اس ورطہ سیئات سے کسی طرح علیحدہ ہو کر تیرے ہی کام کا خالصتاً محلصانہ جاؤن مگر
نفس امارہ وتلبیس ابلیس ہر دم راہزن ہے بجز تیری توفیق کے کوئی رستہ نجات کا نظر نہین
آتا تو ہی ہر مشکل کا آسان کرنے والا ہے تو مجھکو سب سے منقطع کرکے اپنی طرف بلا لے سارے
کبائر وصغائر سے بچا کر کلمہ توحید پر استقامت بخشکر خاتمہ بالخیر کر دنیا سے باایمان صحیح
وسلامت اوٹھا کر تبعات قبر وبرزخ وآفات ہول محشر وتکلیفات موقف سے نجات دیکر نعیم
آخرت نصیب فرما وما ذلک علیک بعزیز الحمد للہ کہ آج روز پنجشنبہ بنوا خت نہ ساعت

اوّل روزیہ رسالہ مختصر کتاب مبسوط زواجر سے منتخب ہوکر بتاریخ بست و ہشتم صفر ۱۳۰۴ ہجری قدسی کو تمام ہوا ختم اللہ لنا بالحسنی وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا رسلہ خاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ وصلحاء امتہ اجمعین آمین ثم آمین ؞

خاتمہ کتاب منتطاب قواطع البشر

از تصنیف سید جمیل احمد صاحب سہسوانی

آسان نہین ہے حمد خدا مشکل ہے	توصیفِ رسولِ دوسرا مشکل ہے
گویائی کی جا ہے نہ خموشی کا محل	مشکل ہے بہر حال ولا مشکل ہے

اما بعد گوش مشنوا کو بشارت ہے چشم بینا کو اشارت متقین کو مژدہ آثمین کو صلا کہ اندنون یہ کتاب ہدایت مآب فہرست معاصی گنہگاران گوشوارۂ ذنوب سیہ کاران مفاتح ابواب اتقا و پرہیزگاری سادو ذرایع تردامنی دنکو ہیدہ کاری ہمہ تن قبول سراپا اثر موسوم بہ قواطع البشر عن انواع الشر مطبع بلند نام مفید عام مین مزین بہ طبع ہوکر مطبوع طبائع اہل دین مرغوب خواطر کہین و مہین ہوئی ؞

نہ صرف لالۂ دلنشین زنو بہار شگفت	کہ گل شگفت صنوبر شگفت انار شگفت

کیون نہو کسکی سعی کا نتیجہ ہے کسکا باندہا ہوا نقشہ ہے جسکی صورت دیکھنے سے خدا یاد آئے پاس بیٹھنے سے آدمی انسان بنجائے وہ نامیون کا نامی مسلمانون کا حامی غریبون کا ساتھہ دینے والا بیکسون کا دل ہاتھہ مین لینے والا متقیون کا دوستدار گنہگارون کا غمخوار

دین کی اشاعت مین سرگرم امور آخرت مین سخت سماملات دنیا مین نرم شرافت کی جان سیادت کا ایمان عاسیون کا مستند عالمون کا معتمد تفاخر کا اقبال اقبال کا تفاخر سید نا مولانا سید

محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر ادام اللہ اقبالہ ۵

کہتی ہے اوسے دیکھکے خلقت ہم ایسا	دیکھا نہین سردار خدا کی قسم ایسا

ناظرین اس کتاب پر انصاف سے نظر فرمائین میرے ممدوح کی کثرت تحقیق وسعت نظر کی داد زبان پر لائین اسکا طرز تالیف سب سے جداگانہ ہے خوبی یہ ہے فرد خوش اسلوبی مین یگانہ ہے معجز راست گفتار ہے گنہگارون کے حالات سے خبردار ہے کبائر متعلقہ ظاہر کو ایک ایک کرکے بتاتی ہے ایک ایک گناہ کی وعید سناتی ہے آیات واحادیث سے مملو ہے اب کسیکو کیا جامی گنہگار ہے گنہگار خدا سے ڈرو توبہ کرکے متقی بنو ۵

اے گنہگار یہی وقت ہے توبہ کرلو	بند ہو جائے گا پھر باب اجابت دیکھو

خداوند کریم عامۂ مسلمین کو توفیق خیر عطا فرمائے قرب کبائر سے دور رہکر صغائر کو سخت سے سخت آلات سے درگزر کرے ۵

معاف کر میرے جسمون کو رحم کر مجھپر	الٰہی تجھکو غفور الرحیم کہتے ہین

قطعہ تاریخ

بیان ہو کیا تیری نام آوری کا اے ممدوح	ملی ہے نامور ی سب سے نامدارون کو
شمار ہو نہین سکتا تیرے فضائل کا	کوئی بھی گن نہین سکتا فلک کے تارونکو
عزیز رکھتے نہ کیونکر تجھے ہر ایک بشر	وہ کون ہے ہو نہ چاہے خدا کے پیارونکو
نکیون ہون خوش ترا دیدار دیکھکر دیندار	نشاط عید سے ہوتا ہے روزہ دارونکو
سیادت و شرف و سروری و سرداری	ہے فخر ذات مبارک پہ تیری چارون کو
تیرے زمانۂ بخشش مین آجتک ہمنے	سنا نہین کبھی مایوس امیدوارون کو

دکھا رہا ہے تو وحدت میں جلوۂ کثرت
ہزاروں فائدے اک تجھ سے ہیں ہزاروں کو

ہیں اب وہ تیری بدولت ہر ایک علم میں طاق
نہ تھی تمیز الف با میں جن گنواروں کو

ہر ایک علم میں یکساں تجھے مہارت ہے
بلند دلیپت برابر ہے شہسواروں کو

عبور تیری تصانیف کی تفصیل میں آج
ہے بیشمار مسائل پہ بیشماروں کو

لکھا ہے کیسا عدیم المثال یہ نامہ
جو خضر راہ ہدایت ہے دیں شعاروں کو

ہوا کبائر ظاہر کہ اس سے وہ اظہار
کہ شرم آتی ہے سنکر گنہگاروں کو

تھے مبتلا ہی معاصی خلائیہ بے شرم
ق خدا کا خوف نہ تھا کچھ خدا کے ماروں کو

سنایہ نامہ تو ایسے ڈرے کہ شرمایا
گنہگاروں نے آج اتقا شعاروں کو

نہیں کتاب یہ نسخہ ہے موسیائی کا
صلا ہے خنجر عصیاں کے دل فگاروں کو

لکھی جمیل نے تاریخ اسکے چھپنے کی
ملی یہ شمع ہدایت سیاہکاروں کو

۱۳ ۴ ۵ ۴

دیگر

جمیل اس رسالہ میں ہر قوم ہیں سب
کبائر سے ہیں جتنے عصیان ظاہر

جو تاریخ چھپنے کی مدنظر ہے
تو کہدے بجے بسط گنہگاران ظاہر

۱۳ ۴ ۵

صحت نامہ قواطع النشر

صفحہ	سطر	خطا	صواب		صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳	۲	تو وہ	تو وہ تو		۸	۱۴	ھم	ھمہ
۴	۱۰	غافلات کو	غافلات کو عقوق والدین		۹	۵	عباد	عبادہ
۵	۱۸	یلبق	یلیق		″	۷	انسیان	نسیان

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۲	۱۴	رسیاں	رسیاں
۱	۳	مراٗئی	رائی
۲۲	۷	منضمات	متضمنات
۲۳	۱۹	کہ وہ	〃
۲۵	۲	وقت	〃
۲۷	۲	یقیل	یقبل
〃	۸	انسی	انسی
۳۲	۱	حمت	حبت
〃	۱۳	روایت	〃
۳۵	۵	ہاں	حلال
۳۶	۲	جہ	حقہ
〃	۸	مالعبو	تالعبوا
۳۸	۱	میہ	سیئہ
۴۳	۱	کما	کہا
〃	۵	جالیت	جاہلیت
۴۵	۱۹	تمیمتہ	تمیمہ
۴۸	۲	سواثلثہ	واثلہ
۴۹	۱۸	رویہ	رویہ
۵۱	۱۵	خیر	خیر
۵۲	۱۳	اسعلی	اسی لئی

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۲	۱۳	ما آپ	یا آپ
〃	۱۶	اوسکو	ادکو
۵۷	۶	الحرات	الحارث
〃	۱۳	سیں ہے	سیں ہیں
〃	۱۴	ہوا	ہو
〃	۵	وکر	اگر ہو کر
〃	۱۴	حرام	حرم
۵۹	۱۴	بیع	بیعتیں
۶	۱۴	بتاتے	بتاتے
۶۴	۶	اقوال	〃
〃	〃	یا ساری اقوال ہیں	یا تولنا ہے
۶۷	۹	وغیرہا	وغیرہا
〃	۱۱	لعبہ	کعبہ
۷۸	۹	القضاء	القضاۃ
۷۰	۴	تحذیر	تحذیر
〃	۶	عریدہ	عربدہ
۷۱	۲	تحذیر	تعزیر
〃	۱۷	والمتردیۃ	والمتردیۃ
۷۳	۶	طواغیست	طواغیت
〃	۴۰	بادرخت	یادرخت

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۷۵	۱۷	دست بدست بیچنا	بیچنا لکن ایک کے لینے مین مجلس سے تاخیر یا تحایر کرنا
〃	〃	〃	
۷۶	۱۹	ردی	ردی
〃	〃	بیچکر	بیچکر
۷۹	۲۱	اتھنی	اتنی
۸۱	۱۰	یا ہاتھہ امرد کے جو	یا امرد کا اوسکے ہاتھہ
〃	〃	فجور کریگا یا ہاتھہ کسیکے جو بغی ہوجائیگی	جو فجور کریگا یا کسیکا اوسکے ہاتھہ جو اوس سے
〃	〃	〃	حرام کرائیگا
۸۱	۱۹	یا ہاتھہ واسطے اہل	یا ہتھیار بیچنا ہاتھہ
〃	〃	حرب کے	اہل حرب کے
۸۲	۱	بنا ئیگا	〃
〃	۴	دینا	دینا
〃	۹	یہ ہے	پہ ہے
〃	۱۲	اصرار	اضرار
۸۳	۵	مگر	مگر
۸۴	۱۱	للطفیفین	للمطففین
〃	۱۲	بجانے	بیجانے
۸۶	۲	فرض	قرض
۹۳	۱۲	ہوا اوس	ہوا اوس
۹۷	۱۱	حفیف	خفیف
۱۰۲	۱۲	اور ہمز	اور لمز
۱۰۴	۷	بنمیم	بنمیم صناع للتخیر معتدا بنمیم
۱۱۲	۱	اجماع کلا	اجماع
۱۱۵	۸	حق	احق
۱۱۶	۱۵	حرام	حرام
۱۱۸	۱۴	اور لاٹھی	لاٹھی
۱۲۰	۴	خریمۃ	خزیمۃ
۱۲۲	۱۰	ای قحبہ	ای قحبہ ای لوطیہ
۱۲۲	۱۱	یا بنت الزنا	یا بنت الزنا
〃	۱۲	ولوطیہ	〃
۱۲۸	۴	مین سے	سے
۱۳۰	۱۱	ولطم و	ولطم
〃	۱۲	ہے کہ	یہ ہے کہ
۱۳۴	۱۰	نکالما	فکانا
۱۳۸	۱۲	لقف	تقف
۱۳۹	۹	نغیر	تغیر
۱۴۱	۱۴	جسر	جسر
۱۴۲	۱	لعنت ہے	〃
۱۴۴	۱۷	بکفر	یکفر

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۴۵	۱۵	لاتوذاو	لاتوذوا
۱۴۶	۱۱	ہبار	ہبار
۱۵۳	۳	اورمسکر	یااورمسکر
״	۲	بیھا	بیھما
۱۵۷	۹	ماکنا	جانکما
۱۶۰	۵	لما	بما
۱۶۵	۱۳	دیں اسلام	دین اسلام
۱۶۷	۲	حدیث	وحدیث
۱۷	۷	وجود	وجوہ
۱۷۸	۱۱	صوات	منرفناصوات
۱۷۹	۱۷	التسیب	التستیب
۱۸۱	״	یعوداو	یعودوا
۱۸۲	۱۴	صدم	عزم عدم
۱۸۴	۱۴	الزندقۃ	الزندقۃ
۱۸۵	۱۱	شخص کا	شخص پر
۱۸۸	۲	زلفا	وزلفا
״	۷	صین	صبن
۱۸۹	۲۰	نھے	وھے